بحولہ تعالیٰ

مجموعہ تحریرات علما و صلحا مشعر تسلیم فسادات ندوۃ العلما و تحسین رد منجانب
علمائے اہلسنت ارباب صفا





۴

مسمّٰی بنام تاریخی

# مکتوبات علما و کلام اہل صفا

۱۴ ۱۳

مرتبہ

جناب حافظ سید محمد عبد الکریم صاحب قادری سلمہ اللہ الباری

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

۸۹۱ : ۴۴۶
ع ق - م

 ۱۲۶۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

خداوند عالم نے جسکو بطفیل حضور اشرف الانبیا واسطۂ آفرینش ارض وسما علیہ التحیۃ والثنا عقل سلیم عطا فرمائی ہے اوسپر واضح ہے کہ حسب اختلاف طبائع ہر شئے کے موافق و مخالف لوگ دنیا مین ہوتے ہین بعض امر کی مخالفت بیجا کی گئی ہوگی اور بعض کی بجا۔ نہ ہر مخالفت صحیح و درست ہوگی اور نہ ہر اعتراض غلط و باطل۔ بجا و بیجا کے دریافت کا طریقہ تو یہ ہے کہ معترض کے اعتراض کو غور سے دیکھا جائے بلکہ ہر اہل راے کے سامنے پیش کیا جائے اور احقاق حق کی غرض سے ہر پہلو پر بحث ہو اوس وقت واجبی بات معلوم ہوسکتی ہے ندوۃ العلما نے عجب یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اوسپر جو اعتراض ہو وہ غیر مسموع۔ معترضین اگر سیکڑون ہون تو دو ظاہر کیے جائین اور اوڑا دیا جائے کہ سیکڑون ان علما کی کارروائی پر صرف دو شخص معترض ہین تاکہ عوام کو اپنے مطالب و مقصد پر گرویدہ رکھین چنانچہ رسائل القول الفاصل وغیرہ مین بڑی وجہ حقانیت ندوہ کی یہ بتائی گئی ہے کہ صرف دو شخص ندوہ کے مخالف ہین اور باقی تمام علمائے ہند موافق ہین اور ندوہ کو عام قبول حاصل ہے گو یہ اسکی حقیقت تصنیفات و تحریرات علما سے بخوبی واضح ہے لیکن صاف صاف طور پر ظاہر کر دینا بھی مناسب ہے کہ کسقدر حضرات نے مخالفت ندوہ کو مفید تصور کیا اور مصلحین ندوہ کو حق پہنچانا اور استحسان رد ندوہ مین کسقدر خطوط علما و اہل صفا کے آئے۔ لہذا اس رسالہ مین وہ خطوط بحذف عبارت زائد انتخاباً درج کیے جاتے ہین اور اصل خطوط محفوظ ہین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(۱) صحیفہ اعلیحضرت مولانا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ
زیب سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ احمدیہ مارہرہ مطہرہ

d 1973

بملاحظہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام عنایتہ۔

بعد سلام ودعا واضح ہو رسائل مع خط پہنچے۔ سال گذشتہ میں احقر خود بہ تحریک برادر عزیز الدین حسن کے لکھنؤ واسطے دیکھنے کیفیت اس جلسہ کے گیا تھا صاحب جا کر پہلے دن یہ حال دیکھا کہ اہل حق و باطل سب شریک جلسہ ہیں نہایت ناگوار گذرا اگرچہ اوسوقت وطن سے نہ اوٹھا اس خیال سے کہ اخیر تک کیفیت جلسہ سمجھ لوں مگر پھر باوجودیکہ پانچ چار روز مقیم رہا شریک جلسہ نہوا اور واسطے دریافت انتہائے نتیجہ ندوہ کے وہیں مقیم رہا اور میں نے ایک مولوی سے وجہ شرکت مبتدعان دریافت کی تو اونھوں نے ایسا عذر کیا کہ ہم منسوخی اس قانون مجاج کی چاہتے ہیں منظور ہے کہ کسی مسلمان کا ملت اسلامیہ میں سے خلاف نہ جاوے کیونکہ اگر خلاف گیا تو نزدیک مجوزین قانون کے بہانہ ہوجاویگا کہ فرق اسلام میں سے بعض فرقے اس سے راضی ہیں اور وہ سب ہی کو مسلمان یکساں سمجھتے ہیں اس مصلحت سے شریک کیا ہی ویسے نہیں کیا ہی مجھے یہ مصلحت اونکی پسند نہ آئی کیونکہ ہمیں آئندہ بڑا مفسدہ نظر آیا کہ عوام کو حجت ہوجاویگی کہ سب مذاہب حقہ ہیں جو چاہو سو اختیار کرلو اس فتنہ کا کچھ اندیشہ نکیا اثر بادشاہ کا رعیت پر ضرور پڑتا ہی عقلیں سب کی ماری گئی ہیں دور کیا لکھوں الا معدود چند کہ وہ لوگ اصل حقیقت پر قایم رہے اللہ اونکو ہمیشہ قایم رکھے۔ فقط ابوالحسین از بروده ۲۴ ذیقعدہ یوم جمعہ

مولوی صاحب سلامت۔

بعد سلام واضح ہو کہ مجھکو بارہا تحریر آئی کہ توسفارش مولوی صاحب کی شرکت کی کردے میں نے لکھا کہ اگر موافق سنت کے جلسہ ہوگا تو وہ بے سفارش چلے آدینگے ورنہ نہ میں کہنے والا ہوں نہ وہ آنے والے ہیں۔

(۲) نامہ نامی جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری
برکاتی معینی صاحبزادہ سرکار مارہرہ معظمہ۔

بملاحظہ عالیہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب حفظہم اللہ تعالے بالمواہب
تسلیم عرض۔ رسائل مجموعہ فضائل رد ندوۃ العلماء جو تحریر فرما کر احسانہائے بے نہایت کا

محمد ابراہیم چاند پوری عفی عنہ مارہروی۔

## (۳) تحریر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سبلپور مرسلہ مولوی عبدالوحید صاحب حنفی

قیامت قریب ہے مذاہب باطلہ کا رواج ہوگا چنانچہ ندوہ نمونہ فتنہ دجال ہے۔ محمد ابراہیم سبلپوری

## (۴) نامہ مولوی ابوالحسن صاحب۔ جوہر از میرٹھ

مولانا المعظم جناب مولوی محمد احمد رضا خان صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قریب بیس بائیس علمائے دیوبند اور چند علمائے امروہہ بغرض تحصیل مدرسہ اسلامیہ عربیہ مدعو تھے ندوہ کا ذکر ہوا سب نے اوسکے مقاصد سے اختلاف کیا مولوی احمد حسین صاحب امروہوی کا وعظ مدرسہ میں تھا مولوی صاحب نے معنی خوب ہی رد کیا تھا اور مولوی عظمت الٰہی صاحب کہ یہ بھی مخالف ندوہ ہیں اونکی خدمت میں حاضر ہوا چند حضرات علماء و مشاہیر شہر و ایک سوداگر بھی موجود تھے فقیر نے ندوہ میں شامل ہونے کی رائے لی فرمایا ندوہ میں بددین و لامذہب لوگ شریک ہیں میں نہ اوس سے اتفاق کرتا ہوں نہ اتبک شریک ہوا حالانکہ کئی مرتبہ دعوت ہوئی بلکہ فرمایا کہ یہ سعی سید احمد خان کی دوسرے پیرایہ میں ہے تہذیب الاخلاق میں سرسید نے صاف لکھدیا ہے کہ علمای اسلام نے جس کام کی وجہ سے مجھپر کفر کے فتوے دیے مجھے شکر ہے کہ اب خود وہی کام کرنے لگے یہ اشارہ ہے ندوہ اور اہل ندوہ کیطرف۔ فقیر ابوالحسن فضل حسین غفرلہ

دیگر

مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی شاہ صوفی جان صاحب کے یہاں فروکش ہوئے۔ ندوہ کی مخالفت ظاہر فرمائی۔ شاہ سلیمان صاحب تائید و تحریک ندوہ میں ایک وعظ فرما گئے تھے۔ دوسرے جمعہ کو اشتہار وعظ دیگر نہ آنے لوگ کبیدہ ہوئے پھر جمعہ کو جامع میں وعظ کہا اوسکے مقابل مولوی لطف اللہ صاحب پشاوری نے مخالفت ندوہ میں وعظ فرمایا۔ ابوالحسن

## (۵) نامہ جناب منشی محمد احمد صاحب سابق دستبردار ندوہ۔ از بنگالہ

مخدوم و مکرمی مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور کے رسائل دیکھکر بندہ اس ندوۃ العلماء کی محبت سے باز آگیا

ورنہ پہلے اسکو اچھا جانتا تھا پورا پورا حال معلوم نہ تھا کہ یہ نیچریون وغیرہ کی ندوۃ العلماء ہے آپ کا ممنون احسان ہون۔

## (۶) نامہ نامی جناب مولانا مولوی سید احمد اشرف میان صاحب تلمیذ رشید مفتی صاحب صدر ندوہ از حیدرآباد

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا خیال ہے کہ جب اس جلسہ کے تمام ارکان اہلسنت ہو جاینگے اور انکے سوا کوئی نہوگا پھر اختلاف کی ضرورت نہوگی۔ ہان اگر ارکان ندوہ جو اہلسنت ہی ہین وہ حضور کی رائے کے خلاف ہون تو البتہ یہ کوشش مفید ہوگی لیکن کیا آپکی رائے اقدس سے مخالفت جناب مولوی محمد علی صاحب یا اور کسی نے کی ہے۔ یہان کسیکو یہ بات نہین معلوم ہے۔

۲۴۔ رمضان مبارک ۱۳۱۳ھ

## (۷) نامہ جناب شیخ احمد بخش صاحب کارندہ جناب شیخ امیر احمد صاحب رئیس

جناب مولوی صاحب نوازش فرمائے بندہ مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام افضالہ بعد آداب التسلیمات گذارش ہے حضور نے دربارہ ندوہ جو فہرست چھپوانا شروع کی ہے اسمین نام شیخ امیر احمد صاحب کا اور نیز بندہ کا تحریر فرمایے۔ اور کتابین اور اشتہار مرحمت فرماییے۔

۲۵۔ ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ

## (۸) جناب منشی احمد حسین صاحب از آتر شنبہ بڑودہ

جامع معقول و منقول واقف فروع و اصول قامع اہل فضول جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب حفظہ اللہ الاکبر

بعد ہدیہ سلام مسنون الاسلام واضح ہو کہ جناب کے مرسلہ پانچ رسالے نذیر الندوہ فتاوی علماے اہلسنت مراسلات سنت و ندوہ فتاوی القدوہ لکشف دفین الندوہ سطوہ لرد ہفوات ارباب الندوہ اور دو اشتہار ملے بندہ اون کے مطالعہ سے بہت ہی خوش ہوا۔ دیندار کی ہی بات ہے لکل فرعون موسی خداوند کریم آپ صاحبونکو ہم کم علمون کے سر پر قائم رکھے اور رد ندوہ بد دینوں مین بہت ترقی عنایت کرے کہ لوگ بد دینون کی جعلسازی سے محفوظ رہین ۸ محرم ۱۳۱۴ھ۔

## (۹) نامہ جناب مولوی احمد میاں صاحب جانشین مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی

رفیع المکان حاجی مولوی احمد رضا خان صاحب زاد اللہ قدرہ۔

السلام علیکم۔ آپکی تحریر درباب ندوہ بنام حکیم عظمت حسین صاحب پھوپھی جکیم صاحب آپکی لیاقت وذہانت کے قائل ہوئے اور آپکی مدح کی عجب نہیں کہ حکیمصاحب خود بھی کوئی خط آپکی خدمت میں لکھیں آپکی قابلیت تو مجھے پہلے سے معلوم ہے حکیمصاحب کو اب معلوم ہوئی اور آپکی ارسال تحریر سے بہت محظوظ ہوتے والسلام۔ رقیمہ احمد میاں ۱۲ شوال از مرادآباد۔

## (۱۰) تحریر جناب سید شاہ احمد حسین صاحب رئیس جر ہوہ مرسلہ مولوی عبدالوحید صاحب

ندوہ مذہب اہلسنت کا جانی دشمن ہے۔ سید شاہ احمد حسین حنفی۔

## (۱۱) تحریر جناب وکیل اہلسنت احمد شیر خان صاحب مرسلہ مولوی عبدالوحید صاحب

میں مذہب حنفیہ کو حق سمجھتا ہوں ندوہ اسکا مخالف ہے۔

## (۱۲) نامہ جناب مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی

جامع الفضائل حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بریلی سے جب ہی واپس آیا ہوں خیریت فراج نہ معلوم ہوسکی گو نہ تعلق ہے۔ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر رسائل واشتہارات آپنے لکھے یا آپکی طرف سے شائع ہوئے وہ متعدد جلدیں جلد ارسال فرمایئے بہت لوگ خواہشمند ہیں ۵ ربیع الاول ۱۳۱۶

### دیگر

فخر العلما صدر الحکما بیزادج فضائل مطاع الحاج مولوی احمد رضا خان صاحب دام اللہ برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسائل مرسلہ کے وصول سے اعزاز وابتہاج ہوا۔ افسوس کہ سد اللصوص تذییل المندوہ سطوہ اشتہار یازدہ رکنی وغیرہ دیکھنے کا اتفاق نہوا۔ امید ہے کہ اسباب خاص میں لقیہ رسائل واشتہارات بھی مرحمت فرمایئے۔ اور نیز تالیفات مفیدہ وبشرط انطباع ایک ایک جلد مجھ خاکسار کے لیے عطا ہوں علاوہ فائدہ حاصل کرنے کے از حد ممنون ہونگا۔ آپکا خادم سچا خیر طلب محمد ادریس

عفا اللہ عنہ از نگرام ۲۹ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

## (۱۳) تحریر جناب حکیم حافظ محمد اسحاق صاحب حنفی صابری عظیم آبادی مراسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

ندوہ سے ایک سوال اور اسکے جواب کے لیے مہلت ایک سال۔

کیا ندوہ مذہب اہلسنت و جماعت نہیں رکھتا۔ پھر برادران حقیقی یعنے احناف اہلسنت معلمین ندوہ کو بدخواہ اسلام و نجکن دین و اغیار سے کیوں شمار کیا جاتا ہے۔ افسوس کہ فرق باطلہ ضالہ کی محبت اس درجہ غالب ہو کہ اونھیں علیحدہ کرنا منظور ہی نہیں گو اپنے قدیمی احباب حنفیہ سے رنجیدگی ہو جاوے۔

## (۱۴) نامہ جناب مولوی محمد اسحق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

محی سنت قامع بدعت مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب زید فضلکم۔

بعد عرض سلام ہدیہ اسلام معروض آنکہ امسال جلسہ ندوۃ العلما میرٹھ میں قرار پایا ہی اوسکی تحریص و ترغیب میں چند روز سے مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی وعظ کہہ رہے ہیں اوسکی روئداد سالانہ دیکھنے سے اوسکی کارروائیاں خلاف شان علما کے دیکھی گئیں۔ میں نے بغرض تحقیق اور اشتہارات وغیرہ بھی دیکھے۔ منجملہ اون کے ایک اشتہار جو جناب کے نام سے ایس عنوان کا مشتہر ہوا ہی۔ (حیدرآباد کا فتوے اور مولوی لطف اللہ صاحب کی مہر) جسمیں جواب مفتی صاحب کے یہ الفاظ درج ہیں (میں تھیہ سفر میں ہوں اسلیے آپکے سوالات کے جوابات نہیں تحریر کر سکتا) تحریر فرمائیے کہ جناب مفتی صاحب نے جواب استفتاء مذکور مرحمت فرمایا یا نہیں اور نقل خطوط جناب مفتی صاحب جو طبع کی گئی ہے اوس میں عجیب فقرہ بندی ہی اس قسم کی خیانت شان علما کے بالکل خلاف ہی۔

اللہ تعالے رحم فرماوے ۹ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ

## (۱۵) نامہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب انٹر یزآبادی از مظفرپور

جناب مولوی حامد رضا خان صاحب زاد لطفہٗ

تسلیم - جلسہ ندوۃ العلما کا اکثر غوغا سننے مین آتا ہی لیکن جواب وافی وشافی سے خبر لی جاتی ہے رسالہ در بارہ جلسہ ندوۃ العلما منجانب مولانا جو مطبوع ہوا ہی اس خاکسار کو بھی سرفراز فرمائیگا ۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

## (۱۶) تحریر حضرت مولانا حاجی سید شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی سجادہ نشین خانقاہ داناپور مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم ایاک نعبد وایاک نستعین و صلی اللہ علی رسولہ الامین وآلہ الطاہرین و اصحابہ الطیبین

اما بعد اسمین شک نہین کہ اس پرشور زمانے مین ہم اہل اسلام کو ندوۃ العلما کی سخت ضرورت ہی تاکہ ہمارے عادات واخلاق جو بگڑ گئے ہین یہ ندوہ اونکی اصلاح کرے اور ہماری قوم کی کشتی جو ایک عظیم الشان طوفان مین پڑکر اختلافات کی آندھیون سے طوفانی ہو رہی ہی اوسکو ان بزرگون کی ہمت بلند کے ہاتھ کھینچکر ساحل امن وعافیت پر لے آئین اگر اور چند ساعت ان حضرات نے روک تھام نہ کی تو اس طوفانی کشتی کی خبر نہین - انا للہ وانا الیہ راجعون - لیکن الحمد للہ کہ نائبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے علمائے کرام زادہم اکرامہم کا خیال اسطرف رجوع ہوگیا ہے اور ندوۃ العلما کی بنیاد کا پتھر نصب کردیا گیا ہی اس مبارک کے قیام سے امید پڑتی ہے اور ہماری قوم کے سوتے ہوئے لوگ جاگتے جاتے ہین الحمد للہ علی احسانہ - لیکن اس ندوہ کے انعقاد مین یہ عجلت بہت کی گئی - اس بات پر غور کرنے کا موقع نہ ملا کہ ہکو ابتدائے ندوہ مین کس کس جماعت کو شریک کرنا مناسب ہے اور کس کس قوم کو بالفعل نظر انداز کرنا لازم ہے اسی وجہ سے اہل ندوہ کو کامیابی نہوئی - مگر اب بھی ہکا وقت نہین گیا ہو میرے خیال مین پہلے ہکو یہ اصول برتنا تھا کہ اپنے ہی فرقہ کے لوگون کو مجتمع کرکے اون کے خیالات کو ایک طرف رجوع کرتے اور اس انجمن کا اغیار سے پاک ہونا ضرور تھا جب اپنی پوری جماعت متفق ہوجاتی اوسوقت ہکو

اپنی جماعت کے ہر فرد پر تو پورا اختیار حاصل رہتا اور خود کسیکو اختلاف کرنے کی جرأت نہوتی اور
یہ سواد اعظم جو جابجا متفرق تھا اور اوس کی شوکت ٹوٹ گئی تھی مجتمع ہو جاتا اوسوقت ہمکو اپنے
ہی ہمنام کو دعوت دینے کا پورا موقع تھا اگر وہ ہمارے مدعو ہو کر ہماری انجمن کی رکنیت ہماری
شروط کے موافق قبول فرماتے تو فہو المراد ورنہ اور اگر وہ انکار فرماتے تو ہمین اصرار بھی نہوتا ہمارا
دامن آمریت جیسے سے پاک رہتا۔ کہ جو ہمکو گھبراکر یہ کہدینا پڑا کہ ہم نے ان حضرات کو مصلحۃً
شریک کرلیا ہے۔ مصلحۃ اور حکمت عملی اور تقیہ اور توریہ یہ سب الفاظ مختلف اللفظ متحد المعنے
ہین اس عہد مین ان لفظون پر نظر پڑتے ہی دل گھبرا جاتا ہے اسلام ہمیشہ ایسے دہوکے
کے لفظون سے پاک رہا ہے اور انشاء اللہ پاک رہیگا ہمکو اللہ تعالے شانہ پر توکل کرکے
سیدھے اور سچے طریقے سے کام لینا چاہیے یہ ذو معنے لفظ ایرپ کی کافر بادشاہون کے
محاورات مین ہونگے اور ہمارے بادشاہون کو اس سے اجتناب اولی ہے چہ جائیکہ علماے
کرام کی صف انکو تو بنیان مرصوص ہونا چاہیے ہم مسلمان وہ قوم ہین جنکو پاک پروردگار نے
قرآن پاک مین یہ سبق پڑہایا ہے۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ ہمکو صرف اپنے ہی
حقیقی بھائیون سے مدد لینا چاہیے ہماری ہمت نہین قبول کرتی کہ ہم دوسرون کے احسانمند
ہون ہان جب ہماری گرہ ہم سے نہ کھل سکے اور دوسرے سے مل کر کہی ہو جاے تو مجبوری
ہر پہلے بار ہمکو عاجز نہ ہونا چاہیے۔ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت
تو اعتبار تو۔ لہذا مین اس مسئلہ مین جناب مولوی عبد القادر صاحب بدایونی کا ہمخیال
ہون وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان وہو نعم المولی ونعم النصیر (محمد) اکبر ابو العلائی
داناپوری

## (۱۹) والانامہ حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین بارگاہ حضرت مخدوم شیخ شرف الحق والدین یحییٰ منیری قدس سرہ بنام مولوی عبد الوحید صاحب عظیم آبادی

عزیز دل وجانم سلمہ!
بعد دعاے واضح ہو کہ حافظ عبد الغفور صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ حقانی صاحب وغیرہ الطلبہ

یری بہار آینگے یہ خبر محض غلط ہی بالفرض اگر وہ لوگ بہار آئین بھی تو اونکو میرے یہان اوترنیکی
کوئی وجہ نہین ہی۔ لیکن علمای بریلی کو لطوع خاطر اپنے یہان اوتارینگے اور جو کچھ نان و نمک ہوگا
حاضر کرینگے مخالفین ندوہ کے اعتراضات کی جوابات میرے یہان آگئے میری تسلی تخشّس نہوئے
اب مین ہمہ تن مخالف ندوہ ہون مجھکو مخالفین ندوہ کے اعتراضات پسند آئے۔

امین احمد فردوسی عفی عنہ ۲۴۔ دسمبر ۹۵ء

## دیگر

(۲۰)

عزیز دل وجانم سلمہ اللہ تعالے۔

بعد دعا مطالعہ باد۔ یہ سب خبرین محض غلط ہین ہمنے ہرگز نہین بمواجہ میر واجد حسین صاحب و مولوی
امانت اللہ صاحب و مولوی سلیمان صاحب موافقت ظاہر کی ہمسے اور مولوی امانت اللہ صاحب سے
مخالفت یا موافقت کی بارہ مین کوئی تذکرہ نہین آیا تھا البتہ مولوی سلیمان صاحب سے چند باتین
ندوہ کے بارہ مین ہوئین تھین اوسوقت بھی ہمنے موافقت نہین کی تھی بلکہ کئی اعتراض کیے
تھے مولوی امانت اللہ صاحب مجھے عظیم آباد لیجانے پر کسقدر کوشان ہوئے لیکن میرا نہین جانا
یہ بھی ایک دلیل مخالفت ہی آپنے اون لوگون سے یہ کیون نہین کہا کہ اگر مین جھوٹا ہون تو میری
شامل بہار چلیے ہم روبرو مقابلہ کرا دیتے ہین اور اگر آپ پڑہین تو آپ ہمین بہار لیچلیے اسکی
صداقت فورًا ہوجائیگی آپ بہت مطمئن رہین مین بیشک مخالف ندوہ ہون جسکو شک ہو آکر
پوچھ جائے علمائے بریلی جب تشریف لائین آپ سبھو نکو بہار لائیے ہمین بدل منظور ہی۔

امین احمد فردوسی عفی عنہ ۴۔ جنوری ۹۶ء

## دیگر

(۲۱)

عزیز دل وجانم سلمہ اللہ تعالی۔

بعد دعا مطالعہ نمایند۔ ندوی بہار آئے محلہ میرداد مولوی نفیر صاحب کی مکان مین اوترے
وعظ وغیرہ ہوئے منفصلہ ہم اور میرے لواحقین اون کے شریک نہوتے مولوی امیر صاحب
صدر انجمن ندوہ کیطرفسے ہوئے و مولوی نفیر صاحب نائب صدر انجمن ہوتے ازان قبل مولوی
مختار علی صاحب وغیرہ۔ یہان بھی مناظرہ پر وہ لوگ راضی نہین ہوئے جناب مولوی عبد القادر صاحب

بدایونی کا تار اس مضمون کا پہونچا کہ اگر وہ لوگ مناظرہ پر راضی ہون تو ہم آ سکتے ہین تار
اون لوگونکو سنا دیا گیا وہ لوگ راضی نہین ہوئے۔

امین احمد فردوسی ۱۸ جنوری سنہ ۹ء

## (۲۲) تحریر جناب سید شاہ آل حسن صاحب رئیس نو آبادہ

ہم ندوہ کے شریک نہین ہو سکتے بلکہ اوسکا مخالف ہون۔

## (۲۳) تحریر حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب فردوسی سجادہ نشین بارگاہ حضرت مخدوم شرف الحق والدین یحییٰ منیری

## اشتہار مطلع الانوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امر نہایت مسلم الثبوت ہی کہ جب آدمی کسی ایسی چیز مین کہ جسکے حل و عقد یا ترک و اخذ مین تامل اور متردد ہوتا ہی یا ان اوسکا ایک ہاتھ نفس کے اختیار مین ہوتا ہی تو دوسرا دل کے قابو مین نفس اپنی طرف کھینچتا ہی تو دل اپنی طرف نفس چاہ گمراہی مین گرانا چاہتا ہی تو دل شمع ہدایت لیکر سامنے آ موجود ہوتا ہی۔ دنیا مین جتنی اچھی یا بری باتین نئے دن پیش آتی ہین اگر انسان ان اوسپر غور کرے تو سمجھ سکتا ہی کہ عمارات بدن مین نفس اور دل کی حکومت کسطرح جبر ہی بری رو اختیار کرنیوالا اگرچہ ایک سچی فرمانروا یعنے دل کے تحت حکومت سے نکلکر نفس سرکش کی مدد سے کسی امر ناپسندیدہ کا مرتکب ہو جائے تو ہو جائے مگر دل تھپکیان دے دیکر ضرور اوسکو چونکاتا اور ہوشیار کرتا ہے شاید ہی کوئی آدمی ایسا ہو جسکا کسی کام مین ایک پاؤن آگے بڑھتا تو ایک پاؤن پیچھے نہ ہٹتا ہو یہی وجہ ہی کہ اس ندوہ مین شریک ہونیکو میرا دل نہین چاہتا تھا اور عزیزون کے اصرار سے شریک ہونا بھی چاہتا تھا تو دل پاؤن توڑ کر بٹھا دیتا تھا جسروز یہ جلسہ بہار کی جامع مسجد مین ہوا ہم نہین کہہ سکتے کہ اوس دن میرے دل کی کیا حالت تھی اوس دن نہ تو اوس مسجد کی عظمت ہی کا اثر میرے دل پر تھا نہ اوس بھاری بھر کم جماعت ہی نے میرے دل کو کچھ متاثر کیا تھا قبل اسکے کہ اس ندوہ کے متعلق کوئی بات پیش کیجائے مین کبھی اوس مسجد کو حسرت بھری نگاہون سے دیکھتا تھا اور کبھی اوس

جماعت کو اس واردات قلبی سے مین خود اوسکی فال لیچکا تھا کہ اس مجلس کی بنا محض خیر کی
نیت سے نہین تھوڑی دیر بعد وکیل ندوہ کی ایک تقریر سے میرا دل مان گیا کہ یہ اوسی کلام
کے آثارات تھی جسنے میرے دل کو اثر انقباض سے مشت مال کر رکھا تھا کس اہل اسلام کا
یہ عقیدہ ہو سکتا ہی کہ کسی کے عقائد چاہے کیسے ہی خراب ہون ایک کلمہ گو ہونا اوسکے مسلمان
بنانے کو کافی ہے ہم دیکھ رہے ہین کہ شیعی روافض دہری فلسفی وغیرہ سب کلمہ گو ہی ہین
مگر اون کے عقائد ایسے ہین کہ توبہ ہی بھلی۔ علی ہذا یہ کہنا کہ سنی شیعی مقلد و غیر مقلد کے ویسا ہی
اختلاف ہی جیسا درمیان امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور
من ہذا القبیل اس ندوہ کے منہ سے جتنی باتین نکلی ہین وہ ایسی ہین کہ ہرگز مذہب اہلسنت وجماعت کے
موافق و مساعد نہین اس جلسہ کے بعد ہمارا خیال بدلا ہی تھا کہ ندوہ کی تحریرین میری
نظر سے گذرین اوسکی تمام تقریرون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اوسنے ایک
فلسفیانہ مذہب اختیار کر کے ہر مذہب و ملت کی لوگونکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا ہی اور
یہی وجہ ہی کہ مذہب سے الگ ہو کر اوسنے تقریر کی ہی اور ذرہ بھر اوسنے مذہب سنت و جماعت کا
پاس نہین کیا ہی رد و طرد نے اوسکی اچھی دھجیان اوڑائی ہین اور سچ پوچھیے تو
اوسکی دور از کار تحریرون پر اسلامی حقوق کے ساتھ جو کچھ شور و شغب کیا ہی اپنی جگہ
بیجا ہے ہمنے اس واقعہ کے ساتھ ایک خواب بھی ایسا ہی دیکھا کہ ندوہ کے تین اشخاص
میرے پاس آئے اور مجھکو اونکی باتون سے نفرت پیدا ہوئی اور مین ہٹ گیا۔ بہرحال
ایک ہی ادیچ ہے جو اس ندوہ نے لوگون کو شریک کرنا چاہا ہی مین اوس سے
بالکل خلاف ہون جب ہی ندوہ کی بدولت اسلام کو سلام ہی ہے تو ہم اوس سے اپنی کو
علٰحدہ رکھنا پسند کرتے ہین اگرچہ ہمیر چاریون طرفے سکا تقاضا ہی کہ اس ندوہ کا ہمداستان و
ہمدرد ہو جاؤن اور ہوتا اور ضرور ہوتا۔ مگر کیا کرون کہ اس ندوہ نے اپنی بیجا تحریرون
تقریرون کے ذریعہ سے مذہب حق کا کچھ اس طرح ناحق خون کرنا چاہا ہی کہ مین اوس کے
اختیار مین بالکل مجبور ہون اونکی تحریرونکو دیکھیے تو واقعی نشتر سے کم نہین ہین اوس کے عزائم
چاہے کیسے ہی عمدہ ہون اللہ اوسکی قدرت بھرے ہاتھ انمول موتیونکو خاک دہول سے نکالکر

ابنائے روزگار کے سامنے رکھو بھی دین مگر ہم اس نئے دین نئے اسلام نئے اعتقادات سے
فائدہ اوٹھانا نہین چاہتے اکثر عزیزون نے مجھسے میرے خیال کو پوچھا مگر بدین خیال کہ شاید
کسی تقریر یا کسی تحریر سے ہمارا خیال اوسکیطرف بدل جاوے تھوڑے دنون تک متامل رہا
مگر اس سبب سے کہ ندوہ کی ساری تقریرون و تحریرون نے میرے دل پر اولٹا اثر پیدا کیا
اور ہم اسکی باتون سے سمجھ گئے کہ یہ مذہب اہلسنت وجماعت کا ہرگز موید نہین اور نہ آیندہ بمروفق مصلحت
وہ اسکا حامی و مددگار ہو سکتا ہے اسواسطے ہم اوس جماعت کی دلفریب باتون پر مائل ہو کر
بنیاد دین و مذہب اس ندوہ کے ہاتھ نہین بیچ سکتے دنیا مین ہمیشہ سے مختلف خیالات
اور مختلف طوار اور مختلف اوضاع کے لوگ ہوتے ہی آئے ہین اور آج بھی ہین اگر ہمارا خیال
دوسرون کے ساتھ موافقت نکرے تو کیا کیا جاوے ایکدن وہ بھی آئیگا کہ ہر محق حق اور
مبطل باطل کا نتیجہ دیکھ لیگا۔ جہان اس ندوہ مین ہر ملت و مذہب کو شریک کیے گئے ہین وہان
دین و اسلام کی حمایت کی کون امید کیجا سکتی ہے۔ اسوقت تمامی رسالے ندوہ کے ہمارے
سامنے رکھے ہین اور اکثر لوگون سے اسمین بحثین بھی ہوئین مگر کسیکی تقریر نے ہمارے خیال کو
بدلا نہین اور جتنے اعتراضات اہلسنت وجماعت کی جرگہ سے نکلے اور وارد کیے گئے ہمنے
کسیکی تردید نہین دیکھی لوگونکی چکنی چپڑی باتون اور اونکی زیر پردہ بدسلوکیون پر ارباب سنت
وجماعت کو فرض ہے کہ اس سے بچین اور اپنے کو اس سے علیحدہ رکھین گو ظاہر مین یہ کہا جاتا ہے
کہ اسکے اغراض بہت اچھے ہین ہون۔ مگر دین بیچکر دنیا کی ترقیون پر مرمٹنا کون دیندار مسلمان
پسند کر سکتا ہے اوسکی تحریرین شائع ہو چکی ہین جسکا جی چاہے دیکھے ہر فرد مسلمان کو
سب سے پہلے ضرور ہے کہ اپنی ملت حنیفہ و مذہب حقہ کی حفاظت کرے اور اوسیکا غم کھائے
غم دنیا مین دینی عقائد سے تو بے بہرہ نہونا چاہیے ؎ غم دین خور کہ غم غم دین ست
ہمہ غمہا فروتر از ین ست۔ جب مذہب ہی ہاتھ سے جاتا رہا تو بات کون سی رہی۔ ہم دیکھتے
ہین کہ ارباب و بنیاد دین فروشی کے ساتھ بڑی بڑی ترقیان کر رہے ہین اور اسی پر
جان دیتے ہین تو کیا مرد مسلمان کے نزدیک یہ امر پسندیدہ ہے ہرگز نہین آجکل نوجوانان
لوا سکو خدا جانے کتنی ترقیونکا باعث سمجھ ہونگے مگر ہم جانتے ہین کہ اس ندوہ مین ایک

قوۃ موثرہ ہے اور ہوگی کہ لوگونکو گمراہ اور لامذہب کر چھوڑیگی اسواسطے اوسکے ساتھ ہمکو
ہرگز دلچسپی نہین بلکہ اوسکا بالکل مخالف ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی جل شانہ ہر مرد
مسلمان کو اسکے فتنہ سے بچاوے اور اونکو توفیق دیوے کہ اپنے دین و مذہب پر درستی
عقائد کے ساتھ قائم و مستقیم رہین فقط

امین احمد ۱۲۷۲ فرد

## (۱۴) نامہ جناب مولوی سید امیر علی صاحب مشہدی قادری رکن ندوۂ ملیح آباد

مخدوم نیاز مندان سلمہ اللہ الواہب
التسلیم بالتکریم۔ جناب مولانا مولوی محمد لقمان الدین صاحب سلمہ اللہ الغالب (مصنف غروۃ
الہدم بساط الندوہ) کو یہ عریضہ ضرور پیش کرین اور نیز مولوی عبد الحکیم صاحب و مولانا
مولوی محمد حسین صاحب رحمہا اللہ اے منتہی المارب (مولفان سرگزشت و ماجرائے ندوہ)
کی خدمات عالیہ مین بھی سلام سنت الاسلام عرض کرین ان حضرات کی مساعی جمیلہ و تحریرات کا
وہ درجہ ہے جسکی قدر دانی اہلسنت کو فرض ہے۔
کاش مولوی لطف اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب و مولوی عبد الحق صاحب
ہمراہیان گمراہیان کا ساتھ چھوڑ دین اور رشتہ اختلاط کو توڑ دین اور یہ حضرات اور آپ
صاحبان بابرکات ملکر اس مجمع مقدس کو مشید و منضبط فرمائین اور اہل اسلام ہند کو
کفر و جہل اور ہوائی بدعت و رسومات سے بچائین۔ راقم بھی شامل ندوہ ہے اگرچہ نفس مبال
بہ سبب کشاکشی ادا نہین کی گئی مولوی محمد علی صاحب سے بھی خط و کتابت جاری تھی مگر اسوال
سے موقوف ہے ابتک ندوہ کا حال معلوم نہین ہوا کہ آپکے مقابلہ حقانہ کا کیا اثر پڑا۔ غالباً وہ
جلد داغ بدنامی کو دامن ندوہ سے مٹا دینگے اور معدودے چند کا ساتھ چھوڑ کر جمہور
امت کا لحاظ فرمائینگے ہمین کسیطرح کلام نہ ہوگا کہ ان حضرات نے اجتماع ندوہ مین احتیاط کے
ہر پہلو پر نظر تعمق نہین ڈالی اگر ڈالتے تو چند ہزار شیعہ و غیر مقلد کے مقابلہ مین کرورہا
حضرات سنی کی استمداد کو یہ فرو گذاشت نکرتے۔ رقیمہ فقیر امیر علی مشہدی۔

دیگر

صحیفہ انیقہ و لیفذ و رسائل وصول ہو کر موجب ممنونیت ہوئے۔ دیگر رسائل بھی ارسال کریں اور نیازمند کو حلقہ مخلصان خاص میں محسوب کریں اور رسائل مشتہر ہوں تو نیازمند کو مرسل ہوا کریں سنت کی نصرت اور بدعت کی نفرت جسقدر مجھی ہی بوجوہ مشتہر نہیں کر سکتا بندہ کو بھی رکن مجلس اہلسنت شمار کیجیے چندہ بعد کو ارسال خدمت کیا جائیگا۔

## ردیف ب

### (۲۵) والانامہ جناب مولانا سید شاہ بدرالدین صاحب مجیبی سجادہ نشین پھلواری شریف بنام مولوی عبدالوحید صاحب حنفی عظیم آباد سے

مجمع محامد اوصاف دامت الطافکم

بعد سلام مسنون اسلام مظہر مرام ام کہ پیش ازین دو روداد مجلس ندوۃ العلماء و بعضے دیگر رسالہ کہ بآن تعلق دارد بعنایت جناب مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ نزد کاتب الحروف رسیدہ و دیدہ شدہ بود اینک اشتہار و فتواہای دیگر چندر رسالہ باظہار مفاسد و در بعضے از مقاصد مجلس ندوۃ العلماء کانپور کہ وجہ تخالف علمائے اہلسنت شدہ اند بمطالعہ آمدند ظاہر شد کہ جملہ سوالات کہ از تحریرات ازین ندوہ منتخب شدہ اند صحیح اند و جوابہائی مفتی موافق مذہب اہلسنت باصواب اند۔ نام این بدنام کنندہ نکونامی چند در روداد مجلس ندوہ منعقدہ لکھنؤ بزمرۂ اراکین طبع شدہ است بدین سبب کہ اعزے واجبی مولوی محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ تعالی شریک مجلس شدند و نیابۃً از طرف کاتب الحروف نیز فرمودند و در مجلس منعقدہ بریلی اگرچہ از طرف کاتب الحروف وکیلے و نائبے نرفتہ لیکن بعد ازان بماہ ربیع الثانی بایمای یاددہانی یکی از منتظمان ندوہ زر مقرر ذمہ اراکین را در دفتر ندوہ فرستادہ ام کہ باعث انطباع نام حقیر در روداد این مجلس نیز خواہد بود و گمان غالب است کہ طبع شدہ باشد و ازاین وقت از ندوہ علمائی کانپور کنارہ کردم پس آیندہ تا اصلاح مفاسد مشتہرہ و تصفیہ امور متنازع فیمابین علما نام این گمنام را در فہرست اراکین ندوہ ملاحظہ نخواہند فرمود انشاء اللہ تعالی

اگرچہ شرکت این گوشہ نشین محض برائی نام بود از نیقدر نیز در گذشتم والسلام۔
جاروب کش آستانہ مجیبی محمد بدرالدین پھلواروی اصلح اللہ صانہ

## (۲۶) نامہ جناب محمد برکت اللہ خان صاحب۔ از جام بھیڑے

جناب مخدوم بندہ حاجی محمد امان صاحب زاد مجدکم
بعد سلام کے واضح رائے عالی ہو جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کچھ کتب دربارہ رد اقوال ندوہ تصنیف فرمائی ہین آپ وہ کتب رد ندوہ لیکر بندہ کے پاس بھیجد یجیے تاکہ مین لوگون کو سناکر راہ ضلالت سے بچاون۔

## (۲۷) نامہ جناب منشی برکت شیر خان صاحب ایڈیٹر اخبار ہمدردیہ میرٹھ

مخزن فضائل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم۔
السلام علیکم و قلبی لدیکم آج سید صوفی جان صاحب چشتی صابری سے ملا۔ میرٹھ کے عوام الناس اور روسا پر عموماً اور خان بہادر حافظ عبد الکریم صاحب رئیس لال کرتی اور اون کے فرزندان وغیرہ پر خصوصاً انکا بہت بڑا اثر ہے اور یہ لوگ انکے بڑے معتقد اور ماننے والے ہین۔ چونکہ مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی اکثر سید صوفی جان صاحب کے یہان ٹھہرتے ہین اور سلسلہ خاندان ان ہر دو صاحبون کا ایک ہی ہے اسلیے باہم رابطہ اتحاد زیادہ ہے مولوی محمد حسین صاحب کے خیالات جیسے ندوہ کیطرف ہین وہ آپ پر ظاہر ہین اونکا اثر سید صوفی جان صاحب پر بھلی ہی سے پڑا ہوا تھا اور وقتاً فوقتاً میرے مواجہ مین تذکرہ آپکا صوفی صاحب سے تھا پس فرمایا محقالعین صادق تشریف لائین خوش بیان چند عالم اپنے وعظ سے قلوب عوام پر اثر ڈالین تاکہ عملی نتیجہ پیدا ہو۔ ہر چند کہ جلسہ ندوہ کے حامی و مددگار صرف سوداگران صدر بازار ہین شہر کے روسا و لال کرتی کے خان بہادر صاحب شریک نہین ہین لیکن اسکی عیوب سے بہت لوگ ناواقف ہین اسلیے ضرور صوفی صاحب کے ارشاد سے مجھکو اتفاق ہے اور غالباً انکو بھی اتفاق ہو۔ مولوی احمد حسین صاحب امروہوی یہان مدرسہ اسلامیہ و قومی طلبا کا امتحان لینے تشریف لائے تھے اونکا ایک وعظ خاص مدرسہ اسلامیہ مین ہوا

انھون نے کنایۃً واشارۃً اور مبہم لوگون کے نزدیک علانیہ جلسہ ندوہ کی مخالفت کی اوسکا
اثر بھی ایک بڑی جماعت پر ہوا اور مولوی احمد علی صاحب مدرس اول مدرسہ سلام و دیگر مدرس
اور قریب قریب تمام علمای دیوبند اول ہی سے اوسکے مخالف ہین اور ان لوگون کے معتقد بھی
یہان تھوڑے عرصہ سے ایک کمیٹی اسلامیہ قائم ہوئی ہے وہ بھی جلسہ ہذا کی سخت مخالف ہی اور
اوسکے بعض ممبران پاس آپکی مصنفہ رسائل بھی ہین جنکو وہ کسیقدر شائع بھی کرتے ہین [illegible]
آپکی خط وکتابت ہو اونکو بھی لکھیے کہ وہ میری مدد کرین اور حکیم مقرب حسین خان صاحب ممبر کمیٹی کو اپنا بنانا چاہیے کیونکہ
ہمکو ایسے معزز اشخاص کی سخت ضرورت ہی جلسہ والون نے اپنا حامی انسپکٹر پولیس کو بنایا ہی اسسے
پایا جاتا ہی کہ وہ ایسی صورتین بھی پیدا کرینگے کہ حتی الامکان آپ صاحب اونکی مخالفت کرکے سد راہ
ہون مگر وہ نہین سمجھے کہ ہم اپنی سچائی پر خدا پر بھروسہ کرکے لڑ رہے ہین سچ کا وہی حامی ہے
اور رہیگا۔ بریلی وغیرہ مین اس قسم کے انتظام کیے تھے تو کیا رنگ گزرے تھے۔ مگر بظاہر اسباب
ایسی پیدا ضرور کرنا چاہیے ندوہ کے بارہ مین آجتک جسقدر رسائل اپنے ارقام فرمائے ہین انکی
پانچ پانچ جلدین اور جو آپکی تازہ تصانیف ہون اونکا ایک ایک نسخہ خاکسار کے لیے بواپسی ڈاک ارسال
فرماوین اور جو کچھ میرے لائق کار خدمت ہو اوسکے لیے مین حاضر ہون۔ برکت حسین خان [illegible]

## ردیف ث

### (۴۸) تحریر جناب منشی محمد ثناء اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ

مین جماعت سے شاہد کہ ماہ اپریل مین غیر مقلدون نے بلوہ کرانے کے لیے بنگالہ و مدراس
و بمبئی و حیدرآباد تک کے مولوی و نیچری و غیر مقلد بریلی مین بلائے اور دو دو روپیہ کے ٹکٹ پر
جلسہ کی وقعت بڑہانے کی غرض سے مولوی صاحب بناکر تخت جلسہ پر بٹھایا گیا تین اعتراضات لیے
بریلی مین بلوہ ہونے دیا۔ اول مولوی جناب احمد رضا خان صاحب نے نہایت سرگرمی اور دلی
جوش کے ساتھ اپنی علمی لیاقت سے اوس حملہ کو لپیٹ کیا۔ اور اپنی وعظ و نصائح سے مذہب
سنت و جماعت قائم رکھا اور جو مولوی دہوکے سے شریک ندوہ ہوگئے تھے مولوی صاحب
ممدوح کے اعتراضات حقہ کو سنکر علیحدہ ہوگیے اور بلوہ نہونے دیا۔ ہم سب لوگ جناب مولوی صاحب
موصوف کے دل سے ممنون ہین معتقدان ندوہ شربت کے سے گھونٹ پیکر منتشر ہوگئے اور بریلی مین

امن وآمان رہا۔ اور لطیفہ ایک اور ہوا کہ دس مسلمان باشندگان یورپ کو پیش کیا گیا کہ ہم مسلمان ہوتے ہین اور ایسے ہی ایک انگریز کا مسلمان ہونا ظاہر کیا گیا۔ حالانکہ محض جھوٹ تھا نہ کوئی ہندوستانی مسلمان ہوا نہ کوئی انگریز مسلمان ہوا تعجب مجمع بڑا انکو یہ باتین کہی گئین۔ بندہ خاکسار محمد ثناء اللہ ڈپٹی کلکٹر پنشنر

## ردیف ج

(۲۹) تحریر جناب سید شاہ محمد جلال صاحب حنفی قادری فضل رحمانی رئیس پٹنہ

مین ندوہ کا شریک نہین ہو سکتا۔

## ردیف ح

(۳۰) تحریر جناب سید شاہ حبیب الرحمن عرف شاہ مبارک حسین صاحب رئیس اعظم عظیم آباد پٹنہ

مین ندوہ کا مخالف ہون۔

(۳۱) نامہ جناب مولانا مولوی حکیم محمد حبیب علی صاحب علوی کاکوروی

از اٹاوہ

بخدمت مخدومی مولانا مولوی سید عبد الصمد صاحب مدظلکم العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ والا صحیفہ پہونچا۔ مین نے پہلے سے ایک تحریر ناظم ندوۃ العلما کی خدمت مین نیز بخدمت مولانا محمد شاہ محدث رامپوری صدر انجمن کے بھیجی ہے جسکے جواب کا منتظر ہون مولوی احمد رضا خان صاحب کی تحریرات مجھکو دو تین روز ہوتے بعد مین پہنچی جملہ تحریرات جو مولوی صاحب ممدوح نے کی ہین بہت ہی معقول ہین اگر اصلاح مسائل مقاصد ہو جاویگی تو مین اس بار شامل ہونگا انشاء اللہ ورنہ نہین اگرچہ حسب تحریر ناظم صاحب کے مین فیس رکنیت بھیج چکا جسکی رسید بھی آچکی ہے۔ ۱۶۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۳۲) تحریر جناب مولانا مولوی محمد حفیظ الدین صاحب حنفی صوفی مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

انا بری من شرکۃ من کان مخالفاً لملۃ اہل السنۃ والجماعۃ والمذہب الحنفی والمشرب الصوفیہ۔

کتبہ عبدہ المسکین محمد حفیظ الدین۔

## ردیف خ

## (۴۳) نامہ جناب مولانا مولوی محمد خلیل الرحمن خان صاحب از پیلی بھیت

حضرت مولانا مخدوم و مطاع خادمان جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم
ندوہ کے دفتر سے ایک رسالہ اتمام الحجہ علی مخالفی الندوہ آیا ہی سید احمد صاحب رای بریلوی
کیطرف سے شائع ہوا ہی تہذیب کا دعوی کیا گیا ہی مگر معاملہ برعکس معلوم ہوتا ہی۔

## (۴۴) نامہ مولوی حکیم محمد خلیل اللہ خان صاحب از رام پور

مولوی حامد رضا خان صاحب سلمہ المنان۔

جناب حکیم عبد المجید خان صاحب دہلوی نے فرمایا کہ مولوی لطف اللہ صاحب جج حیدرآباد سے آئے
میری ملاقات ہوئی۔ مین نے اون سے کہا کہ ندوہ کے متعلق مجھے آپسے کچھ گفتگو کرنا ہے
ابتک مین نیاز مندانہ آپسے ملتا تھا اور آیندہ سے وہ رسم ترک ہی جب تک کہ جواب شافی
نہ دین جوابدیا کہ اچھا مین پھر ملونگا پھر نہ ملے۔ کل یہان منشی آئے تھے ندوہ کا ذکر آیا حکیم صاحب نے
فرمایا کہ ندوہ بے ایمان ہی اور سید احمد خان جیسا ہے تیرہ سو برس سی بد مذہبو نکا ردو کد
واجب اور ضروری سمجھتے چلے آتے ہین اب اوسکی ممانعت کیجاتی ہے یہ بھاک باتے ہین علماء وہ علی
تھی عوشی خاموش بیٹھی رہی آخر یہ کہا کہ اگر توبہ کریں تو بھی (ایمان) فرمایا اونکی توبہ کا کچھ اعتبار نہین پھر فرمایا کہ اب ... [illegible]

## ردیف د

## (۴۵) نامہ جناب منشی دین محمد صاحب از بھڑ اچ

جناب مولوی حکیم مومن سجاد صاحب زاد عنایتہ
خادم کو ایک روپیہ ماہوار چندہ مجلس علمای اہلسنت و جماعت مخالفین ندوہ یکم ربیع الاول ۱۳۱۴ھ سے منظور ہے
منظور ہی۔

## ردیف ر

## (۴۶) نامہ جناب مولانا مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب مدرس مسجد جامع آگرہ

مخدومی و مطاعی مولوی عبد الوحید صاحب دامت فیوضکم
بندہ آج تک ناواقف محض تھا کہ ندوہ کیا چیز ہی آپکی تحریرات مرسلہ سے علم اجمالی حاصل ہوا تعالی
کہ ہو نہو یہ نیچر کے سلسلہ کا کوئی تازہ وستہ ہی ہو۔ مگر ان رسائل موصولہ کے مطالعہ سے

بالکل حقیقت اوسکی کھلگئی ع بہر رنگی کہ خواہی جامہ میپوش من انداز قدت را میشناسم
حضرت سچ تو یہ ہو کہ یہ دونون رسالے غضب کی ہین ادہر مولوی محمد ابراہیم صاحب قادری نے
ابراہیم آری سے یہانتک دہجیان اوڑا ہین کہ جابجا بیتی سے عاری کر دیا اودہر مولانا موصوف
صاحب نے ایسا نوٹو کھینچا کہ ندوہ کا ایک ایک خط و خال بلکہ ایک ایک رگ و ریشہ دکھائی دیگیا
میرا خیال تو یہ ہے کہ صرف یہی دونون رسالہ ندوہ کے ابطال بلکہ تا ابد الاباد اوسکے استیصال
کیواسطے کافی ہین یہ صرف آپکی حسن سعی کا نتیجہ ہے مین ان دونون رسالونکی تعریف نہین کرسکتا
جزاالله المصنفین المتقین مناخیر الجزا فی الدین والدنیا۔

## (۳۷) تحریر جناب مولوی رضی احمد صاحب وارد مرادپور

جناب مولوی محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی نقشبندی عظیم آبادی نے رسالہ ضمان
اسلام مین بڑی باریک بینی عزائی سبحان اللہ وبحمدہ البتہ جو کچھ اونھون نے ترقیم فرمایا ہی
بہت بجا اور قابل خیال کرنے کے ہو خدا نے بڑی خیر کی کہ ایسے بزرگونکو مفسدہ ندوہ سے
ہوشیار کر دیا جس سے عوام مسلمان بلائے ضلالت سے محفوظ رہینگے خداوند تعالے انکو
اور سب ارباب علم کو جو فسادات ندوہ و دیگر مفاسد و عقائد پر رکھتے ہین اور عوام نا بینا ان کو
جتاتے ہین جزا جزیل عطا فرمائے اور داعی ہون کہ وہ لوگ نکایت ہونے بشنہ شتی ندوہ بہاپر البتہ کہ سلام ہین

## ردیف س

## (۳۸) نامہ جناب مولانا الحاج مولوی حکیم محمد سراج الحق صاحب قادری کے

جناب مولانا المعظم والمحترم المکرم مولانا احمد رضا خان صاحب زادکم اللہ علما وعلاء۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امروز از عنایت فرما محمد عبد الواجد علیخان صاحب رئیس
بدہالسی ضلع بلندشہر تذکرہ ندوہ و مجلس اہلسنت درمیان آمد او شان مبلغ دہ روپیہ
ماہوار براے مجلس اہلسنت را از ندوہ مقرر فرمودند نام شان در زمرہ معاونان اہلسنت درج
ہموارہ کتب مطبوعہ فرستادہ آید۔

## (۳۹) نامہ جناب نواب سید سردار علیخان صاحب بہادر ابن نواب سید سر دلیر الملک بہادر مرحوم و مغفور از سکندر آباد

حامی اسلام ماحی کفر و ظلام فخر دوران مولوی احمد رضا خان صاحب دامت فیوضکم العلیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہیں اوس دلی خوشی کا اظہار نہیں کرسکتا جو دستۂ اہل
مجلس اہلسنت کی مشاہدی سے مجھکو حاصل ہوتی ہو وقت میں آپ حضرات کی توجہ کا اسطرف مبذول ہونا
ضرور غیبی تحریک ہوسی بجا ہونپر آپ حضرات کا یہ ایسا احسان نہیں جسکو وہ کسیوقت فراموش کرسکیں
میں متبرک مجلس کی خدمت کو اپنا فخر سمجھتا ہون اور نہایت خوشی کے ساتھ عہ۵ روپیہ ماہوار اور
پچاس روپیہ یکمشت کو مجلس مبارک کی خدمت کو حاضر ہون۔

## (۴۰) نامہ نواب سید سرفراز علیخان صاحب مرحوم فرزند اکبر نواب سید دلیر الملک مرحوم

حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت فیوضہم

پس از سلام مسنون واضح رائی سامی ہو۔ آپ حضرات نے مذہب کا ساتھ دیا ہے خدا مقابل
آپکا ساتھ دیگا مولانا ہمیں آپکو تکلیف بھی سہنا پڑیگی۔ لیکن تھوڑی سی استقامت آپکو بہت کچھ
فائدہ پہونچایگا۔ نوالی ہے مجلس علمائے اہلسنت کی تائید کو میں مذہبی تائید یقین کرتا ہون اوسکی
خدمت کو باعث افتخار۔ دس روپیہ ماہانہ اور پچاس روپیہ یکمشت بطور امداد نذر مجلس کرتا ہون۔

## (۴۱) تحریر جناب منشی سید سعادت علی صاحب بہار سے

اتفاق بیشک نفس ایک عمدہ چیز ہے مگر اتفاق باہمی فرق مذاہب مختلفہ کا بلا مضرت وتخریب دین
بایکدیگر کے حیز امکان سے باہر ہے ان دنیاوی برتاؤ سے بلا قید ضروریات اتفاق سب
فرقونکو ایک رشتہ اتحاد میں باندھ سکتا ہے جو نفس غرض ندوہ نہیں ہے۔

## (۴۲) تحریر جناب منشی حافظ سلامت اللہ صاحب غازیپوری مدرس جرہود

افراط متضادہ مثل عناصر اربعہ کے باہم جمع کرنے میں گویا ندوہ در پردہ دعوی خدائی کا کرتا ہو ستو باشد

# ردیف ش

## (۴۳) نامہ جناب ڈاکٹر شرف الدین صاحب از محمود آباد

مخدوم منیعہ جناب مولوی حسن رضا خان صاحب۔
السلیم صاحب یہ تو نئی شاخ نکلی خدا اوسکو دور دفع کرے جزاک اللہ ایسے سوالات میں
کیے ہیں کہ اگر اسکا جواب ہو تو صرف یہ کہ ندوہ کی کمیٹی مرا بود وہ ان سوالات کا جواب کیون

دینوگر مندا سمجھو ان نئی روشنی والونکو جنھون نے مذہب مین ایسے رخنہ پیدا کیے ہین۔

(۴۴) دیگر

مکرمی جناب مولوی حسن رضا خان صاحب۔

مجھو ایک اخبار مین یہ دیکھنے سے مسرت ہوئی کہ کمیٹی ندوہ جو شملہ پر ہوئی تھی رونددہ کے لیے میت بخش نہتی کیونکہ وہان صرف معمولی اشخاص شریک جلسہ ہوے اور جن لوگون کے اہل ندوہ خواہشمند تھے وہ نہ آسکے۔

## (۴۵) نامہ جناب مولوی محمد شریف خان صاحب افغانی نزیل مزار جناب شیخ مجدد الف ثانی

از طرف کمترین انام گمنام جہان محمد شریف خان نام بخدمت حضرت مکرمی مخدومی قدوۃ العلماء الفقرا مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب زاد عنایتکم۔

بعد السلام علیکم و علی من لدیکم ارسال رسائل رد ندوہ و اشتہار مضامین مختلف سے احقر کو معزز فرمایا فرقہائے باطلہ غیر مقلد و نیچریہ و ہمہ مخالف اہل حق سنت و جماعت پر وقوف ہوا سابق مین اخوان سنت کے ایک محب مولوی حلیم اللہ صاحب نے ایسی جد و جہد سے رد غیر مقلدین مین کارروائی کی اور اونکی خلف صلاۃ اور رشتہ داری وغیرہ تمام کار و بار سے مثل حکم مرتدین اجتناب کیا کیونکہ یہ لوگ ہزارہا بزرگان دین کو بباعث تقلید شخصی مشرک جانتے اور تحریر کرتے ہین اخیر چنانچہ پیشواو سرغنہ فرقہ ضالہ نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین لاہوری اور انکا ہمرد و ضلالت مرزا غلام احمد قادیانی جسے تیرہ سال ہوے مولانا مولوی محمد صاحب لودیانوی لامذہب کش نے فتوے کفر کا دیا تھا تمام اہل علم اجواب منتظر اصدار تصنیف جناب معلی القاب در حق ندوہ و گمراہ قادیان تحریم محرم الحرام

## (۴۶) نامہ جناب مولوی شاہ محمد شفیع صاحب ناصر چشتی صابری از رام پور ضلع سہارنپور

بعد حمد و صلاۃ

نخست سوغط پیر طیر لقیتم این سنت کہ از معاشر نا جنس احتراز کنند۔

مولانا بالفضل اولنا جامی سنت ماحی بدعت الفاضل الکامل مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

پس از سلام مسنون واضح رائ گرامی باد سوالات حقائق نما بروئیس ندوة العلما و ہر دو رسالہ
دیگر بغور تمام من اوله الی آخره دیدیم آنچه که بنسبت ندوة العلما ارقام فرموده اند در میزان عدل انصاف ہموزن است
گروہی ناحق پژوه که ره نورد کوچه ضلالت و سراسیمه بیدای بطالت باشد و شعارشان اتباع
ہوای نفسانی و قساوت قلبی ست درین بزم مقدس ندوة العلما او را چه کار و از مشاورت و مجالست
مجمع اہلسنت وجماعت آن را چه سروکار الوحدة خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدة۔

؎ دور شو از اختلاط یار بد ؛ یار بد بدتر بود از مار بد ؛ لاریب اجتناب ورزیدن ازین جلیس
احسن ثم احسن است۔ وہم کاسه وہم نواله شدن آمدن در تلبیس اہرمن است ؎ صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند اختلاط وارتباط اہل ضلالت مثمر وبال وملال ونکال است حق تعالی انسان را
بیہوده نیافریده بلکه از میان جمله عالم برای عبادت ومعرفت خود برگزیده۔ بار درخت علم عمل است ؎
عالم بے عمل زنبور بے عسل است۔ مواخذه فساد فی العقیده از فساد فی العمل افزون تر است چنانچه عقائد
واخلاق ذمیمه بنده ماخوذ است بر اعمال قلبیه عزم تام قرار داد نفس است بر معصیت که در خارج اسباب
آن مہیا نیست واگر مہیا گردد میکند البته مواخذ است اللہم انا نستغفرک من کل ما نعلم وما لا نعلم گروہی
که مذہب شان لامذہبیت وطائفه که با عبد الوہاب نجدی ادراحب قلبی والفت دلی است وجماعتی که
در آیات کلام ربانی ونصوص قرآنی کلامی بیجا میکنند واستہزا میسازند واز وجود ملائکه ومعراج جسمانی
جناب رسالت مآب علت موجودات خلاصه کائنات خیر الاولین والآخرین احمد مجتبی محمد مصطفی
صلی الله علیه وعلی آله واصحابه وسلم ودیگر امور دینیه منکر اند و آن نوع تبرائیه ؎ دشنام مذہبیکه
طاعت باشد کو مذہب معلوم اہل مذہب معلوم۔ گروه حق پژوه اہلسنت را که مصداق کنتم خیر امة
ہست با مشاورت واتصال آنچنین بطالت واضلال وازلال چه تعلق۔ خانه دوستان بروب
ودر دشمنان مکوب۔ این دشمنان دین متین اند دین شان بوالعجبی ولا یعقلی و شیوه شان بیدینی
وخودسری است اللہم احفظنا من صحبة ہذه الطائفة الضالین المنافقین مارا چه ضرور است که در ہفوات
وکوات وخرافات نا موافقان دین ومخاصمان سلف صالحین اوقات عزیز خود را خراب سازیم
واز ذکر وفکر یکسو شویم فکر یکساعت بہتر است از عبادت ہفتاد سال۔ آری فکر تشنگان بادیه
شوق را شربت زلال است۔ ومرغ دل را برای پرواز بعالم ملکوت پر وبال است فکر آن است که

بمطالعۂ مصنوعات عجیبہ دیدہ و دل بکشائیم و بتغییر زمان و تبدیل اکوان قدرت صانع معلوم نمائیم حصول این نعمت عظمی و دولت کبری در ضمن احتراز صحبت نامحرمان کوی شاہد حقیقی و محبوب تحقیقی ست

راقم محمد شفیع ناصر از رام پور ضلع، سنبھل پور۔ ۲۵۔ شوال پنجشنبہ ۱۳۱۳ھ

## (۴۷) نامہ جناب مولوی سید شفیع احمد صاحب سہسوانی

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم۔

بعد تسلیمات مکلف خدمت ہوں تمامی کتب حضرات کی یہانتک حضرات کو جو شریک ندوہ تھے دکھائیں بہت سکوت کیا اور کوئی ثبوت کافی ادن بیچارو نکو کیا ان کے پیشواؤں کو آج تک دستیاب نہوا۔ عبد المذنب شفیع احمد عفی اللہ عنہ متقام سہسوان ضلع بدایون یکم محرم الحرام ۱۳۱۴ھ

## (۴۸) نامہ جناب سید شمس الدین علی خان بہادر حسنی حسینی قادری ڈپٹی کمشنر صوبہ برار

ناصر سنت قامع بدعت وحید دوران حضرت جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت فیوضہم

بعد از سلام مسنون واضح رای سامی ہو۔ یوں تو ہندوستان میں کچھ دنوں سے متعدد انجمنیں مختلف بلاد وامصار میں قائم ہیں اور اسلامی ہمدردی و قومی ترقی کا سب ہی کو بہت کچھ دعویٰ ہے لیکن صرف ندوۃ العلماء کے دم سے یہ امید پیدا ہوئی تھی کہ یہ مجلس ضرور اسلام اور اہل اسلام کے حق میں مفید ثابت ہوگی اور اوسکے اراکین جو کچھ کہتے ہیں وہ کر کے دکھاینگے۔

نہایت افسوس کہ جو لیڈر نکا اوسپر وار چلگیا اغیار کی شرکت نے اوسکو کایا پلٹ کر دیا اگر اوس کے بڑھتے ہوئے اثر کو جلد نہ روکا جاتا تو میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کا بڑا حصہ بیچری ہوئے بے محفوظ نہ رہ سکتا ایسے پرخطر وقت میں ایسے سخت ہنگامی میں آپ حضرات کا مذہبی حمایت میں نہایت مستعدی کے ساتھ کھڑا ہو جانا ضرور ایک قابل یادگار ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں اگر سنی بھائیوں نے آپکو تھوڑی مدد بھی پہونچائی تو بہت جلد ہم اون عمدہ نتائج کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لینگے جو اسوقت ہمارے خیال میں نہایت مشکل معلوم ہوتے ہیں۔

میں نہایت خوشی کے ساتھ ابتدائے ماہ ربیع الاول شریف سے پانچ روپیہ ماہوار مجلس اہلسنت کو عطا نذر کرتا ہوں اور ایکسال کا پیشگی یعنے ساٹھ روپیہ اور پندرہ روپیہ یکمشت علاوہ ماہوار کی

جملہ پچھتر روپیہ مرسل خدمت ہین ۲۹۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۴ھ

## (۴۹) نامہ جناب مولوی حافظ شوکت علی صاحب رئیس پیلی بھیت

جناب مولوی احمد رضا خان صاحب ادام اللہ علینا ظلال رافتکم

بعد سلام کے التماس ہی فتوے و رسائل متعلقہ ندوہ وصول ہو کر باعث مباہات ہوئے جنکو اسمائے مبارک اونپر تحریر تھے تقسیم کر دیے یہان کسی نے اون سے مخالفت نہین کی سوائے دو تین شخصون کے دو کو تو بحث کر کے سمجھا دیا۔ ایک نے نہ قبول کیا اور یہ فرمایا کہ ہمارے پاس حیدرآباد سے تحریر آئی ہی کہ مولوی لطف اللہ صاحب کے دستخط دہوکے سے کرالیے یہ سو تصدیق بابت اونکی موجب ضحک ہوئی

## ردیف ص

## (۵۰) تحریر جناب مولوی حکیم محمد صادق صاحب ابن مولوی عبد القادر صاحب وکیل صاحبگنج بنام مولوی عبد الوحید صاحب

السلام علیکم۔ رسالہ فغان اسلام کی تحریر خوب ہی اور پردہ دری صاحبان ندوہ کی خوب کی ہی

## (۵۱) نامہ جناب منشی صدر الدین محمد قمر علی اختر صدیقی النعمانی از کلکتہ

جناب مولوی صاحب مجمع خوبیہای صوری و معنوی مولوی حکیم مومن سجاد صاحب منتظم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہمارے عنایت فرما جناب مولوی عبد الوحید صاحب عظیم آبادی نے ایک رسالہ دستور العمل مجلس علمائی اہلسنت و مطبع اہلسنت وجماعت عنایت فرما کر ممنون کیا مضمون سے اوسکے واقف ہوا و از حد خرسند انشاء اللہ تعالی ایک منشور نام صاحبان سنت وجماعت کے روانہ کرونگا

## دیگر

## (۵۲)

جملہ حالات موجودہ پر غور کرنے سے مجہپر حقیقت ندوہ کی صاف ظاہر ہو گئی اسمین ہر امر نزاعی و فاسد ہین عقائد باطلہ اور خیالات ضالہ ہین جو صریح مخالف و مضر اہلسنت وجماعت کے ہین۔

محمد صدر الدین علی اختر حنفی صدیقی بہاری وارد کلکتہ

## (۵۳) نامہ حضرت سید شاہ صوفی جان صاحب صابری از میرٹھ

مخدومنا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب دام فیضہ

السلام علیکم۔ حتی الامکان اصلاح ندوہ مین کوشش بلیغ کی گئی ہی بعد ازین عنقریب سب حال ظاہر ہوگا جبتک کامل طور سے

اطمینان نہوگا جب تک ہم شریک نہوا ورنہ آپسی درخواست شرکت کرینگی اطمینان فرمائیے۔ آپکا خیر طلب صوفی جان عفی عنہ

## ردیف ظ

## (۵۴) نامہ جناب مولوی ظہور احمد صاحب بیجوی

معدن علوم سبحانی مولوی عبد الوحید صاحب دام مجدہ

رسالہ فغان سلام مصنفہ محب مشاہدہ نمودم طبیعتم را مسرت حاصل گردید ترقب کہ با سیتصال معتقدان وبارشاد مضلان کوشش نمایند و این امر مہم را بخوبی انجام دہند۔

## (۵۵) تحریر جناب منشی ظہور الحق صاحب قادری مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

ندارعذوہ کا آزادی پر ہے وہ آزادی جو اسلام کے مخالف نقیض عقیدہ خصوصًا مین حنفی ہون اور ندویہ و نیچریہ و وہابیہ نجدیہ و تشیعہ کا مین جانی دشمن ہون سے ایکہ تو دررہ او قرب خدای طلبی آبرو بر در مخلوق چرا می طلبی۔

## (۵۶) نامہ جناب مولوی سید ظہور اللہ صاحب از ٹونک

بخدمت اقدس حضرت مقدس سیف دین سید المرسلین مولانا احمد رضا خان صاحب دام ظلہ العالی بعد سلام مسنون گذارش ہی مین حضور کا نہایت درجہ شکر گذار ہون کہ اپنے رسالہ سوالات حقائق بر روس ندوۃ العلما خوب ہی ارقام فرمایا۔ اسکا جواب دینا محال ہی۔ جملہ سوالات حق ہین ندوہ کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہوگا۔ اگر وہ تسلیم نکریگا تو سوا رسوائی کے اوسکو چارہ نہوگا۔ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۱۴ سید ظہور اللہ از ٹونک

## ردیف ع

## (۵۷) تحریر جناب مولوی عبد الباری نعمانی حاجی پوری وکیل مجلس اہلسنت

بحسب قول دعویداران ندوہ ندوہ ابھی بچہ ہی اور ظاہر ہی کہ بچون کے قول و فعل کا اعتبار نہین بہرحال ناز بردار ان ندوہ کی خدمت مین عرض ہی کہ اوس بچہ یعنی ندوہ کو ہٹ لایعنی یعنی خلاف عقائد حقہ سے باز رکھکر اہلسنت وجماعت کی گود مین دیوین تو اوسکی گفتش بہ دایہ حکم

کیاخوب ہوتاکہ ندوہ اہلسنت سی خلاف نہ کرتا اور مصداق سہ گر بر سر وچشم من نشینی ؎ نازت بکشم کہ نازنینی - ہ بنتا۔

## (۵۸) نامہ جناب مولوی عبد الحق صاحب مدرس مدرسہ علی آباد ضلع بارہ بنکی رکن ندوہ

عالم اجل فاضل اکمل مولانا و مخدومنا حضرت حاجی محمد احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم آداب نیازنہ کے بعد یہ حقیر بھی انجمن ندوۃ العلما کا ایک ممبر اور علمای اہلسنت کا کفش بردار ہی۔ دو تین ہفتہ ہوئے کہ مکرمی منشی محمد مظہر الحق صاحب نائب الریاست عثمانپور ضلع بارہ بنکی نے ایک رسالہ سرگزشت وماجرای ندوہ مجھو مرحمت فرمایا۔ کچا چٹھا انجمن مذکور کے صدر نشینان و علمائی عظام کا دریافت ہوا جسنے فقیر کو تذبذب مین ڈالدیا ایک عریضہ ناظم ندوۃ العلما کی خدمت مین برائی رفع شکوک بلاغ کیا موصوف نے بجواب عریضہ صحیفہ نمبر ۱۱ ۲۴ علمائی اہلسنت پر طنز و تشنیع مین تحریر فرمایا اور نیز دو رسالی ارشاد کہلاد قول فاصل عنایت کیئی جس سی میری کچھ بھی تسکین نہین ہوئی۔ پھر عریضہ روانہ کیا ہی جواب سی ہنوز مستفیض نہین ہوا۔ اب حقیر ملتجی ہی کہ مبارک ذات اقدس انجمن اہلسنت کی فیس شرکت سی آگاہ فرماییے کہ بلاغ کرون۔ ۲۲ شعبان ۱۳۱۷ھ

## (۵۹) نامہ جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی از بنارس

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مد اللہ ظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تینون رسالون کے مطالعہ سے نہایت تازگی حاصل ہوئی جناب من تعقب ندوہ مین رسالے تو تینون اچھے ہین۔ لیکن جیسا کہ حاجی شرماجی خیریہ ندوہ تھا دیساری سوالات حقائق نمانے خوب ہی ناک مین دم کیا۔ والحمد للہ علی ذلک۔ اس ندوہ کا صدمہ تو احقر کے دل پر بھی بہت تھا۔ لیکن قلت سامان عدم اطمینان سے چپ تھا۔ لیکن اللہ کا شکر ہی کہ اوسنی اسکی خادم بہت سی علما کھڑے کر دیے، ندوہ کے ذریعہ سے بہت سے فساد پھیل گئے ہین اسنی بہت لوگون کے عقائد کو خراب کر ڈالا ہے۔ اسکے فتنو نکا سد باب ضرور ہی۔

عبد الحمید پانی پتی از بنارس پھاٹک ذی الحجہ ۱۳۱۷ھ

## (۶۰) تحریر جناب محمد عبد الحمید صاحب حنفی قادری مدرس مدرسہ جرہوہ

جبتک ندوہ خود اپنی اصلاح نہ کرے اوسکی شرکت ناجائز ہے

## (۶۱) نامہ جناب محمد عبد الحی صاحب از کانپور قریب مطبع نظامی

جامع الفضائل والکمالات واقف الاحادیث والآیات حضرت اقدس سیدنا و مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالے۔

بعد عرض تسلیم بصد تعظیم عرض ہے کہ ندوہ سے جو طوفان بے تمیزی اوٹھا تھا اور جس نے بہ سعی مولوی شبلی اور تحریک سرسید احمد خان تمام مسلمانوں کو اپنے عقائد اور یقین حقانیت مذہب اہلسنت وجماعت مین سست کرنے کا عزم کر لیا تھا الحمد للہ حضرت والا کی سعی سے وہ طوفان فرو ہوتا معلوم ہوتا ہے اور کچھ امید ہوتی ہے کہ گویہ بربادی اہل اسلام کا ذریعہ قرار دی گئی تھی مگر اصلاح ہو کر مسلمانونکو فائدہ پہونچانے والا ہو جائے۔ اکثر لوگ جو شریک ندوہ ہین وہ اسکی حماقتون پر مطلع ہو گئے مگر افسوس بعض ہٹ اور ضد پر جمے ہوتے ہین خدا تعالی اونکو بھی راہ راست پر لائے۔ اور مخالفین اسلام اسمین سے خارج ہون اور علماء اہلسنت وجماعت کے اختیار مین ہو اور اس سے مسلمانون کو نفع پہونچے اور آپکی سعی و کوشش کا پورا پورا اثر ظاہر ہو۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ رسائل اور مضامین اسکے ملمع اور قلعی کھولنے کے بارہ مین طبع ہوئے ہین اونکی قیمت سے آگاہی ہو تو بارسال قیمت طلب کر لیجائین۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

## (۶۲) نامہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب جنبشانی شافعی از بنارس

بخدمت حامی دین مصطفے جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب مد اللہ ظلہ العالی

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسائل اربعہ مرسلہ آنجناب اس احقر اور نیز جناب مولوی عبد الحمید صاحب کے پاس پہونچے مجملا ہو قت عرض کرتا ہون کہ ہم دونون کو جناب کی راے سے اتفاق ہے۔ ۲۹ محرم ۱۳۱۴ھ

## (۶۲) نامہ جناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب قادری جبلپوری سابق اراکین ندوہ

مخدومی و مکرمی جناب مولانا المعظم مولوی حکیم مومن سجاد صاحب زادت شفاکم۔

پس از ادای ہدیہ سلام مسنون اشتیاق مشمول ملتمس سازنہ ہکہ رسائل ستہ اعنی فتاوی السنہ وکف فتنہ مظہر الحق حتوہ مزق شرارات ندوہ مرآۃ الندوہ وسہ اشتہارات در بار مرسلہ آن مخدوم بعز صدور و شرف وصول باعث نضرہ و مسرہ موفور۔ وسبب حصول المول ہوئے۔ چونکہ دین فروشان ندویہ نے اپنی عیاری و مکاری سے تو اکثر سفہار ہند کو صید دام تزویر کیا۔ مضامین ابلہ فریبی سے تسوید اوراق کرکے ظاہری ٹیم ٹام بنا کے اہتمام ازدحام عوام کالانعام کا اشتہار دے دے کے آزادوں کو تہ بنیو نکو اپنی کاذبہ کا مشغوف و شیفتہ و فریفتہ بنا لیا۔ آزاد ان و بوالہوسان زمان بطلب حب جاہ و مال مدت القلوب ہو رہے ہین۔ دنیا کی طلب و جاہ و مال کی شغفت مین سیالق تحقیق مسائل و تکمیل دین کے بغیر شائق ہین۔ ندوہ مین حضوری و شرکت و شمولیت کو ایک نعمت کبرے و باعث افتخار و سبب اعتبار و انتصار جانتے ہین بعض صلحاء مومنین کہ جو سیدھے سادے مسلمان اور پکے سچے مومن ہین بااثر صحبت و توانس و تحریص مذبذبین سے اونکا بھی میلان طبع جانب ندوہ ہوتا جاتا ہی چنانچہ اس فقیر کی چند روزہ غیبت مین مسلمانان جبلپور کی آیت واتفاقات کے اسباب و ساز و سامان مذبذبین کیطرف سے لوپے طور پر مہیا ہو چکے تھے۔ کہ بحمد اللہ تعالے ورود لا فقیر کا یہان پھونچنا۔ اور لایضاح حق و اظہار و اثبات مفاسد و شناعات ندوہ۔ و اتباع سنت و اتفاق و اتحاد باہل سنت کی مواعظ مذاکرے کے وہوم دہام مچ گئی فقیر اہلسنت کی فہمائش اور مذبذبین کے ایرادات کا دفع اور ہفوات باطلہ و خیالات لاطائلہ کا ازالہ و ابطال ہر وعظ مین حسن وجوہ کرتا رہا پھر اس اثنا مین رسائل مرسلہ آنمکرم کے شرف وصول ہوتے جاء الحق و زہق الباطل کا پورا فائدہ دکھلایا۔

اکثر مذبذبین اب اس فقیر حقیر کے مطالعہ رسائل سامیہ سے مستفید ہو رہے ہین۔ ایک دھوم دھام مچگئی ہے غالبا عنقریب ہر رسالہ کے متعدد نسخے خاصکر فتاوی السنہ کے اکثر نسخے بارسال قیمت مطلوب ہونگے۔ فتاوی السنہ کی اشاعت تو ہر شہر و دیار مین عام طور پر مزید

ولابد ہی اور اماجد واخیار وعلمائے کبار کی مواہیر تو اوسپر جسقدر زیادہ ثبت ہونگی اوتنا ہی وہ فتوی معتمد ومسلم ومقبول ہوگا انجمن جبلپور کا حال تو غالبًا انکرم کو معلوم ہوگا اجانب واغیار ولامذہبونکا اسمین دخل کامل وتصرف قوی ہی یہ انجمن ندوہ کی نہایت گرویدہ وجان نثار ہی۔ یہان کے اہلسنت کو در غلانے کے ندوہ کی فریفتہ بنانے کے لیے ساعی وکوشان۔ لہذا مامول از مکارم عنایات آنکہ ہمیشہ مجلس متبرک علمای اہلسنت نصرہم اللہ تعالی کی بشارتون سے مسرور فرماتے رہیے اور کار لائق سے ممتاز کیجیے والسلام علیکم وعلی من لدیکم۔ ازین فقیر واز سائر طلباء ورفقاء واحباب بحضرات کبرائے اہل سنن سلام بصد نیاز واکرام ہدیہ فرمایند۔

راقم اثم اذل خدام علماء اہلسنت فقیر حقیر گمنام خاکپا محمد عبد السلام جعلہ اللہ تعالی من الذین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون۔ از بلدہ جبلپور متصل مسجد کوتوالی تاریخ ۱۵۔ شوال المکرم ۱۳۱۴ھ

## (۶۲) نامہ جناب مولانا مولوی عبد السمیع صاحب مصنف انوار ساطعہ وغیرہ رد وہابیہ از میرٹھ

جناب مولوی مومن سجاد صاحب مہتمم مجلس ومطبع اہلسنت دامت الطافہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب کا فتاوی السنہ پہونچا چاہا کہ اوسکو دیکھون نہ دیکھ سکا۔ اور عقیدہ مین میرا وہی دین وملت ہی جو کہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب تحریر فرما چکے ہین۔ اسوقت بھی میری آنکھ کام نہین دیتی مگر جناب کو رفع انتظار کے لیے۔ لاچار لکھنا ضرور ہے۔ ۱۰۔ رمضان ۱۳۱۴ھ عبد السمیع از کمپ میرٹھ۔

## (۶۳) دیگر

محقق مدقق مؤید عقائد سلف جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ جس جلسہ مین خاص پانچ آدمی خلوت مین تھی مجھسے مولوی محمد علی صاحب ناظم نے فرمایا کہ بس دو ہی آدمی تو غیر فرقے کے ایک شبلی وہ تائب ہی کہیے تو یہ نامہ لکھوا دون دوسرے محمد ابراہیم آروی وہ کالعدم ہی کبھی شریک ہوتا ہی کبھی نہین مین نے کہا کہ اونکو آپ الگ کرین کیون اپنی جماعت مین تفرقہ ڈالا ہی فرمایا ایک ترکیب سے الگ کر دونگا۔ جب یہ بات قرار پا چکی تب مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو تار دیا گیا کہ ندوہ آپکو بلاتا ہی

اونکا آپکی اصلاح کو مانتا ہی اوسکے جواب مین اونھون نے مولوی منور علی صاحب کے ہاتھ یہ ارشاد فرمایا کہ جبتک ہمارے بھائی دیوبندیونکا قافلہ شریک نہوگا ہم شریک نہونگے یہ خبر صحیح ہے اور اس سے پہلے ناظم صاحب کے نام خط مولوی محمد حسین صاحب کا آچکا تھا کہ آپ مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور ندوہ مین شریک کرین چنانچہ ناظم صاحب لینے کو گئے مگر دیوبند تک پہنچے تھے وہان کے مولویون نے کہا کہ ندوہ کا وقت کم رہا ہی گنگوہ جانے مین پانچ دن لگینگے واپس جاؤ بنا بر علیہ واپس آئے یہ بیان ناظم صاحب کا ہی۔ دوسرے آدمی یہ کہتے ہین کہ اونھون نے اعتراضات کئے اور کہا کہ اگر ہمارے اختیار مین ندوہ رکھو تو سال آئندہ مین شریک ہونگے عبد السمیع ۱۱۔ شوال الکرم ۱۳۱۷ھ

(۶۱)

## دیگر

جناب مجمع الفضائل محقق مدقق مؤید عقائد سلف ذی شرف جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت افاداتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مولوی حقانی صاحب و ناظم و مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب وغیرہم میرے پاس تشریف لائے اور پھر مین بھی بطور مکافات اون کے پاس حاضر ہوا سب مجھسے کہتے ہین کہ ہمارے فریق سے اگر کسینے کچھ خطا کی ہو تو ہم توبہ کرتے ہین بعض نے کہا کہ شبلی بہت اچھی نماز پڑھتا ہی اور اوسکی سیرۃ النعمان علمار عرب نے پسند فرمائی اب اوسکا ترجمہ عربی ہوگا میری حالت یہ ہی کہ نہ مین نے سیرۃ النعمان دیکھی اور نہ اہل ندوہ نے اپنے رسائل و کتب دینی جنکو مقامات ضرورت کے دیکھ لیتا آپکے رسائل بندہ زادہ میان محمد صاحب سلمہ نے دیکھے ہین اونکا خط رامپور سے آیا ہی کہ اہل ندوہ کا قول ظاہر مین چکنا چپڑا معلوم ہوتا ہی در حقیقت نتیجہ بد رکھتا ہی جناب مولانا احمد رضا خان صاحب اون کے رگ و ریشہ سے واقف ہین عبد السمیع ۱۳۔ شوال ۱۳۱۷ھ۔

(۶۲)

## دیگر

بخدمت سراپا برکت محقق مدقق ناصر الاسلام جناب مولانا احمد رضا خان صاحب قادری دامت افاداتہم وافاضاتہم۔

بعد تقدیم ہدیہ سلام التماس مرام آنکہ صحیفہ شریفہ بصحابت مولوی محمد حسین صاحب صادر ہوا

لیکن اوسوقت بندہ مجلس ندوہ مین دو گھنٹہ شریک ہوکر واپس آچکا تھا۔ اگر روز یکشنبہ آٹھ بجے
بھی والا نامہ مجھکو ملجاتا تو خدا اس فریق کا کہ اقرار کرتے ہین پھر وفا نہین کرتے مجھپر کھل جاتا۔
مین ہرگز شریک نہوتا۔ اور قصہ میری شرکت کا یہ ہی کہ اول جسروز اصحاب ندوہ میرٹھہ مین آئے
ہین اوسروز مولوی عبد الحق صاحب دہلوی میرے پاس آئے اور دیر تک بات ہوتی رہی
جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ہمارے رسالو نمین جو عبارتین ہین ہمارا وہ مقصد نہین جسپر اعتراض ہی۔ دوسرے دن
مولوی محمد علی صاحب ناظم بھی دیر تک مکالمت رہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ہمارے ندوہ مین فقط دو آدمی
ہین جنمین کلام ہی سو مولوی شبلی سے مین توبہ کرالونگا اور مولوی ابراہیم آروی کو علیحدہ کردونگا
لیکن جب پسر بھی جلسہ اول و دوم دونون مین شریک نہوا دوسرے دن چار علما بعد ظہر میرے
پاس آئے ایک عبد الجمیل ولایتی تھے یہی صاحب مجھے محرک شمول جلسہ ہوئے مین نے کہا
کہ مین ایک ناچیز تمہارے ندوہ مین ہوا نہوا۔ یہ خیال جانے دو۔ کہا سب کی نظر اسپر پڑتی ہی
کہ عبد السمیع کیون شریک نہین۔ ہر کوئی پوچھتا ہی کہ وہ کیون نہین آئے اصحاب ندوہ کو سخت ملال
ہوتا ہے ہم آپکو محض اسلیے کہ کوئی یہ حرج نہ کرے کہ وہ کیون موجود نہین لیے جاتے ہین نہ ہم آپسے
کچھ پڑھوائین نہ کچھ اور تکلیف دین تب مین نے کھلکر کہدیا کہ شبلی صاحب کی توبہ ہوجائے تو
آؤن تب وہ چلے گئے جب رات بیس پچیس ثقات مین توبہ اونھون نے کرائی الحاصل مجھکو ثابت
ہوا کہ شبلی صاحب نے توبہ کی لیکن اگلا دن روز یکشنبہ ہوا تب بھی مین نہ گیا۔ تب خود ناظم صاحب
مع مولوی عبد الجمیل صاحب مینہہ برستے مین گاڑی لائے مین نے انکار کیا تب اونھون نے
دوستانہ ناز ظاہر کرکے فرمایا کہ ہم آپکو جبرًا لیجائینگے مین نے کہا لا اکراہ فی الدین ناظم صاحب نے
فرمایا ہم رات توبہ لیچکے ہین بیس پچیس آدمیونمین مین نے کہا توبہ چھپ بھی جائے فرمایا مین چھپوا دونگا
یہ کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے کہ بس اب دیر نہ کیجیے مین ندوہ کو بیچ مین چھوڑکر آرہا ہون
توبہ لکھی گئی اب چھپا بھی دونگا۔ انجام کار مین وہان پہنچا۔ مفتی لطف اللہ صاحب نے بہت الطاف سے
مصافحہ کیا۔ اور یہ فرمایا کہ مین اور میرا جلسہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہی مین نے عرض کیا میرا نہ آنا بھی
اللہ کے واسطے تھا۔ اور اب آجانا بھی اللہ کے واسطے ہی کیونکہ ناظم صاحب ندوہ نے وعدہ
طبع کرانے توبہ کا کیا ہے۔ جناب بھی ناظم صاحب سے فرمادین کہ توبہ چھاپ دین۔ پھر مین واپس اپنے گھر

بعد اتمام جلسہ آگیا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے رسائل جناب کے میں نے دیکھے واقعی اپنی اصلاح کی کوئی دقیقہ سعی کا باقی نہیں رکھا حق سبحانہ اس نیت خیر کی جزا عطا فرمائے۔ عبد السمیع روز پنجشنبہ ۱۲ شوال ۱۳۱۲ھ

## (۷۰) والا نامہ حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ رشید محمد عبد الصمد صاحب مودودی چشتی نظامی فخری۔

حضرت معین الاسلام والمسلمین قامع اساس الملحدین مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ برکاتہم فقیر بعد سلام خیر اسلام مکلف ہے۔ میں آج ۲۸ ماہ مبارک کو جھانسی میں ہوں جناب والا کا عنایتنامہ کے فتاوے مطبوعہ و مکتوبہ سے پہنچا غایت مرتبہ کا ممنون ہوا۔ میں نے جو کچھ ناظم ندوہ کی خدمت میں لکھا ہے اور اُنھوں نے اُسکا جواب عنایت فرمایا ہے سب پھپھوند میں ہے آج میں کارڈ پھپھوند کو لکھتا ہوں حکیم صاحب وہاں سے روانہ کر دینگے استفتا دستخط کر کے واپس کرتا ہوں مجھکو مولوی سید شاہ حسین صاحب سے تعجب ہے کہ اُنھوں نے با وصف ظاہر ہونے شناعتوں اور

### سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۱۲ھ

بخدمت شفیقی و محبی زیدت شفقتہ و محبتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وقت مفارقت سے بوجہ عدم دریافت خیریت مزاج شریف ایک خیال ہے مجھے معلوم ہوا تھا کہ شاید آپ بجانب وطن تشریف لیجانے والے ہیں اوس اطراف میں ہمارے مکرم جناب مولوی عبد القادر صاحب بدایونی جو ہر اعتبار سے ایک اعلی درجہ پر ہیں ضرور اونکو بطرف متوجہ فرمائیں خصوصًا اس موقع پر کہ جلسہ آیندہ غالبًا بانس بریلی میں ہو تو جناب مولوی صاحب کی شرکت ضرور ہے۔ اسوقت تک

### جواب از حضرت مولانا

مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۱۲ھ

حضرت مکرمی دام مجدہٗ

فقیر بعد سلام مکلف ہے میرا قصد ان ایام میں وطن کا نہیں جس وقت سے یہ جلسہ ندوۃ العلماء کا مقرر ہوا ہے مجھکو مولوی صاحب قبلہ سے شرف ملازمت حاصل نہیں ہوا جو میں قیاس کر سکتا کہ میری تحریک کا کیا نتیجہ ہوتا یا مولوی صاحب قبلہ کے اس جلسہ کی نسبت کیا رائے ہے مولوی صاحب قبلہ نفس جلسہ کے ہرگز مخالف نہو نگے ہاں اوسکے بعض امور مسائل جنکا مجرا ہونا بلا مضرت دینی غیر ممکن معلوم ہوتا ہے

تباعتوں ندوہ کے پھر اہتمام بریلی مین ہونے کا کیا والسلام خیر ختام۔

حضرت معظمی حامی السنہ ماحی البدعہ مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ برکاتہم

تسلیم بعد سلام مسنون مکلف ہو حضرت نے میری تحریر کی نسبت چھپنے کے واسطے ارشاد فرمایا ہے میں یہ چاہتا ہون کہ اس جلسہ تک انتظار کر لیا جائے اور دیکھا جائے کہ حضرت ناظم کچھ اصلاح کرتے ہین یا نہین اگر نہین تو ضرور چھپوا دیجاویگی۔

## (۱۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مخدومی مولانا احمد رضا خان صاحب دام مجدہ وعم فیضہ

بعد سلام مسنون وشوق ملازمت مکلف ہو آج دہم شوال چہارشنبہ کو والا نامہ رجسٹری شدہ آیا ممنون ومشکور ہوا مخدوما میری غیبت مین حضرت قبلہ وکعبہ کا ایک کارڈ میرے نام آیا میرے اعزہ واحباب نے محض خالصاً للہ اوسکی نقل ناظم کے پاس روانہ کر دی خصوص مکرمی مولوی مومن سجاد صاحب نے اس خیال سے کہ ناظم کو یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت قبلہ وکعبہ اور اون کے توابع صرف ندوہ کی اصلاح چاہتے ہین نہ اوسکا توڑنا اور خراب کرنا اور مجھکو بھی جہانتک ہین مضمون کارڈ اور اوسکی نقل روانہ کر دینے سے یہ اطلاع کر دی اور چونکہ حضرت مولانا صاحب قبلہ کے الفاظ

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا وناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

بالتخصیص جناب مولوی صاحب کو نوبت تحریک نہین آئی مبادا کسی کی غلط بیانی سے جناب مولوی صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہو آپ بخصوص مولوی صاحب کو ٹھیک اور سچی کیفیت اور اصلی وحقیقی غرض سے واقعی طور پر مطلع کرین اور مصالحت اور ان تمام کے شریک کرنے کی مصلحت جیسی آپ سے عرض کی گئی اچھی طرح سمجھا دیجیے ہمارا مقصد اصلی جب حاصل ہو سکتا ہے۔

### جواب از حضرت مولانا

اور طرز اور ترتیب پر کلام ہوا اور شاید بعض قیود پر گفتگو ہو لہذا مین اپنی تحریک بتوسط تحریر بھی بے سود جانتا ہون اسوجہ سے مستدعی ہون کہ مین معاف کیا جاؤن والا نامے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مرتبہ یہ جلسہ پانس بریلی مین ہوگا میرا دل چاہتا ہے کہ کچھ عرض کرون جس مقام پر یہ جلسہ منعقد ہو اوس سے پہلے ارکان جلسہ کو اس امر پر غور کر لینا ضروری ہے

الفاظ مَتبر کہ مصلحانہ ہین نہ طرفدارانہ ہین بھی اوسکو غیر مناسب نہ سمجھا لہذا مین بعینہ نقل کرتا ہون۔

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

کہ آپ حضرات اسکو رکن ہون کہ اصلاح جس درجہ کی مد نظر ہے اوسی طبقہ اوسی درجہ کے مصلحین درکار ہونگے اور اس نظر سے مولانا ہمارے مقصد کے اعلے رکن ہین۔ محمد علی ناظم ندوۃ العلما۔

### دیگر

مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۱۷ھ ہجری

بخدمت شریف مجمع الفضائل والکمالات زید مجدہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واقع مین آپکی رائین ہر طرح سے قابل و واجب التعمیل ہین نہایت سنجیدگی و متانت کی ساتھ جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہی نہین ہے بلکہ اسکے ساتھ ہی آپکی دلچسپی اس جلسہ کے ساتھ بخوبی ثابت ہوتی ہے مولانا جلسہ بانس بریلی نسبت جو وجوہ مانعہ آپکے نزدیک ہین یہی وجوہ ہین جو مجھ ابتک وہانکی دعوت قبول کرنے مین تامل مین ڈال رہی ہین ورنہ ہمارے ممبران انتظامیہ علیہ رائے سے اسے منظور کر چکے ہین اور ڈپٹی اشفاق حسین صاحب کی کوشش بے انتہا اسکے علاوہ بہرحال اب جلسہ بانس بریلی مین ہوتا

### جواب از حضرت مولانا

کہ جلسہ کے وہان ہونے سے کیا منفعت ہوگی اور جلسہ کچھ مضرت تو نہین پہونچیگی۔ اگر منفعت اوسکے مضرت پر غالب ہو تو بھی مضائقہ نہین۔ مین چاہتا ہون کہ نفع کچھ ہو یا نہو مگر ضرر کسی قسم کا نہو بانس بریلی ایسا مقام ہے کہ جہان اس سے بہت بڑے مخالف جناب مولوی احمد رضا خان صاحب موجود ہین اور یقین ہو کہ جناب مولوی صاحب قبلہ بھی اونھین سے متفق ہونگے اور دوسرے مخالف مولوی لطف اللہ صاحب رامپور مین موجود ہین مجھکو بالتحقیق معلوم ہوا کہ وہ بھی مکدر گئے اور یہ حضرات مشاہیر سے ہین ان حضرات کی مخالفت کی حالت مین اکثر رسا بریلی و بدایون و رامپور شریک نہونگے اور شاید کسی وجہ سے تحریری کی نوبت آجائے اور یہ امر بہت ضرر کا باعث ہے اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ بریلی مین جلسہ ہو اور کچھ ضرر بھی نہو تو میرے نزدیک آپ خود مع مولوی محمد حسین صاحب آلہ آبادی بریلی تشریف لیجائے اور مولوی سید اشفاق حسین صاحب کے مکان پر ایک جلسہ مقرر ہو اوسمین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اور مولوی صاحب قبلہ کو

مکرمی معظمی مولانا سید عبد الصمد صاحب زاد تبرکاتہم۔
بعد سلام مسنون کے مکلف عنایت نامہ موصول ہو کر موجب سرور موفور کا ہوا۔ مین دل سے بہتری خواہ جلسہ ندوہ علمائی اہلسنت کا ہون خدا ے تعالی کرے کہ ناظم ندوہ اور اراکین اون کے اوسکو محدود بر طریق اہلسنت کرین اور آفت رفض و نیچریت کی علیحدہ کردین بریلی وغیرہ مین اہلسنت روافض و نیچریہ کو نہایت خوشی اپنی شرکت کی ہے کہ روداد ندوہ نے اونکو امیدوار کردیا ہے کہ اہلسنت کی مذہب مین رفض اور نیچریت ایسا ہی جیسا اختلاف حنفیت اور شافعیت مین پس اونکو گمراہ اور کافر سمجھنا نہ چاہیے اور تبرا اور سب اصحاب کرام و ازواج مطہرات گو اہلسنت کی نزدیک بیجا ہے مگر ایک امر ضعیف اور سہل ہے اس قابل نہین ہے کہ اوسکی بنا بر روافض سے علیحدگی کیجائے

## سلسلہ مکاتبت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

ہوتا معلوم ہوتا ہے لیکن اسکے ساتھ اصلاحات بھی ضرور ہے جناب مولوی عبد القادر صاحب فی الواقع اس جلسہ کے خلاف نہین ہو سکتے ہان اوسکے بعض اغراض جنکا پورا ہونا بغیر نصرت دینی غیر ممکن ہے بیشک ہر مسلمان کے مخالف ہین جناب مولوی صاحب کی شان تو بہت ارفع ہے لیکن وہ کون سے اغراض ہین جنکے پورا کرنے مین مضرت دینی لازم آتی ہے ہماری غرض ایسے ایسے مقدس حضرات کے شریک و تکلیف دہی سے محض یہی ہے کہ جو غلطی ہو وہ ایسے انفاس متبرکہ کی برکت سے دور ہوجائے علے ہذا القیاس طرز و طریقہ و ترتیب و قیود وغیرہ کی بھی اصلاح پیش نظر ہے۔ ہان ان باتون کا تذکرہ و تحریک صرف بذریعہ تحریر ٹھیک نہین

### جواب از حضرت مولانا

اور گفتگو کیجاے یہ تو میرا خیال ہرگز نہین کہ یہ جلسہ بہیئت مجموعی سالم رہے اور یہ حضرات شریک ہوجائین بلکہ جس امر کے تغیر و تبدل کو فرمائین اوسمین غور کیا جاے کہ ان بزرگون کی رائے قابل تسلیم ہے اور اون کے شریک کرنے مین نفع زائد ہے اور نفع مین بھی عموم کا لحاظ کیا جاے تو تسلیم کیجیے ''الخ'' سید عبد الصمد

### دیگر

مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۱۲ھ

---

ہے بلکہ نفع سے عموم سے مراد جلسہ کا عام کردینا نہین بامر خود بیوی ترقی کر کے عموم کا اکتساب کہ صرف دینی منافع مراد ہون

پس اس کیدسے دو ہزار دن غریب سنی ساہلونکو شکار رفض اور نیچریت کرنا چاہتے ہین ۔ ناظم ندوہ کی نیت گو خیر ہو لیکن بیان اونکا نہایت موہم مرام اور مستلزم خلاف عوام ہی مجھکو معلوم ہوا کہ جلسہ بریلی مین مقرر ہوچکا ۱۸ شوال مقرر کردی افسوس مین یہ چاہتا تھا کہ یہ جلسہ شروع ذیقعدہ میں ہو کہ مولوی لطف اللہ صاحب بھی جو تعطیل مین وطن کو جانے والے ہین شریک ہون اور اصلاح ہوجاویگی لیکن چالاک لوگونکی مصلحت کے خلاف تھا اب مین ارادہ سفر کرتا ہون اور آپ سے ملتجی ہون کہ آپ بھی تکلیف فرماکر ۱۶ شوال تک بریلی تشریف لاکر مولانا احمد رضا خان صاحب سے ملکر حکیم صاحب اور ناظم صاحب کو آمادہ اصلاح تایند مذہب اہلسنت وتغییر مقاصد موہمہ پر فرمایئے تو

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

جناب مولوی صاحب سے زبانی گفتگو ہونی چاہیے جلسہ سے قبل اسکے کوشش کیجائے ۔ اوسکے مقاصد کے اعتبار سے ہمیشہ مطلق اختلاف اوسکے مقصد کے خلاف ہی ۔ پھر اوسکا پیدا کرنا چہ معنے دارد منشا ر اختلاف جہانتک آپ صحیح پتہ لگا سکین ہم نہایت شکر گزاری سے اوسکو تلقی بالقبول کرینگے اوسکے رفع کی کوشش جلسہ اگر بہیئت مجموعی قایم رہا تو تعمیم نفع کی امید ہے

[illegible] یہ خبر کسی کی زبان بھی [illegible] ندوہ کی اشتہار دعوت [illegible] میں بھی ایسی ہی لکھی گئی [illegible] بار بار یاد دہانی [illegible]

[illegible] کی ترقی دینی دیوتی ہین [illegible] تحفظ [illegible] انکار کرتے ہین ۱۲

### جواب از حضرت مولانا

حضرت مخدومی معظمی مولانا ناظم ندوۃ العلماء دام مجدہ

تقیر بعد سلام مکلف ہی والا نامے سے فقیر کو شرف حاصل ہوا ۔ اور اسکو بھی مین اپنی عزت سمجھتا ہون کہ میرے بعض ملتمسات کو حضرت نے قابل لحاظ اور لائق قبول خیال فرمایا بریلی مین اس جلسہ کے ہونے سے جو خدشات میرے پیش نظر تھے اونمین بھی آپنے اتفاق فرمایا حتے کہ اونکی اصلاح کے واسطے سعی بھی مرکوز خاطر ہی وکان سعیکم مشکورا ۔ مین نے جو بعض علمائے کرام کے احتراز فرمانے کے بعض وجوہ قیاسا عرض کیے تھے ۔ اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ "منشا ر اختلاف جہانتک آپ صحیح بتا سکینگے ہم نہایت شکر گزاری کے ساتھ اوسکو تلقی بالقبول کرینگے

میری شکایت جو عدم شرکت عرس شریف وغیرہ کی ہے جاتی رہیگی اس امر مین توجہ ضرور ہے
مولانا یہ ہی عبارت حضرت قبلہ وکعبہ کے کارڈ کی ہمین نہ ایسا کوئی لفظ ہے جو اون سے
مخفی کرنے کے قابل ہو اور نہ کسی لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ تو مولانا احمد رضا خان صاحب کی
بریلی جاکر مذکر ہمین یا تو اون صاحب کی فہم کا قصور ہو جنھون نے آپکو تحریر فرمایا ہو یا ناظم ندوہ کی
نفسانیت ہو جو اونھون نے اس عبارت سے ایسا سمجھا۔ اور اسطور پر ظاہر کیا اور اب گمان
تو یہی ہو کہ ناظم نے ایسا بیان کیا ہوگا بہرحال سطرف تو للہیت ہو اور جو کیا جاتا ہو اور کیا جائیگا
وہ محض خدائے تعالے کے واسطے مقصود ہے۔ نہ تعصب اور نفسانیت مولانا یہ تو فرمایے مین

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

اور نیز مخالفین کی ترقی روز افزون کی بھی رکاوٹ ہوگی اونکو مردود کھہ دینا یا لکھدینا کیا اونکو راہ راست پر لاسکتا ہو میرے خیال مین ہرگز نہین چنانچہ ابتک اسی قسم کی تدابیر سے کام لیا گیا جسکا نتیجہ جو کچھ ہوا ظاہر ہے۔ کہ ہمارے اکابر کو سب وشتم ہوئے اور کیا کیا ہوا اب اگر ہماری عنان ملاپ سے سب وشتم فضیح ورسوائی سربازار وعدالت کی ذلت وہر قسم کی جنگ وجدل موقوف ہو تو کچھ برا ہے اور جب تحریرات وتقریرات کا سلسلہ

[illegible]

### جواب از حضرت مولانا

اوسکو رفع کی کوشش کرینگے اور آخر مین تحریر فرمایا کہ "آپکے نزدیک اسمین جو جو نقائص اور عیوب شرعی ہون اونھین آپ بلارو رعایت بمقتضائے الدین النصیحۃ ظاہر کیجیے مین کسیطرح نہین چاہتا کہ اس جلسہ کے ساتھ مخالفت کرون مگر حضرت کی تتعمیل ارشاد نے مجبور کر دیا اور مین نے بھی سمجھ لیا کہ میرے دل مین جو باتین کھٹکتی ہین اون سکے ظاہر کرنے کا یہی موقع ہے یہ امر تو ظاہر ہے کہ عموماً اہل اسلام اور خصوص مسلمانان ہند بہت پستی کیحالت مین ہین نہ دنیوی حیثیت سے بلکہ دینی تنزل بھی اونمین غایت مرتبہ کا آگیا ہے ایسے وقت مین ایسے جلسہ کا قائم کرنا ضرور ہے اور علما کا اول فرض یہ ہو کہ مسلمانون کی اول دینی حالت کو درست کرین کہ انکی دینی حالت دنیوی سے

اور میری مدد کیا اور وہ بھی آپ ہی کے واسطے استغفر اللہ دین کی ذہب اس زمانہ مین بفضلہ تعالی آپ جناب
والا ایک رکن اعظم مذہب اہلسنت اور علمای اہلسنت کے ہین ہمکو تو بہت کچھ امید آپکی ذات بابرکات سے
ہی اور نفس الامر یہ ہی کہ آپکو میری اور کسیکی عون و اعانت کی حاجت کیا ہی حق سبحانہ تعالی کے
فضل و کرم سے آپ صرف تن تنہا خبائث وہابیہ نیچریہ و روافض کی سرکوبی کے واسطے
کافی ہین حق سبحانہ تعالے آپکو صحیح و سالم رکھے آمین ثم آمین مولانا مین عریضہ خدمت والا
مین روانہ کرچکا ہون اوس سے میرا اچھا لکھنی سے واپس آنا اور بریلی مین تاریخ معینہ تک
حاضر ہوجانا ظاہر ہوگا مین نے کل ایک خط مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو اور ایک
مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری کو اور ایک ناظم ندوہ کو روانہ کیا ہی اور اوسمین یہ صرف استفسار

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

موقوف ہو تو اونکی ترویج مذہب معلوم آخر یہ ترقی
غیر مقلدین وغیرہ فرق مخالفین طریقہ رد و قدح
تو نہین مرگئی نہ کوئی غیر مقلد مقلد ہوجاتا ہے ہماری
شدت اشتغال سے جو وہ اپنے طریقہ نامرضیہ کی
اشاعت مین سرگرم ہین نرم ہوجاینگے آئمہ
دین و اولیای عظام کو جو سب وطعن ہو رہا ہے۔
وہ اگر معدوم نہو جایگا تو کالمعدوم ضرور ہوجایگا

علک
بکون حاصل ہو بلکہ الٹا زور
اور آپکی منتہ و پرانی مذہب کی [illegible]
اور ایک مخلوق گمراہی و تذبذب مین [illegible]
معلوم نقصان کو دیکھیں
۱۲

### جواب از حضرت مولانا

زیادہ تباہ ہے مسلمانون پر ایسا زمانہ بھی آچکا ہی
جسمین لاکھون مسلمان قتل اور شہید کیے گئے
کتب خانے انکے دریا مین ڈبوئے گئے تاہم
وہ حوادث اونھین مسلمانون کی ذات و اجسام
پر محدود و محصور رہے بقیہ مسلمانون کو کسی قسم کا
تنزل نہ ہوا۔ اس زمانہ مین کہ بظاہر ہر طرح سے
امن کا زمانہ ہے مگر اتحاد و آزادی و نیچریت سے
اسلام کو سخت صدمہ پہونچ رہا ہے لہذا علما کو
مناسب بلکہ واجب ہی کہ ان کے دینی امور کو مقدم
سمجھکر اسلام کی دستگیری فرماکر ایسی کوشش کرین
کہ انکا ایمان و اسلام آزادی سے محفوظ رہے
اور مسلمان سلف کے طریقہ پر قائم رہین کہ اسمین
ہماری عزت اور اسی مین ہمارے واسطے برکت ہی

اُس جلسہ مین رویداد کی عبارت مین اور مقاصد مین کچھ تغیر و تبدل ہوگا یا نہین دیکھے وہ کیا جواب دیتے ہین اور کس پہلو پر چلتے ہین مجھکو خدا کی قسم اسوقت تک یہی امید تھی کہ ناظم سے یہ چونکہ دیدہ و دانستہ ایسا فعل نہین ہوا بلکہ غلط فہمی سے تو وہ ضرور عبارت رونداد مایہ فساد کو بدل لینگے اور مقاصد کی بھی تشریح کچھ تغیر کے ساتھ کرینگے مگر حضرت کے سوالات کا جواب جو خشونت کے ساتھ اونھون نے دیا ہی اوس سے میری امید منقطع ہوگی اور معلوم ہو گیا کہ قصداً اونھون نے جال بچھایا ہی اور صرف وہابیہ و نیچریہ کے ملانے کے واسطے یہ سارا فساد مچایا ہی انشاء اللہ تعالی ہمکو ہی غلبہ ہوگا۔ الا ان حزب اللہ ہم الغالبون والسلام خیر ختام۔

لکالف محمد عبد الصمد دہم شوال چہارشنبہ ۱۳۱۳ ہجری۔

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

اسیطرح بہت فوائد ہین جنکا بیان کرنا آپکے روبرو آفتاب کو چراغ دکھانا ہی اونکی شرکت گو فی نفسہ معیوب مگر اتنے بڑے فوائد دینی اوسپر مترتب نظر آتے ہین جنکی وجہ سے اسوقت نہایت مستحسن بلکہ ضروری معلوم ہوتی ہے بالآخر مین پھر آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپکے نزدیک اسمین جو نقائص و عیوب شرعی ہون اونھین آپ بتا

[illegible]

### جواب از حضرت مولانا

اور نیز انکے اعمال سے انکے عقائد کیطرف توجہ کرنی مقدم ہے اور ایسا جلسہ بفضلہ تعالے دو برس سے قائم ہو گیا علما بھی جمع ہونے لگے روسا بھی شریک ہونے لگے مگر بدقسمتی سے اس جلسہ متبرکہ کا شروع و شیوع بھی اوسی بلاء نیچریت اور آزادی کے طرز و ترتیب پر ہوا جو مسلمانون مین آندہی کیطرح پھیلتی جاتی ہی اور علما کو اوسے روکنا اور دفع کرنا مقدم ہے جب علماء کرام کے ہاتھون سے نیچریت اور الحاد کے مبادی ظہور مین آوین تو پھر ہمکو اپنی قسمت کو رونے کا اور مسلمانون کی نیچریت سے بچنے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا المعظم دامت برکاتہم

بعد سلام خیرالاسلام مکلف ہے کل عریضہ روانہ کرچکا ہون اسوقت یہ ضرورت ہے آج مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی اور مولوی ظہورالاسلام صاحب فتحپوری رکن ندوہ بلکہ وہ بارہ دے ناظم صاحب کے خطوط آئے شاہ صاحب نے خوب لکھا اور ہمارے موافق ہین ندوہ سے اپنے آپ کو وہ علیحدہ کرتے ہین اور اصلاح کے مستدعی ہین یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ ایک خاص جلسہ قبل عام جلسہ کے ہونا چاہیے جسمین آپ ہی مرحلہ کو طی کر لیا جاوے اس جلسہ مین اگر میری ضرورت ہو گی تو مین بھی آسکتا ہون وہ یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک خط حکیم اشفاق حسین صاحب

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

رو و رعایت بمقتضای الکلمۃ النصیحۃ ظاہر کیجیے تاکہ اگر وہ واقعی پائے جایئن تو مین اونکی اطلاع کر کے اون حضرات کے سامنے پیش کرون جو حضرات اسوجہ سے محترز ہین۔

### دیگر

مورخہ ۱۴۔ رمضان ۱۳۱۲ھ

بخدمت مجمع الکمالات مولوی شاہ حافظ عبدالصمد صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے عنایت نامہ نے وجہ سے مسرور کیا ایک تو بمقتضائے الکلمۃ النصیحۃ آپنے اپنے شبہات مخلصانہ طور سے ظاہر فرمائے دوسرے اونکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میری اور آپکے خیالات متحد ہین شاید کسی

[illegible] ... مختصراً لکھتا ہون سبحان اللہ کیا آپکی تمنا تفصیل [illegible]

### جواب از حضرت مولانا

جب علمائے ہمت محمدیہ و حکمائے ملت احمدیہ نے نیچریت کی ظاہری لطافت و لفریب کو دیکھا اور اوسکی باطنی سمی مواد پر غور فرمایا تو اونھون نے اوسکی لطافت ظاہری کے پاکیزہ سمجھنے کو بھی مثل باطنی سمیت کے قاتل ہی مانا۔ ان بزرگان دین نے جب کہ یکایک جلسہ ندوۃ العلما کے (ابتدائی) اشتہار جو علما کی کانفرنس کے عنوان سے مشتہر کیے گئے تھے دیکھے اور اشتہار کی عبارت مین اور کارروائی جلسہ کی تحریر مین اکثر بے ضرورت تمام الفاظ انگریزی ہی مستعمل پائے اور طرز و ترتیب جلسہ علما بالکل انگریزی نیچری وضع کا قرار پایا ہوا دیکھا۔ ایک کلب کا خاکا بھی کھچا ہوا آنکھون کے سامنے سے گذرا اور علما کی سینون پر نشان (مارک) کا لگایا جانا بھی معلوم کیا تو متحیر ہو گئے

کو بھی لکھ چکا ہون اور جلسہ خاص کی تحریک کر چکا ہون۔ فقط

مولوی ظہور الاسلام صاحب لکھتے ہین کہ یہ مرحلہ تیری ذات سے طے ہوگا میرا وجدان قطعی حکم کرتا ہے اور ضرور رو ئداد کی بعض تحریرین باعث مفسدہ ہوتین اُنمین اصلاح کیسقدر ضرور ہوگی تیرا چلنا بریلی کو ضروری ہے باقی امور کے استفسار کا جواب مین تنہا نہین دے سکتا۔ بغیر ناظم صاحب کے ملے ہوئے کچھ نہین لکھ سکتا فقط ناظم صاحب نے آج تک جواب نہین دیا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو تکدر زیادہ بڑھ گیا بہر حال جو کچھ ہوا انشاء اللہ تعالی فتح آپکے ہاتھ ہے مولٰنا آپکا اسوقت سرگرم ہونا اور ندوہ کے اصلاح ہو جانا دین کو بڑی قوۃ کا باعث ہوا مین انشاء اللہ تعالے دو شنبہ کو یہان سے چلونگا اور سہ شنبہ کو بتاریخ ۱۶ شوال پھونچونگا حضرت مولانا صاحب قبلہ کو جلد بلوایئے۔ والسلام عبدالصمد از پھلواری [illegible]

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### نامہ ناظم ندوہ

امر جزئی مین تھوڑی سی مخالفت ہو ہین اول مختصر جواب عرض کرتا ہون وہ یہ ہے کہ اپنے جو تشبیہ ظاہری پر گرفت کی ہے اوسکی حقیقت مین سچائی اور صفائی مین بیان کرتا ہون آپ پہلے جلسہ کی کیفیت بیان فرمایئے وہ جلسہ نہ میرے انتظام سے ہوا نہ کسی دوسرے مولوی کے مشورہ سے۔ حافظ الہی بخش وغیرہ اوسکے کرنے والے تھے البتہ مین نے اونکو زیادہ منع بھی نہین کیا۔ اسکی [illegible]

[illegible] اور [illegible] محبت بھی [illegible] ہوا نہ مولوی [illegible] سکتا ہون [illegible] انکار نہین کیا [illegible] مولوی محمد علی [illegible] ۱۲

### جواب از حضرت مولانا

کہ الہی علما کے جلسہ کا یہ طرز اور اونکی دعوت کی تحریر اس طرز کی کیون ہے پھر انداز مجلس کو دیکھا تو یہ باتین پائین کہ کرسیان بچھائی گئیتن میزین لگائی گئیتن پروگرام رزولیوشن وغیرہ اوسی حیثیت اور پابندی کے ساتھ جلسہ کا انگریزون اور نیچریون مین جاری ہے۔ تقریر و ثمن اسلام اور مسلمانون کی توہین کے واسطے جھوٹے بیان لیئے انگریزونکو جنٹلمین یعنے (معزز) اور مسلمانون کو اون کے مقابلے مین عوام سمجھنا اور نہ صرف سمجھنا بلکہ چھاپکر شائع کرنا او سپر طرہ یہ کہ کارروائی جلسہ ایک مشہور رکن نیاچرہ کے ہاتھ ہونا اونھون نے جو پروگرام لکھدیے وہ پروگرام جاری اونھون نے جو رزولیوشن لکھدیے وہ رزولیوشن پاس

# سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## نامہ ناظم ندوہ

یہ ہوئی کہ ہال یا کلب وغیرہ کا فی لفظ بحث تو کوئی ممنوع
شے نہین اسلیے اسپر نظر نہین ہوئی کہ یہ امور تمام
ایک فرقہ باطلہ نے اپنے جلسہ کے لیے معین کیے
ہین اگرچہ تشبہ تام کفار سے مجھے طبعی نفرت ہے
اور محل ضرورت مین بھی چاہتا ہون کہ جہانتک
ہوسکے امتیاز و علیحدگی رہے بگر مسامحہ کے
علاوہ خاص خیال بھی اس سکوت کا باعث ہوا
اب وہ خیال جیسا ہو کہ سرگروہ نیاچرہ کو جو مولوینے
گویا عداوت ہو اور ذلیل و پست خیال اپنی کار
روایون کے سامنے جانتے ہین وہ بھی دیکھین
کہ مولوی ایسا کرسکتے ہین اسطرح اور غیر مذہب والے
مولویکو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین پھر ہرگز دینی
کارروائی کو ایسی صورت مین دکھایا جاوے حسین

دین ۱۲ ... اگر ... مولوی ... کی علت ... سلیمان صاحب ... بھی ہوا ... بجز ... کیون ... تحقیق ... بہت ...

... نفرت کی ... عام ہوجانیکی ... کوئی وجہ ... نفرت بھی ... بیان ... وجہ نفرت ... ۱۲

## جواب از حضرت مولانا

ہونے لگے بلکہ ایک رکن نیچریہ کا ندوۃ العلما
مین ایک رکن ہوناچتی کہ وقت رپوٹ خوانی
شرف نیابت حضرت ناظم اونھین کو حاصل تھا
پھر اہل سنت واہل ہوا مین ایسا خلط
ملط کہ بعض اہل ہوا کو داخل اہلسنت سمجھنا بلکہ بہت
زور سے متحد المذہب قرار دینا کسی فرقہ کے
واسطے کچھ خصوصیت نہ قرار دینا۔ اب یہ دیکھنا
چاہیے کہ ایسا جلسہ سالانہ خیر مختص المقام
اس طرز و ترتیب کے ساتھ ہند مین مسلمانوںکے
نام سے کوئی اور بھی ہوتا ہے۔ یا نہین ضرور
ہوتا ہے اور وہ کون جلسہ سر سید کا اب محکم
دیکھنا ہے کہ اس جلسہ کی کارروائی اور انداز
مین سید صاحب کے جلسہ سے کیا فرق ہے
کوئی فرق نہین مولانا مین . تو اس وقت
اس جلسہ متبرکہ کی طرز و طریقہ پر ہی کلام کرتا ہون
اور اوسکو نیاچرہ کے شعار سے ثابت کر رہا ہون
اور اوسکی قباحت بیان کیا چاہتا ہون مضامین
حالیہ کی نسبت جنکو ان دونون جلسونمین تحریراً
و تقریراً بیان کیا کچھ بھی نہین لکھتا مگر سید صاحب کی

... ارکان ... صاحب ... معلوم ... سوال ... مضامین ...

# سلسلۂ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## نامہ ناظم ندوہ

اسلام کی وقعت مخالفون کے ذہن مین ہوا ور نی
الفر وہ امور ممنوعات شرعیہ سے نہون تو کوئی
حرج نہین معلوم ہوتا ہے دوسرے جلسہ کی نسبت
ایک حکایۂ شنیعہ کہ ایک سربرآوردہ بیناپورہ سے کار
گزاری پڑہوائی گئی جس شخص کی نسبت آپنے
یہ خیال کیا مین بھی اوس سے پہلے ایسا ہی سمجھتا
تھا مگر ملاقات ہونے کے بعد میرا خیال بدل گیا
اور معلوم ہوا کہ پہلے ادسطرف ڈھل گئے تھے۔
مگر اب برا سمجھتے ہین اور ہمارے گروہ مین آنا
چاہتے ہین اسپر آپ یا اور کوئی صاحب کبھی بھی بد
گمانی کرین بہت سی باتون سے معلوم کرچکا ہون
کہ اونکا دل اودہر سے ہٹ گیا ہے مگر افسوس کے

ملہ یا دہای مجسر وانکو عالی جناب ہمارے ہی الضرورات تبیح المحذورات کے ہون تو آپکے نزدیک امور ممنوعات شرعیہ ... مسلمان کیسے ... باج ... ۱۲

ملہ تعجب ہے بیت بایہ مذہبی ... مولوی امانت اللہ ... بیان ... آپ بھی ... کیا صرف ... اہل ندوہ کو حضرت ... تصنیف مین کوئی امر ... آپکو پورا درست کر دیا ۱۲

## جواب از حضرت مولانا

شہادت پیش کرتا ہون جو مولوی محمد سلیمان صاحب
متوطن پھلواری شریف کے مضمون کی نسبت تہذیب الاخلاق
مطبوعہ یکم محرم الحرام ۱۳۱۳ نمبر ۲ - مین سید صاحب
فرماتے ہین " ندوۃ العلما مین جناب مولوی محمد سلیمان شاہ
صاحب نے جو بہت بڑے عالم اور سجادہ نشین صوفیہ کرام
پھلواری ہین ایک نہایت عمدہ اور مفید لکچر مجلس
ندوۃ العلما مین دیا جسکی نسبت ہمنے سنا ہے کہ بعض
مولویون نے پورا پڑھنے نہین دیا درحقیقت وہ لکچر
حسب حال زمانہ ہی اور اسیلیے ہم اوسکو جسطرح کہ مجم الاخبار
اٹاوہ مین چھپا ہے اپنے تہذیب الاخلاق مین درج
کرتے ہین اوس لکچر مین جناب مولوی صاحب نے
نیچریونکا بھی نام لیا ہے مگر وہ بھول گئے جو کچھ اونہون نے
فرمایا ہے اوس سے تو وہ خود نیچری معلوم ہوتے
ہین سہ وجد و منع باد صوفی انچہ کا فرنعمتیت تو منکر
می بودن و ہم رنگ مستان زیستن - یہ تحریر سید صاحب کی
مضمون کی نسبت ہی اب مجموع کی نسبت ملاحظہ
فرمایے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے نوین اجلاس
کی روداد مطبوعہ مفید عام آگرہ مین صفحہ ۹۰ پر محمد
شاہ دین پریسیڈنٹ جلسہ بیناپورہ کن لفظون سے
اس جلسہ کا ذکر فرماتے ہین " لیکن اسقدر عرض
کرنا شاید بیجا نہوگا کہ ندوۃ العلما کی کارروائی کی

# سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## نامہ ناظم ندوہ

ساتھ علیحدہ بھی نہین ہوا ہو کہ بلبیاختہ تمام رسیان
توڑکر ہم مین آملین اور بڑی روک میری نزدیک علما
کی یہی بدگمانیان ہین خدا کو منہ دکھانا ہی کام کا
ہی آدمی اگر پورا درست ہوگیا تو میری نیت کا
ثواب مجھ ملیگا۔ اوسکے سوا ایک اشد ضرورت مجھی
ادھین بکھڑا کرنے کی پڑی اوسی وقت ملاقات پر
محول کرتا ہون مولانا اصل یہ ہو کہ ندوۃ العلما کی تمنا
مین سید احمد خان اور اون کے حوارئین نے
جسقدر رزولیوشن پاس کیے ہین اور وقتاً فوقتاً
اوسکی موافقت ظاہر کرتے ہین ہین اونکی نیک
نیتی پر محمول نہین کرتا ہوا اسطے کہ علما کے ساتھ
اونکا دلی بغض و عداوت محتاج اظہار نہین ہی
ضرور ہے کہ اسمین خباثت اور بدنیتی ہوگی وہ
اسکو خوب سمجھتی ہین کہ اگر ندوۃ العلما قایم ہوگیا تو اونکے
مذہب کا تار و پود بکھر جاویگا۔ اور شیرازہ جمعیت ٹوٹ
جاویگا جس سے اونکی کانفرنس بیکار منتشر اتنا ہو کر

## جواب از حضرت مولانا

تفصیلاً ذکر کرنے سے نواب صاحب نے ہمکو یہ نتیجہ
نکالنے کی یہ جرات دی ہے کہ اوستاد زمانہ کے
زبردست ہاتھونے آخرکار ہمارے عالی دماغ
علما کی (گستاخی معاف) کچھ گوشمالی کی ہے جس سے
اب امید ہوتی ہے کہ وہ مبارک گروہ ایک شاگرد
رشید کیطرح چند مفید سبق سیکھنے کی کوشش کریگا۔
ان بزرگوار کی عبارت سے یہ بات ظاہر ہوتی کہ علما
اہل اسلام نے اس جلسہ کا طرز اور ترتیب و طریقہ و
طور وغیرہ وغیرہ آزادی کے زمانہ کے موافق اور
نیچریت کو وقت کے مطابق قرار دیا ہے جبکہ علما بھی
یہی طریقہ اور طرز اختیار کرینگے تو کوئی وجہ مسلمانو کو
نیچریون کے برا جاننے کی اور اون سے احتراز
کرنیکی نہ رہیگی۔ اگر اس جلسہ کو اسلامی طریقے سے
یا قدیمی طور سے ترتیب دیا جاتا یا مرتب کیا جاتا ہے
تو کیا ندوہ کے مقاصد مین سے کوئی مقصود فوت
ہوجاتا یا ہوجائیگا مین تو یہ چاہتا ہون کہ ترقی تعلیم اور
اور اوسکی اصلاح اور نزاعات باہمی کے رفع مین

---

ملاقات بھی [illegible] [illegible]

کہ [illegible] اون کے مذہب کا [illegible] [illegible]

---

[illegible] تسلیم ہی اور اونکی [illegible] الزام دیا گیا ۔ ۱۲

# سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## نامہ ناظم ندوہ

برباد ہو جاویگی . اسواسطے وہ چاہتے ہین کہ یہ کام
ہی نہ ہونے پاوے اسکی مخالفت کی دو صورتین تہین
ایک تو یہ کہ وہ کھلم کھلا اسکی مخالفت کرتے لیکن اس
صورت مین تمام قوم اونپر بدگمانی کرتی اور جو سادہ دل
مسلمان اوسکے دام تزویر مین پھنس گئے تھے .
وہ علیحدہ ہو جاتے ہو اسطے اوس گرگ باران دیدہ نے
اوسکو اختیار نہین کیا . دوسری صورت دانشمندانہ
یہ تھی کہ موافقت اور تائید کیجاوے تاکہ علما اس سے مطمئن
ہو جاوین اسیکو اوسنے اختیار کیا آپ فرماتے ہے کہ اوسکی
اس جنگ زرگری کا علاج ہمارے پاس کیا ہے
بجز اس وعدہ الٰہی کے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم
ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ المشرکون آپنے فرمایا ہے
کہ اس سے مناظرہ کا سد باب مقصود ہے . مولانا مد ظلہ العالی
کا یہ مقصد ہرگز نہین کہ بالکل مناظرہ کا سد باب ہو جائے
اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ احقاق حق و ابطال
باطل مسلما پر واجب ہو مقصود یہ ہے وہ فضیحت کن
منزاعین جسسے کتب مقدسہ کی توہین اور غیر قومونکی
مضحکہ اور اسلام کی کسر شوکت مقصود ہے موقوف
ہو جاوین چنانچہ رروداد سال دوم کے صفحہ ۸۶ پر
یہ عبارت لکھی ہے . اس قسم کے نزاعات اور مجادلات
مسدود کر دینا چاہیے . جن سے مخالفین دین کو تمسخر کا موقع ملتا ہے

## جواب از حضرت مولانا

کوشش کرنا اور مسلمانونکی صلاح و فلاح مین تدبیر سوچنا
نہ اس طریقہ مین منحصر ہے نہ اس طور مین محصور .
مشہور رکن بیچارہ کی نسبت جو کچھ مین لکھ آیا ہون .
وہ مین نے تعصب کی راہ سے نہین لکھا . بلکہ اسوجہ سے
کہ جب جلسہ کا یہ طرز اور طریقہ قرار پایا اور پھر اون بزرگ کی
شرکت اور شرکت بھی کیسی کہ بہت خصوصیت اور
امتیاز کے ساتھ واقع ہوتی تو اور بھی شبہ مین
قوت ہو گئی . مین ایک ضابطہ بھی عرض کیے دیتا ہون
کہ جلسہ ندوۃ العلما کی نسبت جو امر پیش آیے اول حرمت
جائز ہونا اوسکا شرع شریف سے نکال لیجئے بعد جائز
ہونے کے دیکھیے کہ اوس جزئی کو ہم قدیمی طور
سے برتین اور جو مقصود تو ہمارا فوت نہو گا تو
پھر اوسیکو رہنے دیجیے ورنہ مجبوری کے واسطے
طریقہ جدیدہ کے استعمال مین کسکو کلام ہے .
الغرض جلسے کی ان باتون کو دریافت کرکے بلحاظ
ہو ائے زمانہ و سرایت نیچریت حضرات محترزین کو
کوئی وجہ اس یقین نکرنے کی معلوم نہوئی کہ اس
خلط مبحث مین خیر نہین ہے انگریزی طرز
اور ترتیب سے مزید نیچریت کی تقلید ہی اور علوم

[illegible]

# سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## نامہ ناظم ندوہ

اور ہمارے علما و معززین کی ہتک ہوتی ہے)

اور اوسی کتاب کے صفحہ ۱۱ مین ہے (اس سے

یہ غرض نہین کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کیجائے

بلکہ یہ غرض ہے کہ مقتضائے وقت کے موافق ان دونو

پر عمل کرو) مسودہ دار العلوم کے صفحہ اول مین چھپا ہی

وقعہ ہو کہ (سب سے مقدم یہ امر ہے کہ قوم کی ایسے علما

کی ایک جماعت موجود ہو جو علوم مذہبی مین نہایت اعلے درجہ کا

کمال رکھتے ہون خصوصاً علم کلام مین تاکہ غیر مذہب والون کے

مقابلہ مین اسلام کی حقیقت اور عمدگی ثابت ہو) آجکل جو

نزاعون کی حالت ہے وہ آپ خوب جانتے ہین کہ اصل

مسئلہ سے تجاوز کر کے ذاتیات سے بحث ہونے لگتی ہے اور ایک

دوسرے کے اکابر کو لعن طعن سے یاد کرتے ہین ندوہ ایسی

ہی نزاعون کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اسیکو سرچھول آپ تعبیر کرتے ہین

---

## جواب از حضرت مولانا

اہلسنت و اہل ہوا مین وہی بیقیدی اور و ہابیت کی

تائید ہے اور ایسے امور سے مضرت دینے کا

وقوع مین آنا کیا بعید ہے۔ پس ندوۃ العلما کی

ایک بزرگ اور عالم کے ناظم سے اور اکثر علما کی

شرکت سے اونکا وہ یقین زائل نہو سکا کیونکہ وہ

اس کون فساد کو جو دفعۃ واقع ہوا اسلام کے

قدیمی طریقہ کے توڑنے کے واسطے ایک مرگ

ناگہانی سمجھی اور مرگ ناگہانی ایسا ہی ہوتا ہے کہ

بظاہر اعضا توانا قوے قوی مگر دفعۃً واقع ہوجاتا ہے

یا یہ خیال کیا ارکان جلسہ مین خلط فاسد غیر طبعی کی طرح

کوئی طبعی نیچری ضرور پیدا ہو گیا ہے جو اخلاط

صالحہ طبیعیہ مین اپنا رنگ دکھا رہا ہے گو بظاہر

افعال صحیحہ سلیمہ کے صدور مین بالفعل کوئی فتور

نہ واقع ہوا لیکن باطن مین اوسنے ایسا فساد برپا

کر دیا ہے کہ اب آیندہ فعل صحیح و قول سلیم کے

صدور مین کلام ہے اوسی وقت علالت بھی

ظاہر ہو جائیگی اور اگرچہ مریض اوسی وقت مریض

کہلاتا ہے جب امور بالا مین فتور واقع ہو لیکن نباض

اوسکو پہلے سے پہچان کر مضرات سے احتراز و احتما کو

عمدہ تدابیر صحت سمجھتا ہی چنانچہ اون نبض شناسان

ارباب دانش نے پھر اسطرف توجہ فرمائی کہ یہ مجرے طبعی

---

ناظم صاحب [illegible] مقاصد الندوہ دیکھی ہے جلسہ سوم دیکھی ہو اور جیسی [illegible] بالکل غلط ہے جو تقریر دیکھا [illegible]

[illegible] مولوی عبد القادر صاحب [illegible] مین لکھا ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب [illegible]

یہ اکابر پر لعن طعن ہے [illegible] حقیقت ہے [illegible]

[illegible] مذہب معلوم [illegible] اتنا دستاویز [illegible] کیا ہے

[illegible]

# سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## نامہ ناظم ندوہ

فلسفہ جدید کی نسبت آپکا شبہ صحیح ہو مگر بدگمانی
نہ فرمایے بعض وقت پوری منشا لکھنے سے رہجاتی ہے
جو میرا منشا یہ ہو فلسفہ جدید درس میں داخل ہوگا تو
جلسے میں علماکو اوسکے رد کیطرف توجہ ہوگی اور بغیر
داخل درس ہوئے کسیکو توجہ نہیں ہے اور بیدینوں
سے غل مچا رکھا ہے اور شبہات آپنے نصاب عربی یا
مسودہ دار العلوم کی نسبت لکھی ہیں۔ نصاب و مسودہ
ابھی تک منظور نہیں ہوا ہے وہ درحقیقت مسودہ اسلئے پیش
کیا گیا ہو کہ آپ حضرات اوسپر [illegible]۔ وہ بھی
تحریر کیوقت ممکن ہے کہ بہت سی باتیں فروگذاشت ہوگئی
ہوں اس بارہ میں جو رائیں آپنے تحریر بھیجی ہیں وہ نہایت شکر
گذاری کے ساتھ رکھ لی گئی ہیں جب مسودہ پر بحث
ہوگی یہ رائیں پیش کیجاوینگی اور حتی الامکان اسکے
موافق اصلاح کی کوشش کیجاویگی۔

فقط [illegible] سبحان اللہ [illegible] درس میں بھی [illegible] ۱۲

فقط [illegible]

## جواب حضرت مولانا

انحراف کن کن اشکال کے امراض کا سبب ہوگا
تو آدمیوں نے مقاصد کلیہ ندوۃ العلما کا اغراض جزئیہ
پر لحاظ فرمایا کیونکہ ترقی تعلیم رفع نزاع باہمی تدبیر
فلاح مسلمین تو امور کلیہ ہیں جو خارج میں
اپنے جزئیات ہی میں متحقق ہونگے اگر مخالفت کے
قابل کوئی امر ظاہر کیا جاویگا تو عموم مقصد سے خصوصیت
ہی کیطرف توجہ کرنی پڑیگی کہ ترقی تعلیم جن امور جس
طور جس طریقہ سے تجویز کیجاتی ہے اوس سے دین
اور اہل دین کو کس حد تک فائدہ پہونچیگا رفع
منازعت باہمی کا کیا طریقہ قرار دیا گیا ہے آیا مناظرہ
حرام کیا جاویگا یا اہل بدعت کے دام سے ناواقفوں کے
بچانے کے لیے احقاق و ابطال نہ کیا جاویگا
تدبیر فلاح مسلمین کن وسائل سے ہوگی۔ دیکھا جاتی
کہ اون کلیات کی جزئیات جو دونوں جلسوں میں مقصود
قرار دیے گئے وہ کس حد تک مفید اور کہانتک
مضر ہیں تو معلوم ہوا کہ باب مناظرہ بالکل مسدود کرنا
ندوہ کا مقصود ہے۔ اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ مسائل
شرعیہ مختلفہ کی بحث کا پورا پورا انسداد کرنا اگر
کیا جاتا ہے تو آیا وہ مسائل مختلف فیہا الغرض دین سے
اونکو کچھ تعلق نہیں ہے اور انکو کچھ مناسبت نہیں ہے یا نفس
مناظرہ ایسی چیز اور بجائے خود گناہ کا باعث ہوتا ہے

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## جواب از حضرت مولانا

جو کبھی نہ بخشا جائیگا یا تفریق عقائد اہلسنت و اہلبدعت کا نام نفاق انگیزی ہی جو اس اہتمام تام سے ساتھ اوسکے انسداد کو ندوہ نے اپنا مقصود قائم کیا ہے مولانا یہ مقصود میری فہم سے بالکل باہر ہے صحابہ و تابعین سے لیکر الی الآن تفریق مذاہب ہوتی چلی آئی ہے اور اہل حق ہمیشہ اہل باطل کا رد کرتے چلے آئے ہیں اہلبدعت سے احتراز و اجتناب اون سے قتال اون کے عقائد کا ابطال احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا وہ اکابر دین جنکی شان لاتزال من امتی طائفہ ظاہرین علی الحق کی مصداق ہے معاذ اللہ کج اندیش حسد اسلام مخرب دین تھے یا ہیں ہرگز نہیں۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہو کسی امر باطل کو شائع ہوتے دیکھیں اور اوسکو روکا نہ جائے مگر وہ نہ رکے یا اوسکی شناعت اور قباحت ظاہر نہ کیجائے گو اوسکو مرتکبین قبول نکریں۔ یہ مقصود بغیر دہریہ ہوئے پورا نہیں ہوسکتا اور ضرور اگر ایسی مداہنت عمل میں آئیگی تو امر کا تسلیم کل ہونا ایک دن نیچری اور آزادی دنیا دیگا آزادی و نیچریت کا یہ ایک زینہ ہے۔ اس تعصب کو لیکر سببوں نے جو مضمون ارشاد فرمائے اونمین مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مولف تفسیر حقانی مضامین شائع صفحہ ۴۶ پر ارشاد فرماتے ہیں الخ مولوی صاحب ممدوح نے عموماً علمائے سلف کی ہجو صریح و مذمت فصیح کن الفاظ کے ساتھ ادا فرمائے حالانکہ ہمارے مولوی صاحب ابھی مناظرہ کیواسطے جو مقلدین غیر مقلدین میں ہوتا ہے بنگالہ میں تشریف فرما ہوتے اور آپکی تفسیر میں بھی اون فرق باطلہ کا رد موجود ہے جو اپنے کو قائل لا الہ الا اللہ کا سمجھتے ہیں بلکہ ٹھیٹھ اسلام اپنے اسلام کو اور خالص مسلمان اپنے آپکو جانتے ہیں مولانا اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ میں مناظرہ کا مؤید ہوں یہ چاہتا ہوں کہ مسلمانوں میں لڑائی جھگڑا ہوتی رہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ مقصد یہ قرار دیا جائے کہ فرق خارج الاسلام کے رد میں زیادہ کوشش کیجائے اور اسلامی مسائل مختلفہ ضرور یہ پر قاعدہ سے بحث و مناظرہ ہونا چاہیے جو مکابرہ شنیعہ و مجادلہ فضیحہ کے حد تک نہ پہونچے بلکہ اہلسنت پر اسقدر زور دیا جائے کہ تا وقتیکہ اون سے مخالفین کیجانب سے کوئی رسالہ امور باطلہ کی اشاعت اور رواج کے واسطے نہ شتہر کیا جائے اوسوقت تک یہ نہ لکھیں مگر وہ اپنے مقصود میں اصلاح ترمیم فرمادے جیسا کہ میں نے عرض کیا تو شاید کسی کو کلام نہو ہمکا کیا جواب ہو کہ ابل ہوا میں سے کسینے امور متفقہ اہلسنت کا رد لکھدیا اور مذہب اہلسنت کو

# سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## جواب از حضرت مولانا

کسی شخص کی نسبت باوصف یقین نیچریت اطلاق نیچریت نہین کیا گیا۔ نیچریونکا ایک رکن لکھا گیا گو وہ اوسوقت
تذبذب مین ہون جب تک نیچریونمین رہینگے اون کے جلسونمین بطور رکن شامل ہونگے یہ اونکی [illegible] انکے مداح ہوگئے
اوسوقت تک نیچریون کی ایک ممد ومعاون اور اون کے جلسہ کے رکن ہونے کون میٹ سکتا ہے یہ
بزرگ خالص مناظرہ اور بحث کے نسبت قرون سابقہ کے اکابر پر جو فرق باطلہ کا رد فرماتے تھے بہت
سے کشادہ پیشانی سے طعن فرماتے ہین اونکو کذب مفتری جھوٹا جانب دار جانتے ہین۔ سیرۃ النعمان کو
ملاحظہ فرمائیے اون احادیث صحیحہ کو جو افتراق امت واختلاف فرق کی خبر دیتے ہین اور بعض فرق
باطلہ کی مذمت بیان کرتے ہین اور صحاح مین مندرج ہین صرف بدگمانی سے موضوع قرار دیتے
ہین جب اونکو مخرجین ومصححین رواۃ احادیث کے ساتھ بلاوجہ ایسی بدگمانی ہو کہ اونکو جھوٹا اور مفتری قرار
دین پھر مین نے اگر وجوہ صحیحہ کے ساتھ بدگمانی بھی کی ہو تو اس قابل نہین کہ ملامت کیا جاؤن امام دیگر
فقہا بھی صرف بدگمانی سے مجروح قرار دیے جائین۔ اگر وہ مائل صراط مستقیم ہین اور کام کے آدمی ہین
تو بلائیے ملائیے لیکن وضع شبہ دیگر علما کے لیے کوئی مضمون خالص سنت کا مع بتر پڑھوا دیجیے جو
کچھ وہ رائے دین محض حسن ظن سے درست نہ سمجھ لیجیے۔ ایسے لوگ نیک نیتی سے بھی جو رائے دینگے
وہ وہی ہوگی جو آزادی کی ہو اور نہ اس تقلید سے سرسید کے خیال ہین کچھ وقعت ہو سکتی ہے
کیونکہ یہ شاگردی ہوتی اور شاگرد کی وقعت کہ ہمیشہ گوشمال کے لائق ہوتا ہے اگر ہمین امتیاز کر لیا جاوے
تو کیا یورپین وغیرہ اقوام کی نظرون سے گر جانے کا اندیشہ ہے۔ مثلا علما کے بیان کے لیے ایک
طرف موقع سے ممبر نصب کیا جاتے تو کیا غیر مذہب والے اشرکت مین کچھ مضائقہ سمجھینگے اور جو اسلام مین
کچھ کمی ہو جائیگی صرف میز کرسی ہی کی نشست کو باقاعدہ نہ لکھیے اوسکے حسن کو عبارات تخیلیہ مین
نہ بیان فرمائیے اون سے زیادہ دلچسپی نہ ظاہر فرمائیے۔ صدر نشین کے اختیارات ورتبہ مین
امتیاز کر کے تفصیل کردو بجائے بالکل انگریزی پریسیڈنٹ نہو ممبر یعنے رکن لقب یکسالہ منتخب نہون
تقلید محض ہو جائیگی۔ نیچریون کی سی بیباکانہ عبارات اونکی سے الفاظ متضمن معانی غیر معروفہ اون کے
خاص مصطلحات بھی ترک فرمائے جائین اونکی سی تقریرین اور مضامین بھی نہ بیان مین آئین اسوقت

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## جواب از حضرت مولانا

آزادی کے کارزور دہریت کا شور ہے ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے علما کی ہجو کا رواج ہوگیا ہے زمانہ سازی صلح بتہ ضروریہ سے قرار دیگئی ہے ان اقوال کا انسداد اور دفع ضرر سے زیادہ اہم ہے مولانا شاہ سلیمان صاحب کا مضمون ایسا آزادانہ ہے کہ عوام کے خیال میں جم جائے تو نیچریوں کی ترمیم مذہب کو بھی بے تکلف پسند کرنے لگیں کہ مسٹر بلنٹ مصنف فیوچر آف اسلام کا یہ مقولہ مشہور صحیح ہے کہ

**قانون اسلام ایک مردے کا سڑا اور اکڑا ہوا ہاتھ ہے جب تک تہذیب یورپ کا مسالا اوسپر نہ ملا جائے کام نہیں دیسکتا۔** تو کسقدر نقصان ہے۔ پھر اشتعال بیباکانہ تحریر علما پر بیہودہ قرار دیجائیں۔ ترمیم فقہ میں لکھا جائے کہ باب صکوک محو کر دینا چاہیے اوسکی جگہ باب النوٹ والمنی آڈر لکھنا چاہیے مولوی حقانی صاحب نے جو مناظرین کو تخصیص و استثنا کے ساتھ بیان نہیں کیا کیا استعمال الفاظ و عبارات ہجا سے آپ امید اصلاح بھی رکھتے ہیں کیا اسمیں کچھ فضیحت نہیں کہ ہر ایک آدمیوں میں علمائے اسلام علمائے اسلام کو برا کہیں اور چھپ چھپکر شائع ہو غیر قوم میں مضحکہ نہ ہو لیکن نیچریوں کی تالیف کیلیے یہ تحریر فرما دینا کہ جو صرف کلمہ طیبہ کا قائل اور قبلہ اہل اسلام کیطرف جھکتا ہو وہ مذہبی بھائی بنایا جاتے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ وہابیہ کا اختلاف مثل اختلاف مذاہب اربعہ ہرگز نہیں اختلاف فروعی ائمہ سراپا رحمت ہے مگر اس اختلاف اہل ہوا اوسپر نہیں ہو سکتا اون کے بعض عقیدے مستلزم کفر اور بعض مستلزم ضلالت ہیں تحلیل حرام تحریم حلال سے اوسوقت کفر لازم آتا ہے جبکہ حکم حلت و حرمت کا قطعی ہو۔ اور تمام مسائل اجتہادیہ محتملہ میں اس سے ایسا حکم نہیں نکلسکتا ہے جس سے شرکت اسلامی بھی نہ باقی رہے حضرت کا یہ امر خاص فرما دینا نہایت ہی تعجب خیز ہے۔ اگر کوئی نصرانی رافضی ہو جاتے تو اوسکو اپنا بھائی سمجھنے میں کیا مضائقہ نہیں رفض و تبرا کو خفیف سمجھکر سنی سے سکتا ہے اگر اوسکے جواز کی کوئی شکل نکلی اور تغیر زمان سے ایسے احکام بدلے تو دین کا خدا حافظ ہے۔ امر و نہی سے رد اہل باطل ہرگز مراد نہیں لیگئی۔ خاص رد ہی کو فضیحت کن نزاع کہا گیا ہے۔ اقتضائے مشیت کی قید مشعر استحسان بسامحہ ہے اور محکمہ افتا میں جواب اختلافی مسائل کا نہ دیا جانا دلیل اولی ہے۔ کہ آپکے نزدیک رد اہل ہوا کسی طریقہ سے مہذب ہو خواہ غیر مہذب مخالف ندوہ ہے آپ جانتے ہیں کہ سید احمد خان

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## جواب از حضرت مولانا

وغیرہ اسکے بعد سے پیش آ رہے ہیں کہ علما ندوہ سے متوحش ہوں ایسے وقت میں ان جمیع امور کا لحاظ واجب ہے۔ نئی روشنی والوں کی تالیف کا خیال نہ کیجیے وہ اگر ندوہ کی تائید میں کچھ لکھیں تو مطلق فخر نہ کیا جائے خلاصہ اظہار فخر سے رو کے جائیں اون کے اطوار نہ لیے جائیں اونکو یگانہ نہ بنایا جاوے۔ علماء اہلسنت کو انکا نہ خیال فرمایئے اگلے جلسہ میں ان امور کی تلافی کافی طور سے کیجیے۔ اور سب کارروائیوں سے پہلے صاف صاف مقاصد بیان فرمایئے اہل بریلی سے موافق کرنے کو جناب مولوی احمد رضا خان صاحب کو جمیع اصلاحات کی خبر تحریراً دیدیجائے یا وہاں پہونچکر ایک جلسہ خاص میں صاف صاف سمجھا دیا جاوے اور روئداد کی عبارت جو سراسر مخالف علماء اہلسنت ہے بدل دیجائے علاوہ جلسہ عام جلسہ خاص میں اہل سنت کی سنیت بھی اہم سمجھی جاوے اور نصاریٰ سے زیادہ رد نیچریہ میں کوشش کیجائے کیونکہ آج کل ایک خدا کی پرستش سے تو طبائع نفور ہیں۔ تین خدا کو کون مانتا ہے ہاں اولوالعزمی اسلام اسکی مقتضی ہے کہ نصاریٰ کے رد سے بھی غفلت نہو مگر آریہ وغیرہ متمسکین فلسفہ کا رد بہت ضرور ہے۔ مولانا جسقدر تحریریں کی گئیں ان سے صرف ندوہ کی رفعت مقصود ہے اگر اس مرتبہ جلسہ میں یہ مفسدہ رفع نہوا تو مخالفت سخت ہو جائیگی۔

### نامہ ناظم ندوہ ۹ شوال سنہ ۱۳۱۲ ہجری۔

بخدمت مجمع الکمالات زید مجدہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپکا دوسرا عنایت نامہ آیا۔ مولانا عبد القادر صاحب۔ اور مولوی احمد رضا خان صاحب کی سرگرمی مخالفت دیکھکر متحیر رہگیا۔ نیچری۔ وہابی شیعہ بہت کچھ کر رہے ہیں۔ وہابیوں نے لاکھوں ان بے گناہوں وہابی کر لیے۔ تمام ملک میں نیچریت کا شیوع ہو رہا ہے مگر ان حضرات کو کسیوقت ایسی سرگرمی انکی مخالفت میں دیکھی سنی نہیں گئی جو کچھ مولانا عبد القادر صاحب نے یا آپنے روئداد سے مطلب نکالا ہے ہرگز ہرگز وہ میرا مطلب نہیں اسکو رہنے دیجیے میں ہر طرح صلاح کا خواہاں ہوں ایک یاد داشت

---

۵ کوئی فرقہ اس سرگرمی سے علمائے اہلسنت کے پردہ میں بدعات نہیں پھیلاتا۔ جیسا کہ ندوہ والے۔ پہلے جلد اور کوشش اوسکی اصلاح کی اسنکر کی گئی۔ اب اگر وہ اصلاح نہ مانے تو ندوہ ہی باعث مخالفت ہے۔ ۱۲

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

### جواب از حضرت مولانا

غور کر کے لکھیے کہ جلسہ مین کیا کیا ترمیم ہونا چاہیے پھر وہ جلسہ خاص مین پیش ہو اور نہایت مناسب ہو کہ آپ بھی او سمین ہون میری تمنا ہو کہ جلسہ اس طرز پر ہو کہ بنا چرہ وغیرہ کے جلسہ سے ممتاز ہو۔ مگر حسب حال شرکت بھی رہے۔ مین پندرہ تک جانیکا عزم رکھتا ہون۔ مین نے معتبر ذریعہ سے سنا کہ نیچرلون نے اپنی مجلس مین کہا کہ مولویون سے کچھ نہین ہوتا۔ ہم پیشین گوئی کرتے ہین کہ عنقریب باہم جوتا چلیگا اوسکی تصدیق ہمارے حضرات نے بہت جلد کر دکھائی والسلام۔ محمد علی عفی عنہ

### جواب از حضرت مولانا ۱۰ شوال ۱۳ ھ

حضرت مخدومی مولانا ناظم ندوۃ العلما۔

فقیر بعد سلام مکلف ہے والا نامہ حالت مایوسی مین پہنچا کیونکہ آپنے دعوت اور تاریخ معینہ کی اطلاع سے بھی محروم رکھا گو اس عنایت نامہ مین میرے تمام امور مستفسرہ کا مطلقاً جواب نہین بلکہ اعراض عن الاصلاح ہونے نہونے کا جواب کسیقدر دیا گیا۔ خیر یہ بھی غنیمت ہے آپنے میری تحریک جواب مین کلیۃً اتفاق فرمایا لیکن وہ کچھ سودمند نہوا میری تحریرین جو سابقہ کارروائیونکا پچا خاکا دکھا رہی ہین کیا اونپر تھوڑی توجہ سے بھی یہ معلوم نہین ہو سکتا کہ یہ تمام کارروائیان ندوہ کی ضرور ایسی ہین کہ آپ پر بدگمانی کو جائز کرین

البر... ۱ جون ... دہلی بعد ... کسی اور ... وہ ترمیم ... حسب حال شرکت باقی ... کہ تمام ... تفصیل سے ترمیم ... اور خاص ... بلکہ ... سبحان اللہ ... [illegible] ۱۲

[illegible]

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ
## جواب از حضرت مولانا

آپنے مولانا احمد رضا خان صاحب کی تصانیف رد اہلبدعت نہ دیکھین تو چندان تعجب نہین لیکن نہ سنا تو بہت زیادہ ہو اور حضرت ماحی بدعت حامی سنت مولانا و استادنا مولوی محمد عبد القادر صاحب متعنا اللہ بطول بقایہ کی تصانیف اور اونکی شدت رد اہلبدعت و آبیہ در آفضہ سے آپکا واقف نہونا افسوسناک ہے ہندوستان مین اگر بالاستیعاب رد وہابیہ کا کیا ہو تو حضرت مولانا ممدوح اور اون کے پدر بزرگوار تاج الفحول حضرت مولانا فضل الرسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہی کیا ہے جو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے۔ ورنہ لوگ باوصف کسیقدر علم کے بھی وہابیون کو سنی ہی جانتے تھے اور سنی و بدعی کے مابہ الامتیاز کو نہین پہچانتے تھے۔ مولانا اگر گانون کے گانون وہابی ہوگئے تو ملک کے ملک رافضی ہوگئے مگر بحمدہ تعالے علمائے اہلسنت متقدمین و متاخرین کی کوشش ضائع نہین گئی اونہون نے ہر کہ و مہ کو دکھا دیا کہ یہ فرق باطلہ مذہب اہلسنت سے خارج ہین اب اگر کوئی اپنا منہ کالا کرے تو کرے اور یہ جو ارشاد ہوا کہ میرے مقابلہ مین نہایت سرگرمی کیگئی اور سخت مخالفت کا اظہار کیا گیا ہو تا جبوقت آپ انصاف سے اپنے طور کو جو جلسہ مین اختیار کیا ہے اور اپنی تحریر کو جسکی نسبت مین نے قبل اس مخالفت کے فتحپور مین مولوی ظہور الاسلام صاحب وغیرہ کے عرض کیا تھا کہ یہ تحریر آپکی جانب سے ہرگز نہ ہونا چاہیے اور سخت فساد کا باعث ہوگی ملاحظہ فرمائینگے تو یہ مخالفت بہت خفیف نظر آئیگی۔ یہ تو فرمائیے کیا کوئی کام کی بات اور واقعی قباحت مخالفانہ طریقہ سے ظاہر کیجاتے تو اوسکیطرف توجہ کرنا شرعاً یا عقلاً ممنوع ہے جو آپ مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریرات سے برا مانتے ہین یہ تو ہو نہین سکتا کہ آپکو مولانا احمد رضا خان نے پہلے اطلاع بھی نہ کی ہو رسالے چھپوا دیے ہون اور اگر اظہار حق کے لیے رسالے چھپواے تو کیا قباحت ہوئی بہر تقدیر یہ الہام ہوا وہ کیونکر صحیح ہوا سوالات حقائق نما کی لوح پر جلی قلم سے درج ہے کہ مولانا عبد القادر صاحب اور مولوی احمد رضا خان صاحب ہرگز ہرگز ندوہ کے مخالف نہین اونکا منشا اصل اصلاح ہے پھر یہ جوتی پیزار کیونکر ہوئی۔ کیا سید احمد خان اور مسیح الملک کی نزاعون سے بھی اسمین زیادہ قباحت ہے اور اگر صرف مضحکہ کا لحاظ کیجیے تو وہ اسپر بھی ہنستے ہین کہ یہ خدائے تعالی کو عدم سے وجود مین لانیوالا جانتے ہین خالق بالذات ہر شے کا مانتے ہین قادر و علیم اوسکا نام رکھتے ہین ہر بات پر انشا اللہ الحمد للہ

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## جواب از حضرت مولانا

کہتے ہین تو پھر شرما کر سکو چھوڑ دیجیے۔ سو قت آپکی طلب پر سر دست ایک عبارت متعلق مقاصد جو آپکے مقصود کے موافق ہے بھیجی جاتی ہے اسکو اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اسی پر جو کچھ ہونا ہوگا بحث ضروری ہو کر طے ہو جائیگا۔

## صحیفہ حضرت مولانا بجواب نامہ ناظم بعد ندوہ بریلی

مورخہ ۱۳۔ جمادی الاولے۔ سنہ ۱۳۱۴ھ

حضرت مخدومی مولانا سید ناظم صاحب۔

فقیر بعد سلام مکلف ہے۔ والانامہ سے یہ امر تو ظاہر ہے کہ حضرت کو نفس مخالفت سے رنج نہین جیسا کہ ارشاد ہوا اور انکا فرض منصبی یہ تھا کہ نرمی کے ساتھ اصلاح کی کوشش کرتے) حضرت اپنے مخالفین پیچھے گئے ہین ملاحظہ فرمائین۔ ملاحظہ ہو وہ خط جو مولوی صاحب قبلہ نے حکیم اشفاق حسین صاحب کے نام تحریر فرمایا اوسمین ندوہ کی اصلاح کی نسبت کس نرمی سے ہتدعا کیگئی اور کس تہذیب کے ساتھ درخواست فرمائی گئی ہے۔ اور ندوہ مین اپنی شرکت کو کن لفظون سے ادا کیا ہے کہ (خدمت کفش برداری علمار اہلسنت کو اپنا فخر سمجھونگا) ہزار افسوس کہ ندوہ نے ان لفظونکی کچھ قدر نہ کی۔

ملاحظہ فرمایئے مولوی احمد رضا خان صاحب کے خطوط کو جو مراسلات مین چھپے ہین اون کے الفاظ کسقدر نرم اونکی عبارت کس متانت کے ساتھ ہے۔ مگر سخت تاسف ہے کہ ندوہ مین اوس متانت و نرمی پر کچھ لحاظ نکیا گیا اور یہ جواب دیدیا کہ آپ بجائے نفع کے نقصان اوٹھائینگے اور آپکے موافق مخالف ہو جائینگے۔ ان تحریرونکو خود غرضی پر ڈھالا گیا۔ انھین تحریرون کے جواب مین تو اصلاح چاہنے والون کو سب کچھ کہا گیا۔ بھڑکانے والے بھی ٹھہرائے گئے خود غرض بھی بنائے گئے خانہ زاد خیالات کے ساتھ بھی متصف کیے گئے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے والے بھی قرار دیے گئے۔ پیری مریدی کی بھی طعنین ہوئین تطلیت پر بھی تشنیعیں ہوئین وغیر ذلک خدا کے واسطے ارشاد فرمایئے اوس صلاح چاہنے کا باوصف ترقی تہذیب اور متانت و نرمی کے ندوہ سے یہی نتیجہ ملنا چاہیے منجملہ مین تو بریلی مین خود موجود تھا اوسی جلسہ مین بھی حاضر تھا کہ جب مولوی مجتبی حسن اور مولوی کرامت اللہ صاحب صلح کا پیام لائے ہین اوسوقت بھی موجود تھا کہ جب

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## جواب از حضرت مولانا

مولوی عبد اللہ صاحب منتظم امور دینیہ کالج علیگڈہ صلح کی بابت کچھ لکھنے آئے ہیں اوسوقت بھی حاضر تھا جب مولانا عبد الحق یا اور حافظ عزیز الدین صاحب نے صلح کی درخواست کی ہی مین نے وہ کاغذ بھی دیکھا تھا جسکو مولوی عبد الحق صاحب صلح کیواسطے اراکین ندوہ کے پاس لیگئے۔ مگر اسکے تذکرہ سے کیا فائدہ نہ وہ وقت رہا نہ صلح ہوئی نہ اصلاح ہوتی۔ زیادہ تعجب اس ارشاد پر ہوا کہ مین نے مجھے اپنے آنے کا وعدہ ضرور کر لیا تھا مگر اوسکے ساتھ لفظ انشاء اللہ ملحق تھا اس وجہ سے ایفائے وعدہ میرے اوپر واجب نہ تھا۔ مولانا میری طلبی کا پنور کے خط مین تھی میری طلب مین بریلی سے حضرت نے والانامہ روانہ فرمایا کانپور کے مقام سے برابر یہ مشورہ رہا کہ ایک جلسہ خاص کیا جاسکے او سمین مولوی احمد رضا خان صاحب بھی شریک کیے جاتین یہ میری نسبت بھی صراحتہً یہ ارشاد ہوا کہ نہایت مناسب ہو کہ تو بھی وہان ہو یہانتک کہ بریلی کا مقام بھی آگیا۔ اور مین خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور یہ ارشاد ہوا کہ شب کو جلسہ ہوگا اور سپہر نہوا۔ کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ حضرت کے سب وعدوں مین انشاء اللہ ملحق ہے اور ایفائے وعدہ کا قصد نہین ہو تو مین کبھی قصد نکرتا حضرت فرماتے ہین کہ تیری لکھی ہوتی عبارت ہمنے کارروائی مین درج کردی تو اب شدہ سے کیون انکار ہی۔ مولانا مین نے یہ عبارت آپکے حکم اور مکرمی مولوی ظہور الاسلام صاحب کے زمانے سے لکھی تھی مجھکو اس عبارت کے علیحدہ ندوہ سے دور نکالا ہونے کا لقب مرحمت ہو چکا ہی حضرت نے میرے معروضات سابقہ پر لحاظ فرمایا مین نے اپنے خط مین صاف لکھدیا تھا کہ عبارت روئداد جو سراسر مخالف اہلسنت کے ہی اوسکو بدل دیجیے اور اس عبارت کو جو مین بھیجتا ہون اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اور اس جلسہ سے وہ جلسہ مقصود تھا جسکی نسبت آپ متعدد والانامون مین اور مولوی ظہور الاسلام صاحب اپنے عنایت نامون مین تحریر فرما چکے ہین کہ ایک جلسہ خاص بریلی مین کیا جائیگا اور اوسمین مولوی احمد رضا خان صاحب وغیرہ بھی شریک کیے جائینگے اور اون سے تصفیہ اوس جلسہ مین کیا جائیگا۔ مین نے اوس عبارت کے ساتھ یہ عرض کر دیا تھا کہ اسوقت آپکی طلب پر سردست ایک عبارت متعلق مقاصد جو آپ کے مقصود کے موافق ہے بھیجی جاتی ہے اسکو اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اسپر جو کچھ ہونا ہوگا بحث ضروری ہو کر طے ہو جائیگا۔ یعنی مولوی احمد رضا خان صاحب وغیرہ جو کچھ گھٹانے بڑھانے کی بابت بحث کرینگے گھٹا بڑھا کر طے کر دیا جائیگا

## سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

## جواب از حضرت مولانا

اوسوقت صلح کے معاملات پیش تھے۔ یہین خط و کتابت ہورہی تھی پس ندوہ عبارت جلسہ مقصود مین پیش ہوئی نہ وہ جلسہ ہوا حضرت نے اون حضرات کو اہل فتنہ سمجھکر اعراض فرمایا۔ اور نہ وہ عبارت تمہید بدلی کچھ توجیہ کیگئی تو وہ بھی ایک شخص غیر کے نام سے نہ ندوہ کی جانب سے پھر اوس سے بدرجہا زائد ہوکر ابراہیم صاحب کی مضمون پر اعتراضات ہین پھر حضرات کا یہ فرما دینا کہ جلسہ انتظامیہ مین پیش کر دیگئی اور جیسی اصلاح چاہی وہ ہوگئی میرے مقصود کے خلاف اور میری مراد کے مخالف ہی مین ضرور ان مین تمام از عین حق دیکھتا ہون اہلسنت کے مذہب کے مخالف پاتا ہون اگر اوسکی اصلاح کردیجاتے یا اوسکا حق ہونا مجھکو سمجھا دیا جاتے تو آپ مجھکو سب سے اول ندوہ کا موافق پائینگا۔ اور بغیر اسکے تو مجبوری ہے۔

## فائدہ

واضح ہو کہ حضرت مولانا کے اس خط کا جواب ناظم صاحب نے کچھ نہ دیا۔ اور مسائل وائرہ کا طے ہوجانا پسند نفرمایا۔ یہ تو سلسلہ خط و کتابت تھا جو ختم ہوا۔ لیکن پٹنہ بہار شریف پھلواری شریف مین چند مرتبہ دوستانہ مکالمہ اور باقاعدہ مناظرہ کی درخواست کی گئی اوسکو صاف صاف نامنظور کیا وعدے کرکے مکر گئے دعوے کرکے واپس لیے اور اصلاح کے پہلو پر نہ آئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خیر ناظرین اس سلسلہ کو یہین چھوڑ دین۔ اب اور علما کی تحریرین ملاحظہ کرین

## (۴۷) تحریر جناب مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب حنفی صابری سہارنپوری ارشد تلامذہ مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب خیرآبادی

ندوۃ العلماء نے دین اسلام کی بیخکنی پر کمر باندھی ہے نیچریوں کی تقلید کو اپنا شعار گردانا ہے مخالف مذہب اہلسنت و جماعت پر اوسی اصرار ہے مجلس علمائے اہلسنت اوسکی مدافعت کے لیے بریلی میں قائم ہوئی میں ندوہ سے سخت بیزار ہوں اور مجلس علمائے حنفیہ بریلی کا طرفدار ہوں۔ سید محمد عبد العزیز

## (۴۸) تحریر جناب مولوی حکیم عبد اللطیف صاحب عالم گنج پٹنہ

میں سنی حنفی ہوں لہذا ندوہ کا مخالف ہوں۔

## (۴۹) نامہ مولوی حکیم عبد الغفور صاحب شاگرد مولوی عبد الحی صاحب مرحوم۔

بخدمت لازم البرکۃ فاضل متین حامی شرع مبین جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام لطفہ

السلام علیکم رسالہ سابق و نیز وارد حال کو من اولہ الی آخرہ دیکھا جناب کی رائے درست و صائب معلوم ہوتی ہے بندہ اب تک شریک جلسہ نہیں ہوا۔ گو طلبی کا خط فقیر کے پاس از جانب ارباب ندوہ آیا تھا۔ خادم عبد الغفور از بنارس ۱۴ جمادی الاخر ۱۳۱۶ھ

## (۵۰) صحیفہ حضرت مولانا تاج الفحول محب الرسول مولوی حافظ حاج محمد عبد القادر صاحب بدایونی مدظلہ

مخدومی معظمی و مکرمی مولانا محمد عادل صاحب کانپوری زادت برکاتہم۔

بعد سلام نیاز التیام کے واضح رائے شریف ہو میں وارد حیدرآباد ہوں اور بہت جلد ارادہ وطن کا انشاء اللہ رکھتا ہوں اس وقت بحکم ضرورت شرعی و دینی کے مکلف اوقات گرامی ہوتا ہوں مجلس ندوۃ العلماء جس غرض سے تجویز ہوئی نہایت محبوب ہے اور شرکت علمائے اہلسنت موجب ہزاروں برکت مگر روداد مطبوعہ میں جو سال گذشتہ مشتہر ہوئی ہیں اونمیں بعض مقاصد ایسے اجمال و ابہام کے ساتھ بیان کیے گئے کہ جس سے انحصار حقیت و نجات کا مدار مذہب اہلسنت پر نہیں رکھا ہے گویا اسمیں روافض و نیچریہ و غیر مقلدین کی بڑی تائید ہے اس بنا پر

اہلسنت ساتھ اتفاق اور خوشی کے اس جلسہ خیر کی تائید کرین اور اب صورت اسکی سوا ے اسکی کچھ نہین ہو کہ قبل از انعقاد جلسہ جناب ناظم صاحب ایک روئداد اسمضمون کی چھاپ دین کہ بعد حمد و نعت و بیان فضیلت صریحہ خلفاء کرام حقیت مذہب اہلسنت کی و ضرورت اتفاق اہلسنت کے دفع مکائد ہنود و نصاری و روافض ہین و ابطال رسوم نجریہ مشرکین ہین و تہذیب طریقہ درس و تعلیم ہین اوسکا حصول ہو اور روافض و نیچریہ و غیر مقلدین کو ارکان دین نہ قرار دیا جاے اور مسائل دینیہ کے جواب مین سکوت کا حکم لازم نکیا جاے فقط مجھکو امید ہی کہ ناظم صاحب کے جلسہ کی منشاء ان تین دو چار روافض وغیرہم کے نکلجانے سے کچھ خلل واقع نہوگا اور اگر خدا نخواستہ فی الواقع ناظم صاحب موافق بیان روئداد کے بسبب فرق مدعیان اسلام کو ناجی اور اہلحق اور اسلامی بھائی اور واجب التعظیم و المحبت معتقد رکھتے ہین اور روئداد سابق کو قابل تغیر و تبدیل نہین جائز جانتے تو اسکا کوئی علاج نہین بہرحال آپ بھی ایک بار تکلیف فرما کر نواب صاحب ہین علماء اہلسنت کا حاصل فرما لیجیے اگرچہ تکلیف ہوگی لیکن اسکی جواب قطعہ سے مشرف فرمایئے ایک اہل نشان سے سکندرآباد دکن اشاعت لین بنگلہ نواب سردار دلیر الملک بہادر نزد عبد القادر برسد

دوسرا نشان سے بدایون مولوی محلہ مدرسہ قادریہ

فقط

کہ اگر ناظم صاحب کو مذہب اہلسنت پر رحم آگیا تو مین ضرور حاضر ہو کر پوری خدمت ندوہ کی بجا لاونگا

(۷۷)

دیگر

بخدمت مولانا الاجل الاجل الاکرم مولانا احمد رضا خان صاحب زاد مجدہم

از فقیر عبد القادر عفی عنہ بعد سلام مسنون نیاز مشحون واضح ہو احقر چند روز ہوئے وارد سکندرآباد ہوا جناب مولانا مفتی لطف اللہ صاحب کیخدمت مین فوراً حاضر ہوا بعد قدرے مکالمہ کے اقرار فرمایا کہ فی الواقع ناظم صاحب سے غلطی اور خلاف مصلحت کا ظہور ہوا بیانات روئداد مشتمل بر خدشات ہین اونکو لکھا جائیگا کہ وہ اونکی اصلاح فرمائینگے اسکے جواب مین گزارش کیا گیا کہ اگر اصلاح موقوف رکھی گئی انعقاد جلسہ پر تو متضمن فساد عظیم ہے اور اہلسنت کو جو خدشے ہین اونکا طے ہونا اوس جلسہ مین جسمین مجتہدان شیعہ اور نیچریہ وہابیہ ارکان قرار دیے جائینگے ہرگز متصور نہین ہو بلکہ لازم ہے کہ اول قبل انعقاد جلسہ کے اشاعت مذہب اہلسنت کی بذریعہ فتاوی

علمای اہلسنت ہو جاوے پھر اگر ارکان جلسہ کو پابندی ہمارے مذہب کی منظور ہو تو ہم شریک ہوں ورنہ احتراز کریں تاکہ وقت انعقاد جلسہ کے احتمال وقوع جنگ وجدال کا نہ رہے اسکو پسند فرمایا جسکی بناپر سوالات وجوابات لکھوا کر اور مین نے تقسیم بخت کر کے مین ہی نے انکی خدمت مین پیش کر دی آج ملاقات ثانیہ مین مولوی صاحب نے دستخط ومہر سے جواب کو مشرف فرمایا جنکی نقل مرسل خدمت ہی اعیان وحاضرین اہی مجلس کے مواجہہ مین مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیان ناظم بہت بیجا ہی جسکو ناظم صاحب کا کہ مسائل نزاعیہ کے جواب مین سکوت ہی نہایت خراب ہی مین جس جلسہ مین موجود ہونگا اور کوئی شخص مجھسے مسئلہ ختم نبوت بلکہ حقیت خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بلکہ حقیت مذہب امام اعظم کا سوال کریگا مین اور دوسرا کوئی عالم ہرگز تحریرًا وتقریرًا سکوت نہین کر سکتا۔ پھر غیر مقلدین کے ذکر مین جب مین نے فتح المبین مولوی منصور علیصاحب اور جامع الشواہد کا ذکر کیا مولوی صاحب نے خود فرمایا کہ مولوی محمد علیصاحب ناظم تو خود بانی مبانی تھی۔ اب نہین معلوم کسطرح مجوز اسکی تمہید کی ہوئی ایک صاحب نے گواہی دی کہ ناظم صاحب بیمار تھے انھون نے شبلی صاحب سے فرمایش کر دی تھی چنانچہ شبلی صاحب نے تالیف کر کے مولوی صاحب کے طرز پر اس بیان کو پڑھا مولوی ناظم صاحب نے غور نفرمایا ہوگا بالجملہ ابھی تک حسن ظن کیا جاتا ہی مین نے عرض کر دیا ہی کہ اگر ناظم صاحب بھی ان جوابات کی تصدیق بتصریح فرماوینگے اور اپنی ندوہ کی آیندہ کارروائی بھی بپابندی مذہب اہلسنت کے فرماوینگے تو سب حسن ظن مفید ہی۔ ورنہ ہرگز مفید نہین

## (۸۷) نامہ جناب نواب محمد عبد القادر خانصاحب رئیس بریلی۔

بجناب مخدوم ومطاع پیشوای اہلسنت حامی ملت حق مولانا احمد رضا خان صاحب دامت الطافہم بعد تسلیم آداب عرض کرتا ہون۔ بدایون سے آکر کئی مرتبہ حاضری کا قصد کیا مگر بوجوہ معذور رہا مولوی محمد ادریس ومولوی محمد ایوب صاحبان نگرامی کی تقریر وبیان سے تنفر عقائد اہل ندوہ سے معلوم ہوتا ہے۔ بظاہر مولوی محمد ادریس صاحب کو بنسبت مولوی محمد ایوب صاحب کے زیادہ بہت اشتیاق سے اعتراضات جو ندوہ پر ہوئی تھے مجھسے مانگے اور لیگئے

آپکا نیاز مند امیدوار دعا عبد القادر عفی عنہ ۲۰۔ ذیقعدہ۔

## (٧٩) نامہ جناب شیخ عبد القادر صاحب تاجر از بمبئی

بجناب مولانا دام فیوضکم

بعد آداب تسلیمات مسنون واضح ہو کہ شہر بمبئی میں نیچریوں نے بہت کچھ شور و غل تائید ندوۃ العلماء کے
چندہ کے باب میں کیا اور تین مجلسیں بھی منعقد ہوئیں نواب محسن الملک نے لکچر بھی دیئے مگر مجلس میں
بجز دس بارہ صاحبوں کے جو اون کے ہم مشرب تھے کوئی نہ آیا۔ اور نہ کچھ حاصل ہوا۔ اب مولوی
لطف اللہ صاحب مفتی ہائیکورٹ حیدرآباد اور مولوی عبد الحق تفسیر حقانی والے آئے ہوئے ہیں
بذریعہ اشتہار ساری شہر کو دعوت دی گئی باوجود اشتہار دینے کے فقط چار سو آدمی تھے اور انمیں بحساب
متعلقین انجمن تھے باقی عوام اور عوام میں بھی کوئی تمیز شہر یا علماء بمبئی سے کوئی نہ تھا علماء کی
بمبئی نے مولوی لطف اللہ صاحب سے ملاقات تک نہیں کی ہیں شہرہ سنکر گیا تھا کہ بڑے بڑے
دو عالم آئے ہیں مولوی لطف اللہ صاحب کو صدر بنایا اور مولوی عبد الحق نے بیان شروع کیا
پہلے تو کچھ توحید بیان کی بعد اسکے حاصل تقریر یہ تھا کہ اتفاق رکھنا بہت ضرور ہے گو کوئی مذہب و طریقہ
رکھتا ہو لیکن کلمہ گو ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من قال لا الہ الا اللہ
دخل الجنۃ۔ پس ہم اور سب جنتی ہیں اور اصول ہمارا اور روافض کا ایک ہی فقط امامت کے مسائل میں
ہمارے اونکے اختلاف ہے وہ چنداں ضرر رساں نہیں کہ مانع دخول جنت ہو یا مغفرت نہو
پھر دیر کے بعد محسن الملک کھڑے ہوئے مولوی عبد الحق کی تائید میں کلام تھا فقط یہی بیان تھی
پھر آخر میں مولوی لطف اللہ صاحب بھی کھڑے ہوئے کہا کہ ان صاحبوں نے جو اس وقت بیان
کیا سب درست ہے غرض کہ جو کارروائی ہوئی وہ سب بیدینی پر تھی اور جس لیئے شور و غل کیا
اور دوڑ دھوپ ہوئی وہ خاک بھی وصول ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ایک حبہ کی امید نہیں ہے

٢٥ ذیقعدہ سنہ ١٣١٢ھ

## (٨٠) نامہ جناب مولوی شاہ سید محمد عبد القادر صاحب فردوسی بہاری بنام مولوی عبد الوحید صاحب

کرم فرمائے بندہ دام عنایتکم

...اور ارباب ندوہ سے جو جو باتیں ہوئیں اور اون کے وعظ کا جو نتیجہ یہاں ہوا اور کیوں عموماً

بہار یون پر اوسکا اثر مرتب نہوا اوسکی حقیقت انشاء اللہ صاف صاف بتفصیل لکھونگا ہم لوگ چاہتے ہین کہ موافقت مین مصلحین ندوہ کی ایک انجمن قائم کرین اور اوس انجمن کو بریلی کا تابع کرین بریلی صدر انجمن قرار دین چنانچہ اشتہار لکھکر مین نے شائع کیا ہی مولوی عبد القادر صاحب بدایونی کا تار آیا تھا کہ مین آسکتا ہون اگر ناظم صاحب مناظرہ کرین تار کا مضمون جامع مسجد مین مجمع مین پڑھا گیا جواب نمار دیں چونکہ محی الدین نگر جانے والا ہون اسلیے سکرٹری مصلحین ندوہ مولوی ابو البرکات صاحب خانقاہی مقرر فرمائے گئے عبد القادر ۱۹ جنوری ۱۸۹۷ء

## (۸۱) نامہ جناب مولانا مولوی حکیم عبد القیوم صاحب قادری بدایونی از سکندر آباد

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم العلیہ۔

آداب۔ آج بتاریخ ۲۵ ماہ مبارک تحریر سامی مع نقل مراسلات واخبار صادر ہوئے بروز جمعہ مولوی لطف اللہ صاحب کے پاس مین حاضر ہوا تھا حضرت کا پیام پہونچا کہ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب نے جو فتوی آپکی تصدیق وتصویب کیواسطے بھیجا ہے اوسپر آپ اپنی مہر فرمادیجئے اور ازان بعد میرے پاس بھیجدیجئے کہ مین بھی مہر کردون مولوی صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ جوابات صحیح ہین لیکن مقتضای وقت کے خلاف ہے۔ رقیمہ نیاز عبد القیوم قادری عفی عنہ

## (۸۲) نامہ جناب مولوی محمد عبد القیوم صاحب از صاحبگنج

مولوی صاحب حامی ملت تابع شریعت معین مجلس السنت مولوی محمد عبد الوحید صاحب اوصلہ اللہ الی المآرب۔

رسالہ فغان سلام بندہ کی نظر سے گذرا نہایت طبیعت خوش ہوئی ہزار شکر خداوندی بجا لایا اللہ کے فضل سے آپنے بڑے امر اہم مین کوشش فرمائی ہے دیکھیے ندوہ کیا کیا رنگت لاتا ہے اور کیا کیا گل کھلاتا ہے خدا خیر کرے۔

## (۸۳) نامہ جناب مولوی عبد القیوم از ضلع صاحبگنج

کرم فرمای من جناب مولوی محمد حسن سجاد منا زاد کرمہ

بعد سلام علیک عرض ہے کہ رسالہ مظہر حق جدید مطبوع ہوا ہے اگر کوئی نسخہ موجود ہو تو میرے پاس

روانہ فرمایے اور کیفیت جدید جلسہ ندوہ واقع میرٹھ سے بھی مطلع فرمایئے۔ میں کوشش میں ہوں کہ فتاوی جو اس پر چند علماء سے مہر کر لیکر روانہ بریلی کروں چنانچہ اکثر نے لکھا بھی ہے اللہ تعالے آپ لوگونکو جزائے خیر عطا فرماے بہت اہتمام میں کوشش فرماتی ہے۔

## (۸۴) تحریر جناب شیخ عبد الکریم صاحب حنفی از جرہوہ

عقائد ندوہ مسائل مذہب اہلسنت ہیں۔

## (۸۵) نامہ جناب مولوی عبد الکریم صاحب از احمد آباد

بخدمت جناب معلی القاب فاضل اجل عالم بے بدل مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام حشمکم

بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم عرض خدمت بابرکت میں یہ کہ حضور نے پوسٹ کارڈ روانہ کیا ہوا پہونچا وصول ہوا سوالات رسائل کے اور اشتہار جو حضور نے پوسٹ کارڈ کی طرف سے ندوہ کے بارہ میں چھاپے گئے ہیں ارسال فرمایے اور تحریر جناب مولانا مولوی نذیر احمد خان صاحب کی جو بریلی میں چھپ رہی ہو وہ بھی روانہ فرمایئں ۲۵ ذی القعدہ ۱۳۱۳ھ الراقم عبد الکریم

## (۸۶) نامہ جناب مولوی حکیم ابو العلا محمد عبد اللہ صاحب از گورکھپور

بجناب مولانا المعظم و مخدومنا المکرم حامی دین متین ماحی کفرہ مبتدعین مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی

پس از گزارش ہدیہ سنیہ سلام سنت الاسلام معروض آنکہ پوسٹ ندوہ مرسلہ والا وصول گردیدہ بحقیقت سیکوید کہ حق بجانب آنجناب ست زیرا کہ مقصود بالذات ازین اجتماع استواری مذہب اہلسنت و ابطال مذاہب باطلہ و فرق ہالکہ است چون ارکین ندوہ مختلف المذاہب چگونہ این مقصود پیدا خواہد شد لہذا تنبیہ نمودن ضرور بود پس ازین سوالات تنبیہ کامل خواہد شد و آئندہ ہمچنین بیباکی غالبا در رد ارکان ندوہ بعمل نخواہد آمد۔ رقیمہ ابو العلا محمد عبد اللہ عفی عنہ از گورکھپور ۱۵ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ

## (۸۷) نامہ جناب مولوی عبد اللہ صاحب قادری از جونپور

جناب مولنا و بالفضل اولنا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی و دام مجدکم

السلام علیکم و علی من لدیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ما تحفہ میں دو رسالہ حضور کے مولانا ہدایت اللہ خان صاحب مدظلہ کے ملاحظہ سے گزرے بہت پسند فرماتے اور حسبقدر اشتہار اور رسالے

حضور کی طرف سے ندوہ کی رد میں چھپے ہوں زود تر مولانا صاحب موصوف کی خدمت میں روانہ فرمایئے۔ فقیر عبد اللہ عفی عنہ

## (۸۸) نامہ جناب مولوی حکیم ابو سعید محمد عبد المجید خان صاحب خلف حکیم محمد محمود خان صاحب دہلوی

سعادت آثار مولوی حکیم خلیل اللہ خان زاد قدرہ۔

بعد دعا اینکہ رسالہائے مخالف ندوہ پہونچے۔ میں بھی انجمن ندوۃ العلماء سے مخالف ہوں اور ان تمام اعتراضات سے متفق ہوں جو انجمن کے اوپر کیے گئے ہیں۔ محمد عبد المجید عفی عنہ۔ ۱۴ محرم ۱۴ھ

## (۸۹) نامہ جناب مولانا محمد عبد الواحد خان صاحب رام پوری مدرس مدرسہ فیض رسول بہار شریف

بخدمت ہمہ مکرمت سراپا عظمت جناب مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب دامت فیوضہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ندوہ کے بارہ میں بعض ملاؤں سے جو بہی خواہ ندوہ ہیں احقر کو بحث کی نوبت آجاتی۔ ہے چند پرچے مشتہ سوالات کو روانہ فرما دیے جائیں کہ تقسیم کرکے شرکت ندوہ کی نفرتیں ظاہر کیجائیں یہاں اکثر مولوی ظاہر میں حنفی المذہب ہیں اور باطن میں وہابیت رکھتے ہیں پرچہائے مذکور و دیگر جوابات جو ندوہ کو دیے گئے ہیں روانہ فرما دیے جائیں۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳ھ از بہار

## دیگر

(۹۰)

بگرامی خدمت ہمہ مکرمت سراپا عظمت جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کتب و رسالے والا پہونچیں۔ احقر کو زمرہ وکلا میں درج فرمایا جاوے۔

۱۴ ربیع الآخر ۱۴ھ۔

## دیگر

(۹۱)

مولانا المکرم جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فیضہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مولوی محمد اظہر امام صاحب رضوی المشہدی نے ۸ ربیع جمادی الاولی داخل کیے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ہر چندہ مجلس اہلسنت و جماعت روانہ کیا کریںگے ۲ ربیع جمادی الاولی ۱۴ھ

## دیگر

(۹۲)

مخدوم و مکرم بندہ جناب مولانا حکیم مومن سجاد صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بہار کی حالت بفضلہ عمدہ ہے اہل ندوہ کو انشاء اللہ فروغ نہوگا۔ برقی جو تار آیا تھا جمعہ کے روز جامع مسجد میں ناظم ندوہ وشاہ سلیمان صاحب علمائی ندوہ کی موجودگی میں سنا دیا تھا۔ ندویوں کا رنگ پھیکا ہو گیا۔ خاموش بیٹھے رہے پھر شاہ سلیمن ندوی نے وعظ کہا۔ ندوہ کا کچھ ذکر تھا۔ دوسرے روز محلہ مردا میں ندویوں نے وعظ کہا۔ شاہ سلیمن نے قسمیں کہائیں کہ ہم وہابی نہیں ہیں ہمکو ناحق بدنام کیا ہے۔ مولوی محمد عظیم صاحب نے وعظ میں کہا کہ حنفیوں کا مدرسہ بنایا جائیگا مدرس اور طالب علم حنفی رہینگے کبھی وہابی کا اسمیں گذر نہوگا۔ سترہ شعبان کو خانقاہ میں اہلسنت کا اتفاق کے واسطے ایک جلسہ کیا گیا اور کل بروز جمعہ موافقین ندوہ سے ایک شخص وعظ کہنا چاہتا تھا کہ ہم نے اپنی ایک جماعت کی ایک شخص کو وعظ کے واسطے کھڑا کر دیا۔ موافقین ندوہ کو بہت بگاڑ ہوا اور اوٹھ گئے۔

اب ایک اشتہار میں ندوہ کی تحریرات مع نشان صفحہ وسطر و نام کتاب درج کر کے ظاہر کیا جائے کہ یہ اقوال ندویوں کے قرآن وحدیث وفقہ واقوال بزرگان دین کے خلاف ہیں۔ اگر اہل ندوہ حق پر ہیں تو جسقدر درخواستیں مناظرہ کی اہلسنت کیطرف سے ہوئیں کیوں مناظرہ نہیں کرتے مخلوق کے دہوکا دینے کو قسمیں کہاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب حنفی رہینگے کسی وہابی کا گذر نہوگا۔ حالانکہ رکن ندوہ غیر مقلد شیعہ نیچری ہیں انکو کوئی نہیں نکالتا۔ ہماری اتنی درخواست ہو کہ ندوہ میں کوئی بدمذہب رکن انتظامی نہ بنایا جائے اور ندوہ کی کتابوں میں جسقدر تحریرات مذہب اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں۔ اول تحریرات کی نسبت ندوہ کیطرف سے اشتہار دیدیا جائے کہ فلان فلان تحریریں خلاف مذہب اہلسنت ندوہ سے جو شائع ہوئیں وہ غلط اور باطل ہیں بس اسی پر تصفیہ ہو۔ محمد عبد الواحد نقشبندی مجددی عفی عنہ ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۱۴

## (۹۳) تحریر جناب شیخ عبد الواحد صاحب رئیس ضلع حاجی پور

میں مجلس اہلسنت بریلی کا دل وجان سے شریک ہون۔

## (۹۴) نامہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب فردوسی عظیم آبادی

ناصر ملت مصطفویہ حامی مذہب حنفیہ جناب مولانا اجل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی تسلیم محض غائبانہ اخوت اسلامی وحمایت مذہب حنفیہ کے جہت سی یہ خط لکھ رہا ہون اور مولوی عبد القادر صاحب بدایونی کو بھی لکھ رہا ہون جلسہ ندوہ سے میں سخت بیزار ہون اور شاید حضور اوسکے مخالفین لہذا موافقت فی المخالفۃ وحمایت مذہب حنفیہ کی جہت سی لکھتا ہون ایک اخبار تردید مذاہب باطلہ ومخالفت

ندوہ مین نکالنے والا ہون آپ سر پرستی کرین مذہب حنیفہ کو حق سمجھتا ہون اور اس ندوہ کو باطل انشاءاللہ اگر آپ لوگ آمادہ ہون تو ندوہ حنیفہ پٹنہ مین بفضلہ قائم کرون ۔ خادم عبد الوحید غلام صدیق حنفی ۶ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ

## دیگر

(۱۹۵)

عالم اہلسنت دافع وماحی رسوم شرک وبدعت ناصر الاسلام والمسلمین حامی شرع متین جناب مخدومی مولانا مولوی عبد المصطفے محمد احمد رضا خان صاحب حنفی القادری البرکاتی بریلوی مدظلہ العالی وعم فیضہ الجاری ۔

تسلیم مین ابتداسے جلسہ ندوۃ العلما کا مخالف تھا۔ اس ننگ خاندان خاکپائی درویشان کا نام بھی فہرست مخالفین ندوہ مین درج فرمالیجیے ۔ حاجی محمد عبد الوحید غلام صدیق حنفی ۔

## دیگر

(۱۹۶)

حامی سنت جناب مولانا ومخدومنا قبلہ وکعبہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی قادری سنی برکاتی مدظلہ ایک عشر تسلیم ۔ ایک رسالہ رد ندوہ خاص اپنی بابت خیر تصنیف روانہ کرتا ہون شائع فرمائیگا ۔ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

## دیگر

جناب مولانا وبالفضل اولنا مخدومنا دامت برکاتکم ۔

بعد فراوان تسلیم آنکہ ۔ مولوی امجد علی کانپوری کا رسالہ (یعنی ہدایۃ الالباب) اس شہر مین بہت لوگون کو خراب کیے ہوئے ہے اور مولوی عبد الحق دہلوی کا بھی (یعنی اعلام ) آخر الذکر کا جواب تو حضرت مولوی عبد القیوم صاحب بدایونی دے چکے ہین نہایت کافی ووافی ہے مگر ہدایۃ الالباب کا جواب نہین ہوا ہے ۔ سرندوہ کا جواب ارقام فرمائین ضرورت زمانہ کا پورا جواب ہونا چاہیے ۔ تحفہ محمدیہ کانپور مین آپ دونون حضرات کی ہجو چھپی ہے اور واقعات بطرز دیگر مندرج ہوئے ہین مولانا عبد القادر صاحب بدایونی قبلہ کا سرفرازنامہ آیا ۔ کہ مولوی لطف اللہ صاحب نے بریلی مین اظہار حق سے انکار کیا ۔ سخت تعجب ہے یہ تو بڑے پکے معتبر عالم حنفی تھے ۔ خدا رحم کرے ۔ ۲۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

## دیگر

(۱۹۷)

حامی اہل سنت والمسلمین ناصر دین سید المرسلین فخر العلماء والفضلا جناب مخدوم محترم مولانا ومعتمدنا مولوی احمد رضا خان صاحب حنفی القادری زیدت اکرامکم والطافکم ۔

ہدیہ مسنونہ مع التعظیم والتکریم قبول فرمایئے ۔ خواجہ تجمل حسین صاحب اکبرآبادی ومولوی لفضرت علی صاحب

دہلوی آمادہ مخالفت ندوہ وغیرہ۔ ۱۵۔ محرم ۱۳۱۴ھ

(۹۹)

## دیگر

حضرت مولانا قامع الشرک والبدعۃ حامی الشرع والملۃ فخر علمائے دوران محسود زمانہ عالم اہلسنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب حنفی ادام اللہ برکاتہم
تسلیم مع التکریم۔ ایک عجیب واقعہ پیش آیا مولوی عبد الباری صاحب کے یہاں مولوی محمد سلیمان
پھلواری رکن ندوہ سے ملاقات ہوئی گھنٹوں متعلق ندوہ کے گفتگو رہی۔ خیالات بالاجمال میں نے
دریافت کر لیے۔ اثنائے گفتگو میں کچھ کچھ رد بھی کرتا گیا۔ مفصلہ تسلیم کرتے گئے آئندہ پابندی مذہب
اہلسنت کا وعدہ بھی کرتے رہے۔ جانب ندوہ بھی بچاتے رہے مسلک صلح کل پر پورا پورا عمل کرتے
رہے اس مخالفت کا نام انہوں نے جنگ جمل رکھا ہے آپکی اور مولانا بدایونی کی کچھ تعریف بھی اور
بعض غیر معلوم واقعات بیان کر کے مذمت بھی کرتے رہے ضرورت زمانہ پر انکا پورا ادار و مدار ہے
گو مخالف کتاب وسنت ہو اختلافات فرق باطلہ کو غیر قطعیات میں بتاتے ہیں۔ مجرد کلمہ گوئی کا نام اسلام
رکھ چھوڑا ہے۔ قرآن شریف کو ہمارے ہاتھوں میں ہے دخل بشری سے غیر محفوظ بتاتے ہیں۔ عیاذا باللہ
میں نے جوابدہی سے کچھ تسلیم کرتے رہے۔ کچھ کہتے رہے میں نے خیالات دریافت کر کے صاف کہدیا
کہ ناظم صاحب اور جملہ اراکین ندوہ مداہنۃ فی الدین سے بری نہیں ہو سکتے۔ چاہیے ناظم صاحب کو آپ
ولی کیوں نہ کہیں۔ اسپر سکوت اختیار کیا۔ یہ حضرت عجب قماش کے آدمی ہیں موافقین و مخالفین ندوہ
دونوں سے ملتے ہیں اور سنیت کا ابطال کرتے ہیں۔ اللہم احفظنا محمد عبد الوحید ۲۱۔ محرم ۱۳۱۴ھ

(۱۰۰)

## دیگر

افضل العلما اکمل الفضلا جناب مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قادری حنفی
البریلوی مدظلہ العالی۔ بعد ادائے لوازم تکریم التماس یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ سے مفصل کیفیت
معاونین جنید و مخالفین ندوہ معلوم ہوگی۔ ناظم صاحب ندوہ آئے تھے مجھ کو مخالف سمجھکر اپنے یہاں بلا
بھیجا مگر میں نے کہلا بھیجا کہ میں نہ آؤنگا جلسہ مناظرہ مقرر ہو۔ اوسمیں فریقین کی حقانیت و تعصب کا حال معلوم ہوگا
اور علی الاعلان تبقریر و تحریر اقرار غلطی کا کرنا پڑیگا مگر جواب نہ آیا۔ کمترین عبد الوحید غلام صدیق۔

## دیگر

(۱۰۱)

مامن کمال عالم عامل ملک العلما بحر العلوم مخدومنا مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قادری۔ بید اکرم فضلکم

تسلیم۔ شکر خدا کا کہ بہت لوگ مخالف ندوہ مخذولہ کے ہو گئے۔ مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب آئیندر شید فاضل خیرآبادی کا نام بھی فہرست میں درج فرمایئے۔ مولوی محمد عظیم صاحب ولایتی فخری نظامی اور مولوی حکیم یوسف حسن صاحب کا نام بھی درج فرمایئے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۰۲) دیگر

محی السنہ ممیت البدعۃ محسود اقران۔ نوو عی زمان جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری برکاتی مدظلہ

ان حضرات کے اسمائے گرامی بھی مندرج فہرست مخالفین ندوہ مخذولہ کے کیجیے۔

جناب مولانا مولوی حکیم عبد العلی صاحب چشتی صابری حنفی محلہ عالم گنج پٹنہ

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب حنفی قادری موضع سیپلیو پٹنہ۔

جناب مولانا حکیم حافظ محمد اسحاق صاحب حنفی صابری چشتی محلہ کمہرار پٹنہ

جناب منشی ماسٹر شیخ صدر الدین محمد علی اختر صاحب صدیقی حنفی وکیل اہلسنت ساکن موضع فتوحچک من مضافات بہار شریف۔ حال مقیم شہر کلکتہ چنار بازار بلندس لین نمبر ۱۔

جناب مولانا مولوی حکیم عبد اللہ صاحب قادری حنفی۔ کلکتہ۔

جناب مولوی ماسٹر غیاث الدین صاحب حنفی الصدیقی برادر معظم جناب وکیل اہلسنت محلہ لودیکٹرہ پٹنہ۔

جناب حافظ سلامت اللہ صاحب صدیقی حنفی قادری رئیس پٹنہ محلہ کالو خان کے باغ۔

جناب میاں امیر جان صاحب حنفی محلہ لودیکٹرہ پٹنہ رئیس محلہ۔

جناب سید شاہ معین الدین عرف سید شاہ محمد جلال صاحب حنفی مجددی فضل رحمانی رئیس پٹنہ لودیکٹرہ حامی مجلس۔

جناب شیخ تفضل صاحب عرف مجاہیسان محلہ فصاحت کی میدان پٹنہ

جناب حاجی شیخ خورشید علی صاحب و شیخ محبوب علی صاحب حنفی حال ساکنان پٹنہ لودیکٹرہ

جناب شیخ محمد امیر صاحب خلف جناب شیخ اولاد حسین صاحب حال ساکنان پٹنہ۔

جناب شیخ مہدی جان صاحب خلف و شیخ محمد جان صاحب پٹنہ

جناب مرزا محمد اکبر صاحب شاعر محلہ فصاحت کی میدان پٹنہ۔

جناب شیخ عبد الکریم صاحب محلہ مغلپور
جناب سید شاہ منیر الدین صاحب حنفی قادری محلہ مغلپورہ پٹنہ حال مقیم کلکتہ
جناب شیخ طہارت حسین صاحب رئیس پٹنہ موضع سبلپور حال مقیم لودیکٹرہ پٹنہ
جناب شیخ فصیح احمد صاحب خلف جناب موصوف الذکر لودیکٹرہ پٹنہ۔
جناب سید شاہ لطف الرحمان صاحب حنفی مجددی فضل رحمانی رئیس موضع کاکو ضلع گیا
جناب سید شاہ فرید النعمان و حبیب الرحمان صاحبان خواہرزادگان جناب موصوف۔
جناب سید محمد لئیق صاحب موضع سید آباد پرسیان ضلع گیا
جناب شاہ سید محمد ذکریا صاحب حنفی قادری بالوارثی موضع کاکو ضلع گیا
جناب منشی محمد ہاشم صاحب موضع سلیمان پور ضلع گیا۔

## موضع جہرہوہ ضلع مظفرپور

جناب سید شاہ احمد حسین صاحب حنفی رئیس موضع برادر جناب شاہ محمد حسین حنفی قادری فضل رحمانی۔
جناب منشی چراغ علی صاحب۔
جناب شیخ نصیر الدین صاحب۔
انشاء اللہ آیندہ اور لوگون کے نام جلسے مبارک لکھکر روانہ کرونگا مطمئن رہین بفضلہ خدمت مذہب سے غافل نہین ہون۔ سلام و خیر ختام مع الاکرام۔

خادم تقصیر وار عبد الوحید حنفی عظیم آبادی

## دیگر

(۱۰۲)

مخدوم و معظم جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مدظلہ
تسلیم۔ مولوی علی اسلم رکن ندوہ کا بیان ہے کہ اس سال جلسہ عظیم آباد مین ہوگا عند الملتمس کہ ہمارے ذیل درج فہرست ندوہ کیجیے
جناب مولانا مولوی حافظ قاری صوفی عین الحق صاحب قادری شہر بنارس
منشی سید محمد سعادت حسین صاحب حنفی پٹنہ

شیخ فدا حسین صاحب شیخ عابد حسین صاحب پٹنہ

(۱۰۴) دیگر

مقتدائی اہلسنت وجماعت جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قادری دام فیوضہم العالی
ہدیہ مسنون قبول باد۔ مولوی علی اسلم معین الندوہ نے ایک رسالہ تائید الندوہ و بعض دیگر مضامین اخبار میں شائع
کیا ہے اوسکے رد مین ایک رسالہ لکھ رہا ہون مولوی یوسف حسن صاحب بھی ایک رسالہ تصنیف فرما رہے ہین
عبد الوحید ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ

(۱۰۵) دیگر

فاضل لبیب کامل اریب حضرت معین ملت عزیزیہ مؤید مذہب حقہ حنفیہ فخر العلماء صدر الکبراء محی السنۃ مولانا
مولوی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری زید حسناتکم۔
بعد سلام مودت التیام عرض رسا ہون خدا کا شکر ہے اس خط کو جن لئے علما مشائخ وغیرہم کے دستخط حاصل
کرکے ندویون کے حملہ سے باز رکھا ہے اونکی وقعت نہ رہی چار پانچ دستخط اجلہ مشائخ پھلواری و بہار شریف
ہو جائین تو حضور کو مژدہ سناؤنگا رسالہ تائید الندوہ کی عظمت جاتی رہی ایک تسوید الندوہ کی دہوم دہام ہے
خاکسار عبد الوحید ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۱۴ھ

(۱۰۶) دیگر

مخدومی مکرمی حضرت مولانا المعظم دامت برکاتہم۔
تسلیم عرض ہے۔ رسالہ ارشاد الکملا دہلی مین مولوی حفیظ اللہ صاحب کی تصنیف سے چھاپا گیا ہے اوسمین عجب
عجب افترا پردازیان کیگئی ہین۔ دعوی بدل گیا ہے ندوہ حق پر بتلایا گیا ہے۔ مناظرہ کے لیے مولانا بریلوی و
مولانا بدایونی کو بلایا گیا ہے۔ بیکار ضرور ساتھ لیتے آیئے اور رسالہ شرح مقاصد ندوہ (حیرت دہلوی) و (تقویۃ
الفاصل مولوی ایوب پھلواری) کا جواب بھی ہمراہ لائیے۔ خادم عبد الوحید ۲۲ رجب ۱۳۱۴ھ

(۱۰۷) دیگر

جناب مخدوم مکرم بندہ مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مدظلہ العالی
تسلیم آج معلوم ہوا کہ امسال جلسہ ندوہ پانچ جگہون مین سے ایک جگہ ضرور ہوگا۔ حیدر آباد ۱ بمبئی ۲ پٹنہ ۳
کلکتہ ۴ میرٹھ ۵ میرٹھ مین مولوی عبد السمیع صاحب کو لکھیے بمبئی مین علمائے بمبئی کو لکھیے۔ حیدر آباد مین

بھی مخالفین ندوہ کو لکھے۔ کلکتہ مین مولوی مرزا غلام قادر بیگ صاحب کو لکھے پٹنہ کیحالت انشاء اللہ تعالےٰ مین لکھتا رہونگا واقعہ پٹنہ ضرور شائع کیجیے صاحبان ندوہ پھر بہار شریف گئے ہین بہار شریف سے تار آیا کہ تم مع مولوی عبدالصمد صاحب آؤ مگر والا محمد وہ تب چلے جا چکے عبدالوحید ۱۰ شعبان ۱۴ھ

## (۱۰۸) دیگر

جناب مولانا ومقتدانا سندی ومعتمدی مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مدظلہ العالی

تسلیم و ادب کے بعد التماس ہو کہ ایک بزرگ فاضل متبحر عالم معتبر تلمیذ ارشد حضرت مولانا مولوی ہدایت اللہ خان صاحب جونپوری یعنے مولانا مولوی لطف الرحمن صاحب بردوانی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ آج غریبخانہ پر تشریف لائے ندوہ کا ذکر آیا۔ بحمدہ مخالف پائے گئے اور فرمانے لگے کہ انشاء اللہ کلکتہ مین ہم حتی الوسع ندوہ سے روکینگے اور علما کو شناعت سے آگاہ کرینگے۔ ہمارا نام انجمن اہلسنت مین درج ہو سب رسائل اور اشتہارات ہمارے پاس بھیجدیے جایئن۔ تم کلام زیادہ تسلیم خادم عبدالوحید حنفی ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۱۴ھ

## (۱۰۹) دیگر

مولانا المعظم ومخدومنا الاکرم مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہٗ

بعد ہدیہ تسلیم مع التکریم التماس ہو خداوند کریم کی عنایت و کرم سے ایک جلسہ انجمن اہلسنت مصلحین ندوہ کا باہتمام خادم نہایت شان وشوکت سے ہوا جناب مولانا مولوی حافظ فتح الدین صاحب اوسکے صدر اور جناب مولانا مولوی امیر علی صاحب نائب صدر مقرر ہوئے مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب اوسکے مہتمم اور یہ اول الخلائق نائب مہتمم قرار دیا گیا۔ اور بہار شریف مین بھی جلسہ ہوا۔ مدرسہ کی بنائی رائے قرار پائی جناب شاہ صاحب قبلہ اوسکے صدر اور مولوی ابوالبرکات صاحب خانقاہی مہتمم اور مولوی عبدالقادر صاحب نائب مہتمم انجمن بہار شاخ بریلی اور انجمن پٹنہ شاخ بہار۔ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ مراۃ الہندیہ عروۃ الوثقی جلد طبع ہو کر حاضر خدمت ہوگا۔ شاہ صاحب قبلہ بہار کی مہر ضرور چھپوا دیے مظفر پور چھپرہ آرہ دربھنگا۔ حاجی پور کی نسبت کوشش کرونگا بفضلہ تعالیٰ پٹنے کے لوگ اب ہمارے بہت متفق ہوتے جاتے ہین وعظ بھی خدا چاہے رفتہ رفتہ ہوگا۔ مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب قبلہ صاحبگنج سے اپنے نامہ نامی مین ارقام فرماتے ہین کہ شب کو میرا ابو صالح صاحب رئیس صاحبگنج کے مکان پر مولوی ابوالخیر میر محمد امانت اللہ صاحب ندوی غازیپوری کی دعوت تھی علما و معززین جمع تھے مولوی حکیم فصاحت عالم

بھی باصرار تمام بلائے گئے اور مولوی ابوالخیر نے سب لوگون سے مخاطب ہو کر کہا کہ ندوہ سے اتفاق
کرو مولوی صاحب نے فرمایا کہ علت غائی ندوہ کی معلوم ہونا چاہیے مولوی ابوالخیر نے کہا کہ آپ مخالف معلوم
ہوتے ہین فرمایا کہ نہین ہم موافق ہین مگر بات تو معلوم ہو چنانچہ گفتگو مین مولوی ابوالخیر عاجز و ساکت ہوئے
تو سخت و درشت کی نوبت پہنچی جلسہ برہم ہوا قاضی فرزند احمد رئیس صاحبگنج اونکو اپنے مکان پر لیگئے راستہ مین
مولوی ابوالخیر پوچھتے تھے کہین عبدالوحید تو نہین آ گئے بہت ہراسان تھے اور دیگر واقعات سے بھی انشاء اللہ
تعالی مطلع کرونگا۔ عبدالوحید نائب مہتمم انجمن اہلسنت ۲۳۔ شعبان ۱۳۱۴ھ

(۱۱۰)

دیگر

جناب مولانا مولوی مومن سجاد صاحب دام مجدکم۔

تسلیم۔ مین بضرورت صاحبگنج جا رہا ہون مولوی فصاحت عالم صاحب نے طلب کیا ہے ندوہ کا شور ہے
حال مفصل آئندہ لکھونگا۔ یکم رمضان ۱۳۱۴ھ

(۱۱۱)

دیگر

مولانا ذوالمجد والکرام مولانا مولوی مومن سجاد صاحب۔

السلام علیکم۔ بحمدہ صاحبگنج گیا تھا کامیاب واپس آیا۔ مولوی فصاحت عالم صاحب یا مولوی عبدالقیوم
صاحب سنبھوی علما کی مہرین لیکر روانہ کرینگے اور کیفیت مفصل لکھینگے۔ جناب شاہ صاحب قبلہ بہاری
دام ظلہ کی مہری تحریر ارسالخدمت ہے بعد نقل بہت جلد واپس فرمایئے صاحبگنج سے بھی انشاء اللہ تحریرین
آتی ہونگی وہان بحمدہ سارے شہر کے علما مخالف ندوہ ہین مولانا فصاحت عالم صاحب ہمہ تن حامی سنت
ہین جناب مولانا مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب مدرس جامع مسجد آگرہ دام مجدہم کے پاس دامغ وفوائد
روانہ کیے تھے اونھون نے بنہایت تعریف کی اور پسند فرمایا۔ مولوی لطف الرحمن صاحب کلکتہ علمائے اہلسنت
کی تشریف بری کے خواہان ہین۔ عبدالوحید ۱۳۔ رمضان ۱۳۱۴ھ

(۱۱۲)

دیگر

حامی ملت ناصر سلام مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دامت برکاتکم

تسلیم۔ میرٹھ مین کیا واقعہ گذرا مطلع کیجیے مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی لکھتے ہین کہ مجھسے مولوی
عبدالقادر صاحب بدایونی سے فرار پر ملاقات ہوئی میرے رسالہ حدیث کے مداح ہوئے ندوہ سے بیزار

ظاہر کی صرف دو شبہات کیوجہ سے اپنی علیحدگی بتلائی ہم لوگوں نے شوق صاحب سے پوچھا کہ وہ کون شبہہ ہیں کہا کہ یہ اسرار مخفی ہیں لکھنے کے نہیں نیازمند عبدالوحید از پٹنہ ۲۳۔ شوال ۱۳۱۸ھ

## (۱۴۳) نامہ جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب شاگرد رشید مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری از الٰہ آباد

جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ حاوی الفنون النقلیہ والعقلیہ حامی الملۃ الحنیفیہ مخدوم معظم والاشان جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دام مجدہم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ توجہ ارسال گرامی نامہ مع فتاوی کا شکریہ غیر ممکن جزاکم اللہ خیرا۔ الحمد للہ کہ جناب والا بھی اسطرف متوجہ ہوئے۔ نیازمند نے عرض کیا تھا کہ اتفاق ندوہ کا کچھ احترام دلم نیا چرہ لیام انکی شرائطیں حیرت انگیز ہیں مضامین ثالثہ کے لوح میں قرآن مجید میں ان ناخداترسوں نے صلاح دی تھی بجائے یا قومنا اجیبوا داعی اللہ کے یا قوم اجیبوا داعی اللہ چھاپا جائے کاپی کیجا لیمین جناب شیخ احمد صاحب کی نے اہل مطبع وغیرہ کو مطلع کیا مگر کسینے کچھ پروا نہ کی۔

نیازمند نے پارسال جناب ناظم صاحب کے خط کے جواب میں پندرہ ورق سیاہ کیے مگر لوگوں نے بھیجنے نہ دیے کہ انکو کوئی دیکھے گا بھی نہیں۔ جو جوابات فتاوی حنیفہ میں موجود ہیں آج تک ہر ایک شخص سے انہیں وجوہ پر کہتا رہتا ہوں بحمد اللہ کوئی جواب نہیں دیسکتا ہے۔ الہ آباد کے اکثر لوگ تو مخالف ندوہ ہوگئے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ دیندار عالم ندوہ سے علیحدگی فرماتے جاتے ہیں علمائے الہ آباد کے خصوصا محمد جناب مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم کے دستخط دعوا ہیں ہوگئے جو ابلاغ خدمت ہیں مخالفین ندوۃ العلماء کی فہرست میں میرا نام اول نمبر ہوا اور میری مخالفت کا شہرہ دور دور تک ہے۔ میں نے تو ایک استفتا مکہ معظمہ زادہا اللہ تعالی شرفا وتعظیما کو بھیجا تھا۔ شبلی صاحب نے نصاب تعلیم میں فقہ کو خارج از درس کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولوی پھلواری نے کہا کہ نیا زمانہ ہے نئی فقہ ہوتی

لہ وہ منزا اسرار یہ ہیں کہ قائل ہو کر مولوی شوق صاحب نے وعدہ کیا کہ جلسہ ندوہ کو مخصوص باہلسنت کرادینگے۔ اور عقائد ومسائل ومضامین خلاف اہلسنت جو ندوہ سے شائع ہوتے ہیں ان کا رد بھی موافق مذہب اہلسنت ندوہ سے شائع کرادینگے مگر وہ کیونکر ظاہر فرمائے شناعات ندوہ کا اقرار نکلتا۔ اسیطرح مولوی عبید اللہ صاحب منتظم مدرسہ علیگڈھ بھی وعدہ فرماچکے لیکن اسوقت تک تو کوئی آثار اس تسلیم واصلاح کے پائے کہیں نہیں جاتے ۱۲

چاہیے العیاذ باللہ زیادہ کہان تک سامعہ خراشی کرون نمقہ عبید اللہ عفی عنہ الہ آباد
۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

## دیگر

(۱۱۴)
جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ حاوی الفنون الاصلیہ والفرعیہ حامی الملۃ الحنیفیہ مخدومی المعظم و مطاعی المفخم
جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نامہ سامیہ نے ممنون احسان دمرہون توجہ بے پایان فرمایا۔ مخدومی جناب حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم کا مخالف ندوہ ہونا معلوم ہی۔ ایک اسکول مین محفل متبرک میلاد شریف ہوئی جناب موصوف نے بیان فرمایا تھا۔ بعد اوسکے ندوہ کا ذکر بھی کچھ فرمایا۔ نیاز مند نے کہا مستفتیانہ عرض کرتا ہون کہ یہ میل جول جسکا جھگڑا ندوہ پکاتا ہی شرعًا جائز ہی یا نہین فرمایا نہین مینے کہا کہ جب یہ خلط ملط حرام اور ناجائز ہی تو ندوہ والون سے کہا جائے۔ مان لین تو بہتر ورنہ کھلی مخالفت کیجائے کہ عوام گمراہ نہون۔ فرمایا مین نے دیوبندیون سے کہا تھا کہ اپنے یہان جلسہ کیجیے اونھون نے کہا کہ ہمین سب کی مخالفت ہوگی فقط پھر مین نے کہا کہ نہین صاحب کچھ تو کرنا چاہیے جواب دیا کہ اچھا بعد رمضان کچھ مشورہ کیا جائیگا۔ جناب شیخ احمد صاحب بھی تشریف لائے تھے وہ پہلے مخالف ندوہ تھے مجھکو بڑی مسرت ہوئی دربھنگہ مین غیر مقلدین آرویہ کا جلسہ بہت پھیکا ہوا۔ کوئی حنفی اونکے جلسہ مین نہین گیا الا وفود ندوہ بنکے چار شخص گئے تھے۔ مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری۔ مولوی سلیمان صاحب پھلواری۔ مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری شبلی صاحب مگر سب جلسے مین نہین گئے اول وسوم گئے سب لوگ ان سے متنفر ہوئے کہ سنی ہوکر وہابیون کے جلسے مین گئے۔ ندوہ کا اثر بہت دور تک معلوم ہوتا ہی مگر کسیکو اوسکے مالہ وما علیہ سے کچھ خبر نہین۔ جب وجوہ پیش کیے جاتے ہین تو جواب ندارد خود مولانا ناظم صاحب و دیگر اراکین بھی ثابت نہین کر سکتے رسالہ قطع الحجہ ایک نسخہ ملا ہو ملاحظہ فرمایے مولف قطع الحجۃ ناظم صاحب کے اوستاد بھی اور اوستاد بھائی بھی ہین دار السلطنت مین کسینے اراکان ندوہ کو پیشوای مذہب ہادیان دین لکھا ہی۔ مجھکو اندیشہ ہوا کہ عوام اسکو دیکھکر گمراہ ہونگے۔ نمقہ عبید اللہ۔ ۲۰۔ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ۔

(۱۱۵)

## دیگر

مخدوم معظم ومطاع مفخم والاشان حامی السنۃ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
سلام مسنون نیاز مشحون۔ کل نسخے مراسلات سنت و ندوہ تشریف لاکر باعث سربلندی ہوتے۔ مولانا
بفضلہ تعالیٰ آپ بیشک حماۃ اہلسنت میں سے ہیں اس قحط الرجال میں آپکا قلم فیض رقم سیف سے بڑھکر کام کر رہا ہے۔ اور
تمام اہلسنت پر آپکا احسان ہے اور ایک جہان کو فتنہ عظیمہ سے بچانے کے لیے آپ سرگرم ہیں ہر وقت آپکا
عبادت متعدیہ میں گذرتا ہے جزاکم اللہ تعالیٰ عنی وعن جمیع اہل السنۃ خیرا وجعل لکم وکرامتکم
فی الآخرۃ والاولیٰ آپکے رسائل جمیلہ و رسائل منیفہ کا اثر اپنی چشم بد عرض کرتا ہوں کہ عزیز برادران مولوی
احمد میاں سلمہ الرحمن جناب قاری عبد الرحمن صاحب کانپوری کے پیچھے تراویح پڑھنے جایا کرتے تھے
اور سن جماعتین بحیثیت بھی نماز پڑھتے تھے لیکن وہ عزیز شوق قرات میں کچھ خیال نہیں کرتے تھے جب
رسائل شریفہ کو انکو انہوں نے دیکھا تو فورا وہاں جانا چھوڑ دیا میں نے سبب پوچھا تو جواب دیا کہ میری پہلی نماز
خدا معاف فرمائے اب نہ جاونگا۔ میں خدا ے تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور آپکا بھی شکرگذار ہوں۔
۵ شوال ۱۳۱۷ھ نیازمند عبید اللہ۔

(۱۱۶)

## دیگر

مخدوم معظم مطاع مفخم والاشان جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
از نیازمند محمد عبید اللہ سلام مسنون نیاز مشحون۔ جناب مخدومی مولوی حاجی حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب
... ہم کیخدمت میں گیا تھا۔ فرمایا کہ میں ایک تحریر ندوہ کے متعلق تمہارے پاس بھیجونگا۔ دیکھ لینا ایک
شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ممدوح وہ تحریر ندوہ کو بھیجنے والے ہیں ایک پرچہ بنام تحفہ محمدیہ
کانپور محلہ احاطہ کلکٹران سے ماہوار شائع ہوتا ہے اوسکے مہتمم جناب ناظم صاحب ہیں اور اوسکے منتظم
مولوی محمد احسن صاحب بہاری ہیں ماہ مبارک کا ایک پرچہ بغرض دیکھنے ایک بشارت متعلق ندوہ کے
بھیجا ہے اوسمیں ایک حدیث شریف کا ترجمہ لکھا ہے جسکی صحت کا حال خدا کو معلوم ہے۔ میں نے تو آج تک دیکھی
سنی نہیں ماہ از الہ آباد۔

(۱۱۷)

## دیگر

مخدومی المعظم مطاعی المفخم والاشان جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعونہ تعالی آپ تو مصداق الذین جاہدوا باموالہم
وانفسہم فی سبیل اللہ دکھائی دیتے ہین بحمد اللہ تعالی اعلیحضرت قبلہ وکعبہ سیدنا وشیخنا دامت برکاتہم
ندوہ سے کارہ ہین معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت دامت فیوضہم نے جناب ناظم صاحب
سے فرمایا کہ جس روز آپکے پاس گیا تھا وہان بیٹھتے ہی میری طبیعت منقبض ہو گئی اور ابتک انقباض ہی
اور مین کچھ نہین جانتا مین اس غرض سے آپکے پاس گیا تھا کہ خداے تعالے ورسول صلے اللہ علیہ
وسلم کی باتین ہونگی آپنے ندوہ کا ذکر چھیڑ دیا۔ مخدومی جناب مولوی حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم
میرے سامنے دریافت فرماتے تھے کہ آپ شریک ہونگے یا نہین اونھون نے فرمایا نہین تب آپنے
فرمایا مین بھی نہین جاہتا ہون۔ ایک طالب علم ہموطن کا محبت نامہ کانپور سے آیا ہے اوسمین لکھا ہوا ہے کہ
سوالات حقانی نما کا جواب جناب عنبر حقانی نے تحریر کیا ہے۔ ایک مولوی صاحب مدرس مدرسہ احسن المدارس
کانپور سے تشریف لائے اونھون نے کہا کہ جواب کیا لکھا ہے صرف جہلا کے دکھلانے کو کچھ کا کچھ
لکھدیا ہے جناب مولوی نور محمد صاحب مدرس فیض عام بیان کرتے تھے سوالات سے کچھ تعرض نہین ادھر
اودھر کا لکھدیا ہے کہ آپکے نزدیک جنت ایسی ہے تھوڑی سی جگہ ہے جسمین آپ اور آپکے مریدین اور آپکے
اتباع آ سکینگے اور کوئی نہین آسکیگا۔ جناب مخدومی مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم ناظم صاحب
ایک خط بھیج گئے ہین بڑا لمبا چوڑا جسکا لب لباب یہ کہ مین تو ندوہ سے الگ ہون مگر آپکی ذات سے
بطور قدیم محبت ہے بہتر ہوگا کہ ندوہ سے پہلے ایک جلسہ بریلی مین کیجیے اور اوسمین معترضین کو بلوائیے
اور نیز اون علما کو جنکو معترضین برا نہ سمجھین اور اون اعتراضات کی نسبت تصفیہ ہو مین ندوہ مین نہین
اس جلسہ مین شریک ہونگا جو جو باتین واقعی بری ہین اونکو نکالدیجیے پھر اگر مخالفین نہ شریک ہون تو کوئی
حرج نہین سنا گیا ہے کہ جناب مولوی سید عبد الصمد نے جناب مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب
دام مجدہم سے دریافت کیا تھا جواب گیا کہ مین تو شریک نہونگا ندوہ مین ابتدا ہی سے جناب ناظم
صاحب نے دو قسم کے لوگونکو شریک کیا ہے غیر مقلدین ونیا چرہ۔ زیادہ تر نیاچرہ کا زور ہے اور وہ جناب
ناظم صاحب کی طبیعت مین بہت کچھ دخل پاگئے ہین جو کچھ نیاچرہ لکھتے ہین جناب ناظم صاحب وہی کرتے ہین

---

یعنے جناب مولانا مولوی سید احمد حسن صاحب مدرس اعلی کانپور ۱۲

نمقہ عبید اللہ عفی عنہ ۲۰۔شوال ۱۳۱۳ھ

## دیگر

(۱۱۸)

مخدومی المعظم مطاعی المفخم سیدی و مولائی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
از نیاز مند عبید اللہ عفا عنہ شفاہ سلام مسنون نیاز مشحون۔ مخدومی جناب مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم آجکل بھوپال تشریف رکھتے ہین ایک روز کسی نے مبتدعین کے اثر پھیلنے کی شکایت کی تھی۔ تو نیاز مند نے فوراً کہا کہ یہ سب خرابیان ندوہ کی بدولت ہین اور ابھی کیا ہے خدا نخواستہ چندے اسکا قیام ہوا تو خدا جانے کیا کیا خرابیان پیدا ہونگی نعوذ باللہ منہا۔ اوسوقت جناب موصوف نے بھی فرمایا کہ ہان پہلے لکھنؤ مین کسی وہابی کا وعظ نہین ہوتا تھا تو حضرت شاہ مینا علیہ الرحمۃ والغفران کے میدان مین یا مزار شریف پر ابراہیم آروی کا وعظ ہوا کرتا ہے۔ تھوڑے روز ہوئے کانپور مین ندوہ کا جلسہ ہوا تھا اوسمین جناب موصوف نے شرکت نہین فرمائی اوسکی شکایت کے خطوط بھی آئے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۳۔ جمادی الاولی ۱۳۱۳ھ

## (۱۱۹) نامہ جناب مولوی محمد عتیق احمد صاحب نائب دبیر انجمن اسلامیہ پیلے بھیت

عالیجناب فیضمآب جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم
بعد سلام مسنون عرض ہے کہ استفتا و رسالجات مرسلہ سامی جناب مولوی حافظ شوکت علی صاحب آنریری مجسٹریٹ کے ذریعہ سے مجکو اور سب کو نام بنام پہنچے۔ آج ندوہ کو اس سے اطلاع کرتا ہون کہ بریلی کے جلسہ مین ہم سب جب شریک ہونگے اور دوسرونکو شریک کرینگے کوشش کرینگے کہ ندوہ اصلاح ضروری کرے۔ محمد عتیق احمد ۱۰۔شوال ۱۳۱۳ھ

## دیگر

(۱۲۰)

بعالیخدمت بابرکت افضل الفضلا جناب مولانا احمد رضا خان صاحب۔
بعد سلام مسنون معروض کہ بعد ندوہ بریلی جمعہ اول کو جامع مسجد پیلی بھیت مین مولوی پشاوری صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری نے نکاح بیوگان کے بیان مین ندوہ کی مدح و تائید بھی و اول الذکر نے جناب کی نسبت کلمات نالایم استعمال کیے۔ جو سخت ناگوار ہوئے۔ بیان کے ختم پر اس حرکت نامناسب کی نسبت جو مینے مناسب جانا کہہ سنایا۔ پھر شاہ سلیمان صاحب تشریف لائے اون سے

وقس تحریر کیا گیا کہ اول ہی ایسا ہو چکا ہے جو غیر مناسب ہو گو اونھون نے سبارہ مین کچھ نہ کہا۔ سپیہ اخبار مین
خلاف امور شائع کرائے گئے ہین۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ محمد عتیق احمد

(۱۲۱)

## دیگر

عالیجناب فضیلت مآب جناب مولانا احمد رضا خان صاحب۔
بعد آداب و سلام مسنون عرض ہو کیفیت ارسال شرائط از انجمن پہلے بہت بدفتر ندوۃ العلماء اُئی طور پر باجازت
صدر انجمن ارسال خدمت ہوا۔ ا۔ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ محمد عتیق احمد

شرائط برفع خلاف علما نسبت صلاح ندوۃ العلما مجوزہ نائب دبیر انجمن اسلامیہ بریلی بھیجت جلسہ

منعقدہ ۲۰ شوال ۱۳۱۳ھ

بالاتفاق منظور ہو کر بتوسط نائب دبیر محمد عتیق احمد کے ناظم صاحب ندوہ کی خدمت مین بمقام بریلی ۲۲ شوال
پیش کیے گئے۔ اونھون نے پسند فرمایا لیکن بالاعلان نامناسب جانا۔ عرصہ تک سبارہ مین گفتگو ہوتی
رہی کہ آپ مولوی احمد رضا خان صاحب سے ملاقات فرما کر خلاف کو رفع فرمایئے۔ مگر طبیعت نے رجوع نکیا
دوسرے دن وقت حاضری سب سے اول یہی فرمایا کہ اب مین مولوی صاحب سے ملنا چاہتا ہون چنانچہ
سواری منگا کر ناظم صاحب ممدوح کو مولوی صاحب کے مکان پر تشریف بری کی تکلیف دیگئی اور ملاقات
ہوئی۔ جناب مولانا عبد القادر صاحب بھی ملے سبکو خوشی ہوئی۔ مگر ناظم صاحب نے اوسوقت اختلاف کے بارہ مین گفتگو
مناسب نہ جانا۔ بلکہ اوسکے لیے رات کے آٹھ بجے وعدۂ تشریف آوری فرمایا لیکن تشریف نہ لائے جسکا
آیندہ بھی کوئی موقع نہ آیا اور کام انجام ہوتے ہوتے رہگیا۔
ان شرائط و تجاویز کا جو نائب دبیر نے انجمن مین پیش کین کوئی محرک نہ تھا۔ بلکہ جلسہ اول کا شور کا حال ندوہ مین
دیکھکر اس قسم کی پابندیون اور شرائط کی ضرورت ذہن مین گذری تھی جنکی جلسہ لکھنؤ مین دیکھنے کی زیادہ حاجت
ہوئی جن مفر تونکا خیال ہوا تھا وہ اس اختلاف سے بالکل ثابت ہو گئین جب اختلاف شروع ہوا تو فوراً تحریر کر کے
بخدمت ناظم صاحب ارسال کرنے کا ارادہ کیا کہ قبل اظہار اسکے رفع ہو جاے اور ارکین و علماے
شہر سے بھی اتفاق راے کرالیا تاکہ جلد قبول ہو جائے۔ چنانچہ
جناب مولوی صفدر علیخان صاحب پشاوری رکن قسم اول ندوہ و رکن انجمن بریلی بھیجت۔
جناب مولوی حکیم خلیل الرحمن خان صاحب ۔ ایضاً ایضاً

جناب مولوی عبداللطیف صاحب رکن قسم اول ندوہ۔ انجمن پہلے بیعت

جناب حافظ ولایت احمد صاحب رکن قسم دوم ندوہ الغنا

کے دستخط ثبت ہیں اور جناب حاجی حافظ قاضی خلیل الدین حسن صاحب رکن ندوہ انجمن کی رائی لی گئی تھی۔

## (۱۲۲) دیگر

عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین جناب مولانا مولوی احمد رضاخان صاحب مصلح ندوہ دام مجدکم

بعد سلام مسنون کے عرض ہے کہ عرائض خیل دیکھو ارشاد الکملا کے لوگوں کے فخریہ بیان کیوجہ سے لکھا تھا۔ جب دیکھا تو ان لوگوں کی عقل پر اور فخر کرنے پر تعجب ہوا چنانچہ میں نے ان صاحبان کی تسکین کر دی۔ فتاوی السنۃ ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف۔ آہ مظلوم دا تیغ اہل نفاق قطع لجۃ سد اللصوص شکوہ دوست میرے پاس بھیں دیکھنے کا مشتاق ہوں۔

## (۱۲۳) تحریر جناب مولانا سید شاہ عزیز الدین حسین صاحب قمری ابو العلائی ناظر سجادہ قمریہ عظیم آباد

چونکہ میں حنفی المذہب ہوں اور یہ ندوہ مجمع مذاہب مختلفہ سے قائم کیا گیا ہے۔ لہذا میں اوسکے خلاف ہوں

## (۱۲۴) نامہ جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین صاحب مدرس بمبئے

حضرت مولانا مولوی احمد رضاخان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح باد۔ نوازشنامہ مع فتاوی وصول ہوا آپ حضرات ندوہ کا کام اسوقت کیا ہے جسکی جزا اللہ جل شانہ کے پاس ہے حضرت ندوہ والون نے بمبئی میں بھی اس بدمذہبی کی جال کو پھیلانا چاہا مگر بحمد اللہ ناکام رہے چنانچہ اوسکا قدرے نمونہ ایک اخبار روانہ کرتا ہوں جسکے صفحہ، میں ذکر ہے۔ فقیر عمر الدین عفی عنہ ۲۷۔ رمضان ۱۳۱۳ھ

## دیگر (۱۲۵)

حضرت مولانا مولوی احمد رضاخان صاحب دام اللہ تعالیٰ مواہب

بعد تسلیمات واضح رای عالی باد۔ جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب رام پوری مقیم احمد آباد مؤلف لوارق لامعہ رد وہابیہ قاطعہ گنگوہیہ والنفحات عن اہل الضلالات وغیرہا کی تحریر "تذیر الندوہ" بجانب اہل الندوہ نہایت عمدہ اہل ندوہ کا کھلا ہوا رد ہے رسالہ خدمت میں دونوں فتوے پر مواہیر ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روانہ ہونگے۔ فقیر عمر الدین ۲ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۲۶) دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائے عالی باد مولانا مولوی نذیر احمد خان کی تحریر اور آپکا اور ناظم کے مراسلات طبع ہو گئے ہونگے تو جلد ارسال فرمایئے انڈیا گزٹ مین تحفہ محمدیہ کے اوپر محمد احسن بہاری مولوی لطف اللہ صاحب کا ایک خط شائع کیا ہے جس سے عوام کو دھوکا ہوتا ہے فقیر عمر الدین عفی عنہ ۱۸۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۲۷) دیگر

حضرت مخدومی مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائے عالی باد۔ مولوی لطف اللہ صاحب کی کارروائی سے بڑا تعجب ہوا کہ اب جبکہ پاؤن قبر مین لٹک رہے ہین یہ کارروائی ہوئی۔ آپکے ستر سوالات کا برائے نام جواب جو امجد علی نے لکھا ہے اور نیز جو عبد الحق حقانی سے لکھکر شائع کیا اوسکا جواب باصواب جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب عنقریب تحریر فرمائینگے۔ فقیر عمر الدین ۱۱۔ ذی قعدہ ۱۳۱۳ھ

(۱۲۸) دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

واضح رائے عالی ہو کہ شبلی نعمانی کو ندویون نے جلسہ تائیدی ندوہ کے لیے بلایا تھا۔ اخبار سفیر مین اطلاع شائع کی تھی۔ کہ شبلی اور مہدی علی صاحبان ندوہ کے مقاصد پر لکچر دینگے۔ مگر قبل اسکے مولوی لکھنو بمبئی تشریف لائے اور جمعہ کی نماز کے بعد وعظ مین خوب ندوہ کے پرخچے اوڑائے اور شبلی و عبد الحق صاحبان اراکین ندوہ کی بھی خوب خبر لی۔ شبلی صاحب بمبئی سے چلے گئے اور اراکین ندوہ کے حوصلے پست ہو گئے۔ ۱۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

(۱۲۹) دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائے عالی اٹکہ ناسک مین بہت بڑا جلسہ ہوا جسمین تمام شہر کے مسلمان جمع تھے حضرت نے شناعات ندوہ ظاہر فرمائے۔ بعد وعظ مولوی اشرف علی صاحب رکن ندوہ نے مع دیگر اہل علم فتوے پر مہر و دستخط کر دیے۔ ۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ عمر الدین۔

(۱۳۰)

حضور پرنور حامی دین مبین مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رای عالی باد کہ جس فتوی پر مولوی اشرف علی صاحب رکن ندوہ وغیرہ نے مواہیر کیے تھے وہ پہلا فتوے نہیں ہے بلکہ اور فتوے تازہ لکھا گیا ہے جسمین حقانی صاحب وغیرہ کبرائی ندوہ کے ناتمام اقوال سے تعرض کیا گیا ہے اور پسرا ولا تمام علماء قضاۃ بمبئی کی اسیطرح حیدرآباد کی قضاۃ وعلماء کی خصوصاً مولوی منصور علی صاحب مرادآبادی رکن ندوہ مصنف فتح المبین کے دستخط ہین جسمین اونھون نے ندوہ کو خود نمائی اور بدمذہبی کا جلسہ قرار دیا ہے۔ عمر الدین ۱۳۔ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ

# ردیف غ

(۱۳۱)

## نامہ جناب شیخ غلام اولیا صاحب از دہلی

حامی اسلام جناب مہتمم مطبع اہلسنت سلمہ،

السلام علیکم و قلبی الیکم بندہ ایک طالب حق ہے ہمیشہ سے شعار یہ ہے کہ حق کو قبول اور ناحق کو نا قبول جانا ہے ندوۃ العلما کو کیا کہون بلکہ ندوہ الینا چرہ سمجھنا چاہیے آج کل اطراف دہلی مین زور شور ہے نجم الدین صاحب میرٹھی کل لکھ رہے تھے کہ مولوی عبد القادر بدایونی اور مولوی احمد رضا خان صاحبان کے چھپلگوئی بالکل کرلی گئی ہے جناب کی مطبع مین ندوہ کی پوری پوری پوست کندہ کیفیت چھپی ہے مجھے بھی اون کتب سے مشرف فرمایئے ہزارون مخلوق نے نیچری رافضی ہوجانے کا خوف ہے بالیقین ان کتب سے دو فائدے ہونگے یہ فروخت بھی ہو گی اور مخلوقات فسق و فجور سے بچیگی۔ بندہ غلام اولیا عفی عنہ

## (۱۳۲) جناب مولوی محمد غیاث الدین صاحب حنفی صدیقی مخدومپوری

مین نے چند کتابونکو ندوہ کی دیکھا جو باتین کہ ممبران ندوہ سے سنی جاتی ہین صرف عوام کالانعام کے پہلے ہین ورنہ کتب ندوہ مین تمام تر ضلالت و شقاوت کی باتین ہین ندوہ مجرد کلمہ گوئی و اتفاق و تحاز کو دین اسلام ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ صرف اقرار کلمہ شہادت دین اسلام مین کافی نہین ہے جملہ ضروریات واجبات کا نگاہ رکھنا لابدی ہے۔

## ردیف ف

(۱۴۳) تحریر جناب مولانا مولوی حافظ شیخ محمد صاحب پنجابی مدرس و صدر مجلس اہلسنت ملتان

یہ بات کہ علمائی غیر مقلدین اس مجمع مین داخل ہون مسئول منہ کے درست اور صحیح ہی سواسطے کہ علمائی مقلدین
وغیر مقلدین من حیث انہم کذالک اگر اس مجلس مین جمع ہو کر تردید خصم کرینگے تو بیشک مورد اعتراض خصم کے
ہوجاینگے سواسطے کہ غیر مقلدین کے رسالہ الجہر بالتامین مین آمین بالجہر نکرنے والے کو تارک سنت کہا ہی اور تارک
سنت بطور صغری سہیلۃ الوصول کے قاعدہ کل تارک السنۃ من السنۃ التی لعنہم ولعنہم اللہ من ترک سنتی
یہ قاعدہ مشکوۃ صفحہ ۳۱ مین موجود ہی پس کل آمین بالجہر نکرنے والے نزدیک غیر مقلدین کے ملعون رسول اللہ
و اللہ تعالے کے ہوئے اور اسیطرح مقلدین کی طعن جو غیر مقلدین پر ہین اون سے کتابین مشحون ہین اب
حنفیہ کو مصداق اس بیت ہی کہ کہیے انکہ خود گم ست کرا رہبری کند۔ مناسب ہی کہ اس فعل سے توبہ کہ بلفظ دوسری یعنی
ندوہ تعبیر فرماتے ہین باز آوین بلکہ ایک اولیاء باکرامت صاحب شرع کی بیعت کرین اور ذکر و عبادت مین
حسب ارشاد مشغول رہین ترقی اسلام ہو گی

(۱۴۴) تحریر جناب نواب شیخ فضل علی صاحب رئیس محلہ باغ کاون پٹنہ

ہم ندوہ کے شریک نہین ہو سکتے۔

(۱۴۵) نامہ جناب منشی محمد فرید الدین احمد صاحب رئیس ردولی شریف رکن ندوہ ابن جناب شاہ محمد کرم رحمن صاحب سجادہ نشین حضرت مخدوم شیخ عبد الحق

حضرت قبلہ عالم مولانا سید عبد الصمد صاحب روحی فداکم

ندوۃ العلما کے بارہ مین میری رائے ہمیشہ موافق اوسکی بنیاد اور بناؤ ہم کے کیا سمجھ سکے مین مجھکو ایک
ذرہ جلسہ کے نام سے لطف تھا مگر جب حضور اوسکے مخالف ہین تو مین سب سے بڑا مخالف ہون ایک
مضمون جو سر سید احمد خان نے اپنے اخبار علیگڈہ گزٹ مین جسمین تہذیب الاخلاق بھی شایع کیا ہی
ارسال حضور ہی۔

(۱۴۶) تحریر جناب مولوی محمد فضل حسین صاحب مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب رحمہم

مجھ ناکام ہیچمدان کے نزدیک یہ تحریرات حضرات علماء دین مخالفت ندوہ مین بہت درست ہین ۱۲

اس ندوہ خلل انداز کی ایسی ایسی خرابی و نقصان امور دین مین ہو کہ اجتناب واحتراز جمہور اہلسنت جماعت کو اوس سے شرعاً عقلاً واجبات سے ہو واللہ اعلم

## (۱۳۷) نامہ جناب محمد خواجہ عظمت بیگ صاحب انسپکٹر پولیس رکن ندوہ

مخدومی مکرمی جناب حافظ محمد یقین الدین صاحب زاد کرمہ

بعد سلام پاکٹ مرسلہ پہنچا۔ جناب مولانا احمد رضا خان صاحب کا بار احسان ہسقدر ہی کہ سر نہین اوٹھ سکتا گر جہاں تک مین ندوہ کیطرف سے عاصی کے دلمین بہت دنون سے کھٹک رہی تھین اوس سے کہین زیادہ مولانا صاحب نے ظاہر کردین جس سے اُمید قوی ہی کہ تمام بد مذہبی کا جسنے ندوہ مین راہ پائی ہی ازالہ ہو جائیگا خداوند کریم اجر جزیل عطا فرمائے اور کامیاب کرے عاصی نے بھی ایک تحریر اسی مضمون کی بحیثیت ممبری بھیجی تھی ۵ ہ جون

# ردیف ق

## (۱۳۸) نامہ جناب مولوی ابو الحسن محمد قطب الدین صاحب واعظ رد الرضا ازعلیگڈھ

جناب محترم بندہ اجل فاضل اتم کامل مولانا محمد احمد رضا خان صاحب زید مجدہم

بعد سلام مسنون۔ علیگڈھ مین ندوہ کیطرف کتاب جلاء العیون آئی ہی اور یہان ندوہ کے اتباع کرنیوالے بھی ہین آپ برائی خدا ندوۃ العلماء کے رد کی کل کتب جنمین سب کیفیت ہو ارسال فرمایئے عاشق آل اللہ

# ردیف ک

## (۱۳۹) نامہ جناب مولوی محمد کرامت اللہ خان صاحب دہلوی واعظ رکن ندوہ

جناب مولانا مخدوم جامع کمالات ظاہریہ و باطنیہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہم العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ واقعی بندہ نے جلسہ ندوۃ العلماء مین وعظ نہین کہا اور دوسرے روز جلسہ دوم تھا احقر رامپور چلا آیا۔ چونکہ احقر کو وہان کا طریقہ ناپسند تھا اور شب مولوی عبد الحق صاحب سے بہت کچھ گفتگو ہوئی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل سمجھدار شخص ہین اوسوقت اونھون نے داد دی اور اوسوقت احقر کی جانب ہو گئے اوس گفتگو ی لاطائل کو کیا تحریر کرون غرض احقر اوسی روز چلا آیا

نہ وعظ کہا نہ شریک جلسہ ہوا اب وہ جو چاہیں خلاف واقع تحریر کریں ۴ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ

(۱۴۰) دیگر

جناب مخدوم مکرم بندہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ کتب مرسلہ شعر بحالات ندوہ پہونچیں آپکی طرف سے جسقدر تحریرات ہوئیں اہل انصاف کیواسطے کافی و وافی ہیں میرٹھ میں جو جلسہ ہوا اوسمیں حقیر نہیں شریک ہوا اگرچہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی سلیمان صاحب کا دوسرا خط تاکیدی آیا مگر دل نے نہ چاہا کہ جاؤں مولوی ناظر حسین صاحب تشریف لیگئے تھے مگر وہ بھی ناخوش آئے صدر صاحب نے اونکو بیان سے روکدیا مولوی صاحب حلیم الطبع ہیں ضبط کیا اور برداشت کیا ورنہ اکثر شہر اونکا معتقد تھا صورت بہتر نہ ہوتی آئندہ کے حالات سے مطلع فرماتے رہیے۔

۱۹ مئی ۱۸۹۵ء

## (۱۴۱) نامہ جناب مولوی کریم اللہ خان صاحب از رام پور

کرمفرمای مجبان مولوی محمد حسین صاحب زاد الطافکم

بعد سلام مسنون واضح باد قبل ازین مولوی جعفر علیخان صاحب وقت مراجعت از جلسہ ندوہ عنایت نامہ آن مکرم مع پنج رسائل وخط مولوی عبد القادر صاحب و دیگر کاغذات رسانیدند از مطالعہ آن بسیار خوش و شادکام شدم ہزاران آفرین بر فہم و رای مولوی عبد القادر صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب کہ اینچنین جواہر در رد ندوہ و دندان شکن و شرعی تحریر فرمودند تا حال از جانب ندوہ کہ صدہا ذی علم اند جواب باصواب بجز لا و لم ہیچ نیست قابل تفہیم زیادہ مولوی کرامت اللہ خان صاحب نیز از دہلی تشریف در ندوہ بطلب اونہا بودند لیکن در آنجا بودہ وعظ نفرمودہ روز دیگر در رامپور تشریف آوردند تعریف و توصیف مولوی عبد القادر صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب بسیار میفرمودند ۷ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ

## (۱۴۲) نامہ جناب مولوی محمد کریم اللہ خان صاحب از رام پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین۔

جناب مولانا و مکرمنا و مفضلنا و مخدومنا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم و زادت ارشاداتہم

السلام علیکم و قلبی لدیکم عنایت نامہ گرامی و صحیفہ نامی بنام فقیر احقر عباد آیا مسرور و ممنون فرمایا

تحریر فرمایا تھا کہ مولوی محمد کفایت اللہ خان صاحب دہلی سے لطلب ندوہ آئے تھے مجھسے ملاقات ہوئی
تھی مولوی صاحب نے فرمایا بیشک تو حق پر ہے اور ندوہ اصلاح نہ پائیگا تو میں شریک نہو نگا اور دہلی واپس
جاکر نگام جناب والا مولوی محمد کرامت اللہ خان صاحب میرے برادر زادہ حقیقی ہیں قرار واقعی تاریخ ندوۃ العلما
دوسرے روز خانہ احقر پر تشریف لائے میں نے سبب تشریف آوری کا دریافت کیا تو فرمایا کہ لطلب ندوہ بریلی آیا
اور دوسرا دن میرے وعظ کہنے کا ندوہ میں قرار پایا میں نے وعظ کہنا مناسب نہ جانا اور رامپور چلا آیا
پھر مولوی صاحب موصوف اوسدن یہاں تشریف فرمار ہے اور دوسرے دن دہلی تشریف لیگئے۔

۳ محرم الحرام ۱۳۱۷ھ

## (۱۴۳) نامہ مولوی حافظ کریم بخش صاحب قادری شاگرد مفتی لطف اللہ صاحب صدر

حضرت مخدوم مطاع بندہ مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم
کرمت نامہ نے مع چند رسائل کے شرف صدور لاکر معزز فرمایا اکثر صاحب مقلد سید احمد
علیگڈھی خان صاحب جنکے دولتکدہ پر فقیر ٹھہرا ہے علیگڈھ تشریف لیگئے ہیں بعد ملاحظہ رسائل آئے
حضرت عجب نہیں کہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں اور کچھ ادھر بھی متوجہ ہو جاویں۔ عاجز کریم بخش از تبو ضلع علیگڈھ

۲۰ ذوالحجہ ۱۳۱۶ھ

## (۱۴۴) نامہ جناب مولانا مولوی سید کریم رضا صاحب تلمیذ جناب مولانا خیر آبادی وجناب مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی وجناب مفتی محمد لطف اللہ صاحب ساکن ضلع گیا

مولانا صاحب مقتدی العلماء الاعلام عمدۃ الفضلاء والکرام ماحی بدعت حامی سنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب

دام اللہ بالافادہ

بعد السلام علیکم عرض ہے عطوفت نامہ سامی مع رسائل متعلق روندوہ ورود فرما کر ممنون فرمایا آپنے جو اشاعت
سنت واستیصال بدعت میں سعی مشکور فرمائی ہے اوسکا شکر کس زبان سے ادا کروں جزاکم اللہ خیر الجزاء
جب بڑے بڑے علما اوس امر خیر کیطرف اپنی توجہیں مصروف فرمارہے ہیں تو اس فقیر کی تحریر کی
کیا حاجت ہاں عزم مصمم ہے کہ اپنے اطراف کے علما کو یہ تحریریں دکھاؤں اور اونکو اس امر خیر میں
رغبت دلاؤں اور نیز احباب اور رؤسا کی عنان عزیمت کو اس امر جلیل القدر کی اعانت پر پھیر دوں
نیز سوال آپکے جو ندوہ میں بھیجے گئے اور ابتک اونکا جواب نہیں آیا اگر بیکار ہوں تو ضرور ارسکو

روانہ فرمایئے تاکہ اوسکے مطالعہ سے ندوہ کی خرابیان زیادہ تر ظاہر ہوجائین۔ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

(۱۴۵) دیگر

بجناب مولانا صاحب حامی سنت ماحی بدعت ادامہ اللہ بالافادہ

بعد السلام علیکم عرض ہے عطوفت نامۂ سامی مع رسائل سوالات حقائق نما وارد ہوا کمال خوشی ہوئی واقعی جو الزامات کہ ندوہ کو دیے گئے ہین صحیح ہین جزاکم اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء۔ انشاء اللہ تعالیٰ اشاعت مین پوری سعی کرونگا اللہ تعالیٰ مشکور فرمائے بعض بعض رسالے ندوہ کے بھی ہاتھ آگئے ہین اوسکے مطالعہ سے اور بھی اوسکی اشاعت پورے طور پر ظاہر ہوگئی ۱۴۔ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۲ھ

# ردیف م

## (۱۴۶) نامہ جناب مولانا مولوی مفتی محمد لطف اللہ صاحب خلف رشید جناب مفتی محمد سعد اللہ صاحب مرحوم رامپوری

جناب مولوی صاحب قدردان خلوص کیشان صمیم جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلہم وفیضہم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ملتمس ام برحمایت اسلام فرمودن سالک ومصداق ولا یخافون لومۃ لائم گردیدن بسا خوشدل شدم کہ درین وقت محنت وشیوع دجالون کذابون بس مغتنمات ست چون سال اول ندوہ بحالت ناواقفیت مکانکہ آن فقیر مقام کانپور رسید فقط صورت حال وشبلی نائب شیخ نجد را دیدہ از شرکت آن مجتنب شدم وبجای دیگر قیام پذیر شدم تا دیگران را بر مکائد آنہا آگاہ نمایم شاید نفع بخشد بخدمت ہمنام خود وشاہ صاحب رامپوری رسیدہ التماس ساختم مفید نیفتاد بلکہ ہمہ جمع شدہ مرا افہام وتفہیم بالعکس مینمودند چار طرف بدید حسرت وتاسف بدیدم کہ کدامی شخص حق بین وحق پژوہ ومعین ومددگار نحیف میسر آید ہم میسر نہ آمد ومعاونان ندوہ را صدر نشینی وجب ریاست مثل اجابہود ولعنتہ نگذاشت کہ بسمع قبول بشنوند ناچار سر کردہ شان انکار نمودہ بود کردہ مراجعت کردم الحمد للہ کہ قادر ذوالجلال آنجناب را ماحی کفر وضلال پیدا فرمودہ فی قلوبہم مرض را شافی مطلق بدست سامی شفا بخشد۔ ملتمسہ محمد لطف اللہ ۱۸۔ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ

## (۱۴۷) نامہ جناب مولانا مولوی محمد لطف الرحمن صاحب مرشد آبادی

جناب فخر المحققین امام المدققین مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

تسلیم۔ اخواہا شنیدہ و شد کہ ندوی کلکتہ رسیدہ برای انعقاد ندوۃ العلما ترغیب مینمایند مصلحت ہمین کہ بحکم
سد حشیہ شاید گرفتن بمیل چو پر شدن شاید گذشتن بہ پیل برای انسدادش سعی بلیغ نمودہ آید۔ در دلم میگذرد
کہ جناب با چند نامی علماء بکالم تشریف آرند بعد ازان فقیر و جناب با حضرات علماء کلکتہ رویم و برای انسداد
ندوۃ العلما جہانے سعی افشانیم۔ محمد لطف الرحمن

## (۱۴۸) نامہ جناب مولوی قاضی عبد الرسول محب احمد صاحب قادری مدرس اعلی مارہرہ شریف

مطاع مکرم مستند ان معظم و مفخم نیازکیشان مولانا الاجل الاکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتکم
از خطوط بداؤن علی التواتر اخبار طبع و تالیف تازہ بتازہ نو بنو گوش مسرورم از حماۃ ندوہ احدی بر اتمام مہم
مفخر دیگرے بر بشارات متاثر نشدہ رسائل کارروائی پیش میسازد کسی تصانیف جدیدہ و بسیار با خلاف
واقع مشتہرہ جانبازان ندوہ مینماید احقر باعانت و حمایت بزرگان بلا سلاح محض بفضل رسول اللہ الکریم الرحیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر یکے جواب میدہد وقتاً فوقتاً بمحافل ہم بطور الزام آنچہ بر وقت بخیال می آید گوش گزار
خواص و عوام مینماید بعض بعض خواص از ان سو برید و باین سو کشیدہ اند تمنای آن دارم کہ دو دو جلد رسائل
تازہ سوائی سرگزشت وغیرہ عطیہ سابقہ مرحمت فرمایند و خادم را از خدام خاصہ جلسہ اہلسنت و جانبازان اہل حق
تصور دیدہ وقتاً فوقتاً بخطابہای بہیہ سرفراز میباشند۔ والسلام خیر ختام ۵۔ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ

## (۱۴۹) والا نامہ جناب مولانا مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب محب الٰہی رکن انتظامی و اعزازی ندوہ

مکرمی معظمی مفخمی محترمی جناب مولانا شاہ عبد الصمد صاحب دام مجدہ

تسلیم مع التعظیم ندوۃ العلما کا جلسہ ابتدا سے میرے مذاق کے مخالف ہے۔ مولوی محمد علی صاحب میرے
بڑے دوست ہیں انکی محبت مجھے جلسہ کا شریک کرتی رہی سال گذشتہ کی حالت دیکھکر طبیعت کو سخت اذیت
ہوتی اور وحشت و نفرت کو درجہ تک ایسی پہونچی کہ مولوی صاحب کی محبت پر غالب آئی کچھ شک نہیں کہ
ندوہ کا مسئول عنہ ہوں مگر اسکے استقرار و انتخاب ممبران میں مجھسے کچھ نہیں پونچھا گیا۔ میں نے مولوی صاحب کو

اطلاع دی کہ یہ جلسہ شرکت اغیار سے خالی ہونا چاہیے مگر رائے نا مقبول ہوئی۔ کچھ قواعد بھی مین نے لکھکر بھیجے تھے مگر علیگڈہ کے بعض حضرات کے ترتیب دادہ قواعد کے مقابلہ مین اونکی کچھ وقعت نہین پائی مین دیکھتا ہون کہ کیا عام اور کیا خاص جلسہ دونون مین اغیار کا پورا پورا تصرف اور اختیار رہے اور یہ مرض بظاہر لا علاج سا معلوم ہوتا ہے اپنے مین نے اپنے تئین اوس جلسہ کی شرکت کے قابل نہین جانا مولوی اشفاق حسین صاحب کیخدمت مین مین نے عرض کیا تھا کہ آپ ندوہ سے قبل ایک مختصر سا جلسہ بریلی مین کیجیے اور اوسمین اون حضرات کو جو ندوہ مین شریک ہونے سے تامل ہے اور بعض بعض ذی فہم اور متحد الاذواق حضرات کو شرکت کی تکلیف دیجیے۔ بعد مشاورت کے جو بات قرار پائے اوس پر عمل کیا جائے۔ میری رائے مین علیگڈہ کے مذاق والونکا تو ایک جلسہ سالانہ ہمیشہ سے قایم ہے۔ اہل حدیث والونکا ایک جلسہ سالانہ سمی بہ مذاکرہ علمیہ آرہ مین ہوا کرتا ہے اب یہ جلسہ خاص ہم غربا کا سہ لیسان احناف کا مخصوص ہونا چاہیے اور اسکے قواعد اپنے طور پر منضبط ہونا چاہیے اور اوسکا اشتہار بھی مخصوص ہونا چاہیے۔ یہی میری رائے اول سے تھی اور ابتک ہے اگر خاص جلسہ مین میرے آنے کی ضرورت ہوگی تو آ بھی سکتا ہون مگر عام جلسہ مین جب تک اوسکی اصلاح نہوے مین شریک ہونا نہین چاہتا۔ ۱۰۔ شوال ۱۳۱۳ھ

## (۱۵۰) نامہ جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد حسین صاحب قادری حنفی میرے سجادہ نشین و مہتمم مدرسہ حنفیہ جرواہا ضلع مظفرپور

جناب مولانا معظم و مکرم مولانا المولوی عبد المصطفیٰ احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی دامت برکاتکم بعد تسلیم چند رسالے اور اشتہارات مؤید مذہب حنفیہ خلاف ندوۃ العلما مولوی عبد الوحید صاحب کے ذریعہ سے دیکھنے مین آئے نہایت پسند خاطر ہوئے اور آج ایک دربارہ ترتیب مجلس حنفیہ و قیام مطبع و اشاعت اخبار بھی نظر سے گذرا خدا کامیابی بخشے ۷۔ صفر

## (۱۵۱) دیگر

مین نے سواے رسالہ فغان سلام رسائل مخالف و موافق ندوہ جہانتک مل سکے دیکھے جتنے رسائل مخالف ندوہ ہین برسر حق پاتے۔ اجتماع ضدین ناممکن ہے۔ چونکہ ندوہ خلاف سنت و جماعت ہے بس حق کو چھوڑکر خلاف حق کی اعانت و شرکت کرنی ضلالت سمجھتا ہون مخالفین ندوہ برسر حق ہین اونکا فرمانبردار ہون

## (۱۵۲) نامہ جناب مولوی سید محمد حسین صاحب مدرس اوجھیانی

جناب حامی سنت مصطفوی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بالفعل علمائے ندوہ نے مذہب سنت وجماعت کے خلاف اکثر قواعد اپنے دستور العمل میں مقرر کیے ہیں افسوس کہ یہ صاحب ایسے ہو آپکو حنفی المذہب بھی قرار دیتے ہیں خدا اونکو راہ راست پر لائے مجکو اس سے سروکار نہیں کہ کسیکو برا کہوں خداوند علیم وخبیر مالک یوم الدین ہے مگر ہاں اظہار امر حق سے درگزر کرنا بھی خلاف شرع شریف ہے ضرور ندوۃ العلما کے مقاصد ترقی علوم واتحاد واتفاق ہمارے حق میں اکسیر اعظم ہیں مگر یہ بھی خیال رہے کہ اتفاق واتحاد ہم عقائد کا موجب ہے اگر ندوہ سنی ہو تو ایسے ہی کارکن سرپرست ہوں نہ کہ مخالف مذہب حنفی۔

بڑی خوشی ہوئی جو ہمارے بھائیوں نے اپنے سچے اور پکے طریقہ کی حفاظت پر کمر ہمت باندھی خدا انکے مقاصد ہوں بر لائے آمین ثم آمین۔

میں نے اس ہنگام فتنہ وفساد میں رسالہ حبیب الاحباب نہایت مختصر اور سلیس عبارت میں لکھا ہے جسمیں خاصکر علمائے عصر کو متنبہ کیا ہے اور اس سے مراد دلی علمای ندوہ کو امر حق سے مطلع کرنا ہے

یکم ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ

## (۱۵۳) نامہ جناب مولوی محمد حسین خان صاحب وکیل حیدر آباد

حضرت فیضدرجت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیم معروض آنکہ میں بغرض حصول سعادت عرس اعلیحضرت مرشدی ومولائی مولانا مولوی محمد فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ کو حاضر ہوا تھا۔ مخدومی منشی حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور سے شرف ملازمت حاصل ہوا یہ صاحب میرے حقیقی محسن وہم عقیدہ اور پیر بھائی ہیں ایسا صاحب دل خوش عقیدہ شخص میرے دوستوں میں دوسرا نہیں۔ اونھوں نے مجھسے ندوہ کے بارہ میں استفسار فرمایا میں نے عرض کیا کہ میں مخالف کا دوست ہوں چونکہ جوش ہمدردی ندوہ اون کے دل میں بھرا ہوا تھا خلاف عادت مجھسے بحث آغاز فرمائی میں نے بوجہ ادب بہت کم الفاظ میں اس کا خاتمہ چاہا اور اعلے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی وخوشنودی وموافقت ناموافقت ندوہ یافتہ کرنے پر محول کیا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک صاحب جو ناظم صاحب ندوہ کے شاگرد اور پیر بھائی ہیں تشریف لائے

اور ایک عزیز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی رونق افروز ہوئے مین نے اس مسئلہ کو پیش کیا صاحبان موصوفین نے جو واقعات چشم دید بلا واسطہ تھے ظاہر فرمائے ڈپٹی صاحب موصوف پر ایک حالت طاری ہوئی اور بیساختہ فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین مع اپنے ہم رائے چار سو آدمیون کے مخالف ندوہ ہو گیا اور مجکو اب کسی دلیل و حجت کی ضرورت باقی نہین رہی مین اوسوقت اپنی دلی مسرت کی کیفیت ظاہر نہین کر سکتا کہ تصرف حضرت پیر و مرشد نے میری خواہش کو پورا فرما دیا الحمد للہ علے ذالک

## (۱۵۴) تحریر جناب میر محمد حسین صاحب رئیس محلہ دوتہ بازار پٹنہ

مین سنی المذہب ہون لہذا مین ندوہ کی شرکت نہین کر سکتا۔

## (۱۵۵) نامہ جناب مولوی سید محمد رضا صاحب سندیلوی پوتے داماد مولانا فضل الرحمان صاحب مرادآبادی

- جناب مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ و برکاتہ

تسلیم - اکثر صاحبان ندوہ لکھنو نے کئی خط قبل از جلسہ مقدمین جناب احمد میان صاحب کے بھر احمد میان صاحب برای شرکت ندوہ جو کہ ایک جلسہ لکھنو مین ہو چکا ہے جسکو قریب ایک سال کے ہوا اجازت کیلیے حضور مین جناب مولانا صاحب دادا میان حضرت شاہ فضل الرحمان صاحب قدس سرہ کے تشریف لیگئے جناب مولانا صاحب نے طلب اجازت کی جواب مین فرمایا کہ یہ معاملات نفس ہین لہذا وہان جانے کی کچھ ضرورت نہین واسطے اطلاع کے عرض کیا گیا۔

المتمسہ سید محمد رضا سندیلوی ۳- ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ

## (۱۵۶) گرامی نامہ جناب نواب مولوی محمد علیخان صاحب بہادر القادری انجمنے المخلص صاحبزادہ ریاست رامپور

بشرف خدمت مولانا و مخدومنا مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب القادری سلمہ اللہ تعالیٰ

واصلہ السلام متمناہ۔

مخدوم کیا آپ حضرات اسکو پیشین گوئی خیال فرماینگے کہ ندوۃ العلماء اہل بدع کا مجمع ہو نا موجب خرابی دین و زیادتی بدعت ہے ضرور آپکو خیال نہین بلکہ یقین ہوگا اسکے روکنے کے لیے بجا

امکان ہو کوشش کرنی چاہیے بندہ پہلے بھی عرض کر چکا ہو کہ آپ حضرات بھی ایک جلسہ ہر سال کے صرف علمای اہلسنت وجماعت کا مقرر کریں اور اس جلسہ مین امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہونا چاہیے اس پابندی احکام شرعی کے ساتھ اتفاق واتحاد باہم اہل اسلام کا ہو ضرور نا کہ غیر مذہب والے ہمارا اتفاق موثر ہوتا نے اس وقت مولانا محمد بشیر الدین صاحب کو ایک فرد چندہ واسطے خاص اس جلسہ کے تحریر کر دی ہو جیطرح اون حضرات نے اپنے اجتماع کا نام ندوۃ العلما مقرر کیا ہو اس فرد مین راقم نے آپکے جلسہ کا نام مجمع اہل الحق والہدی مقرر کیا ہو غرض کہ پورے طور سے اہین سعی کیجیو والسلام مع الاحترام والاکرام۔ راقم اثم محمد علی المحض القادری الحنبلی عفا عنہ ۳۰ شوال ۱۳

(۱۵۷) نامہ نامی مولانا مولوی سید شاہ محمد عمر صاحب قادری حنبلی از حیدر آباد

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ندوۃ العلما کے متعلق تائیدی مجلس یہان ہوئی وکلا نے ممبرونکو بہت کچھ بلوایا لیکن الحمد للہ فقیر نے اوس مجلس کے مکائد سب پر ظاہر کر دیے بہت کم آدمی آئے جنکی شکایت جریدہ روزگار مدراس مین چھپی الحق یعلوا ولا یعلی

(۱۵۸) دیگر

جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب مہتمم

از طرف احقر لیلی رحمۃ اللہ ورحمۃ سوا الھادی الی السبیل عمر القادری بر اخویم فی الدین جعلنا اللہ وایاکم من المتحابین فی اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسائل پہونچے رسالنک فتنہ دیکھکر حضرات کی کوشش وسعی پر دل سے دعا نکلتی ہو اور آپ صاحب ضرور انشاء اللہ کان اللہ لہم مصداق ہین۔

(۱۵۹) دیگر

جناب مولانا مولوی مومن سجاد صاحب چشتی فخری نظامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسائل اربعہ پہونچے خود آپکی تصنیف کا جو رسالہ ہے ندوہ کا ٹھیک فوٹوگراف ہے نہایت ہی مدلل اور خوب ہو جواب دندان شکن ہین جزاکم اللہ

عن سائر المسلمین خیر الجزاء

## (۱۶۰) تحریر جناب میر محمد کلیم صاحب رئیس محلہ باغ بکا گولہ پٹنہ

مین تعلقاً مخالف ندوہ ہون یہ جلسہ مبنی بر گمراہی ہے۔

## (۱۶۱) نامہ جناب شاہ محمد مختار احمد صاحب احمدی ردولوی از فیض آباد رکن ندوہ

مہر و خالص سلام واجب التکریم والاکرام مولانا احمد رضا خان صاحب مد فیضہ

بعد سلام مسنون آنکہ جلسہ ندوۃ العلماء مین شیعان کی شرکت مجکو ہمیشہ سے کھٹکتی تھی مگر مین تعجب اور حیرت کی نگاہون سے اپنے صاف باطن علما کیطرف دیکھ دیکھکر رہجایا کرتا تھا طبیعت کی اوبھر ترقی ہی کرتی جاتی تھی اور بعض مشاغل دنیاوی کچھ ایسے سد راہ و مانع رہے کہ اوسکا اظہار بذریعہ تحریر بھی نکر سکا اور جب وقت فرصت کا آیا تو اصلاح کرنے والے اپنی پاک اور پر زور کوششون سے ثواب مالامال حاصل کر چکے تھے اللہ تعالی اصلاح کن حضرات کو اپنے اپنے خلوص کے موافق اجر عظیم دے

۳۰ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

## (۱۶۲) نامہ جناب حکیم مولوی محمد میان صاحب خلف مولانا مولوی عبد السمیع صاحب

مخدومی مطاعی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی

بعد سلام نیاز عرض پرداز ہون یہان رامپور ضلع سہارنپور مین ندوہ کیجانب سے چند خطوط لوگون کی طلبی مین آئے تھی مین نے اوسکے متعلق کماحقہ بیان کر دیا۔ لوگون کے قصد شرکت سست ہوگئے مولوی محمد یوسف خان گنگوہ سے آتے ہوئے ہین اون سے بھی تذکرہ کیا گیا وہ گنگوہ مین بیان کرینگے۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

## (۱۶۳) نامہ جناب مولوی مظاہر حسن صاحب صاحبگنجی

مولوی عبد الوحید صاحب زاد لطفہ

آپکی کاوشین للّٰہیت معلوم ہوتی ہے اشتہار دو بار پچاس اگر بھیجدیجیے تو کسی اور کتاب مخالفہ ندوہ کی ضرورت نہ پڑے لوگ اوسکے مشاق ہین۔

## (۱۶۴) جناب مولوی منظر حسین صاحب سنبھلی

حامی سنت وجماعت ماحی بدعت وضلالت ذوالمجد والایقان مولانا احمد رضاخان صاحب متع اللہ المسلمین بزیادۃ افاداتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کتب ورسالہ وصول ہوئیں مضامین کتب رد ندوہ کی اشاعت کو اپنا فخر ووسیلہ نجات جانکر کمربستہ ومستعد ہون اور دل سے دعا دیتا ہون اللہ تعالی آپکو اس کام نیک انجام کی جزای خیر دنیا وعقبی مین عطا فرمائے آمین فقیر اور مولوی رحیم اللہ صاحب دونون مبتدعین کی ہدایت کیواسطے جہاد لسانی کیا کرتے ہین۔ فقیر منظر حسین عفی عنہ از سنبھل ضلع مراد آباد۔ ۲۹۔ ذوالحجہ ۱۳۱۴ھ

## (۱۶۵) نامہ جناب منشی محمد مظہر الحق صاحب ردولوی نائب ریاست عثمان پور رکن ندوہ مصنف مظہر حق

حامی اسلام والمسلمین ماحی الفتن والمبتدعین حضرت مولانا عالم اہلسنت مدظلہ العالی

احقر محمد مظہر الحق نعمانی ردولوی ممبر جلسہ ندوۃ العلما بعد سلام خدمت عالی مین مکلف ہی بعض تحریرین حضرت کی مجھ تک پہونچین ہین یا ان سے مشرف ہوا۔ انصاف یہ ہی کہ لپنے بہت اس فتنہ کی خبر لی ورنہ قہر ہو جاتا۔ ایک عالم تحیر مین پھنس جاتا مین مشتاق ہون کہ حضرت اپنی تحریرین جو متعلق ندوہ ہین مرحمت فرمائین اور نیز دیگر علماء اہلسنت کی جو اسکے متعلق ہون اکثر میرے ہموطن آپکی تحریر کو دیکھکر اس جلسہ سے اجتناب کا قصد کرتے ہین مین نے یہ بھی سنا ہی کہ کوئی مجلس خاص اہلسنت کی مقرر کیگئی ہی مین اوسکے دستور العمل کا مشتاق ہون اور اوسکی ممبری کو اپنا مسرت وعزت سمجھتا ہون مین نے ایک عریضہ رجسٹری شدہ مولوی ناظم صاحب کیخدمت مین بھی آج روانہ کیا ہی جو کچھ اوسکا جواب آئیگا اوسکا ارسال خدمت بابرکت کرونگا مجھے امید ہی کہ حضرت میرے خط کو جو بنام مولوی ناظم صاحب روانہ کیا گیا ہی اور اوسکے جواب کی سرگزشت ندوہ مین طبع فرمائین اور ایک تحریر مین نے حیدرآباد بغرض دریافت کیفیت فتوے مفتی صاحب ایک معزز شخص کے نام لکھی ہی اوسکی کیفیت بھی عنقریب روانہ کرونگا ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۱۷ھ

## (۱۶۶) دیگر

محی الملۃ والدین محدث سید المرسلین مولانا المکرم والمعظم حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب عالم اہلسنت

دامت برکاتہ وزاد مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت کا مفاوضہ شریفہ مع رسائل مرحمت شدہ صادر ہوکر باعث اعزاز وافتخار ہوا جواب ابلاغ عنایت معلے کرنے مین یہی انتظار تھا کہ میرے معروضات کا جواب ناظم صاحب کے یہان سے آلے تو ساتھ ہی اپنے عرائض اور مولوی ناظم صاحب کے جوابات بغرض ملاحظہ ارسال حضور کیجاوین چنانچہ جناب موصوف نے میرے عریضہ مورخہ ۱۴ محرم الحرام کا جواب اپنے نامی نامہ رقمزدہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ مین مجملاً مختص ہے بالکل مجھ جیسے کم فہم کی تسکین وتشفی نہو سکے مرحمت کیا بعد اسکے جو عریضہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ کو بصیغہ رجسٹری جوابی ناظم صاحب کیخدمت بابرکت مین روانہ کیا گیا اوسکا جواب ہی قسلم انداز فرمایا ہمارے واجب التعظیم ناظم نے اسمین بھی کوئی مصلحت سوچی ہوگی ورنہ علمائے ربانی کی شان سے بعید ہے کہ سائل کو محروم فرمائین اور تسکین نہ کرین مولانا بہت خوب ہوا کہ حضرت نے اوسکی طرف توجہ تام مبذول فرمائی اور ندوہ کے عیوب پر خاص وعام کو مطلع فرمایا ورنہ بہ وقت آجاتی ایک ندوہ شتر بے مہار ہوکر نہ رہیگا اسوقت جو حضرات مخالف گروہ سے نا ہر نہین ہین وہ اسکو محض نفسانیت پر محمول کرتے ہین اور جن لوگونکو تفصیلی حالات معلوم ہوتے جاتے ہین وہ ہٹ دہرمی کو چھوڑکر اکثر اتفاق رائے فرماتے ہین اور حضرت کی کارروائی کی داد دیتے ہین رسائل عطیہ آنجناب مین نے بعد معاینہ بعض معززین کے پاس بغرض ملاحظہ بھیجدیے رسالہ اتمام الحجۃ علے مخالفی الندوہ جو دفتر ندوہ سے وصول ہوئے وہ بغرض ملاحظہ عالی حضور مین پیشکش کرتا ہون مولف رسالہ نے بعض مقامات پر گستاخی وبیہودہ گوئی سے کام لیا ہے جہانتک مجھے ان حضرات کے حالات سے واقفیت ہے مین لکھ سکتا ہون کہ یہ کوئی عالم نہین ہین بلکہ رائے بلی معمولی لوگون مین ہین

## دیگر

(۱۶۷)

حامی دین متین وارث سید المرسلین قبلہ مکرم حضرت مولانا الحافظ الحاج السید شاہ محمد عبد الصمد صاحب مودودی التقوی دامت برکاتہ

بعد آداب وتسلیم ملتمس ہو مولوی ناظم صاحب نے پھر کوئی جواب نہین دیا بلکہ سکوت اختیار کیا اور یہ تو پہلے ہی معلوم تھا۔ آج فدوی نے اپنے خطوط اور مولوی ناظم صاحب کے خط کی نقل جناب

مولانا احمد رضا خان صاحب کی خدمت شریف میں روانہ کر دیئے حضرت شاہ التفات احمد صاحب اور عزیزی فرید الدین نے حضور کا نام نامی سنتے ہی ندوہ سے علیحدگی کی اور فرمایا بعد ہر حضور ہونگے اوسی طرف خدام چلینگے۔ ۱۴۔ صفر ۱۳۱۷ھ

## (۱۶۸) دیگر

ذو المجد والکرام صاحب الفضل والہمم حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلہم بعد تعظیم پس از آداب ادب ملتمس ہے پارسل عطیہ مع رسائل عطیہ بندگان عالی صادر ہوکر باعث اعزاز ہوا بعض علماء و اکثر روسا کی خدمت میں روانہ کی گئی ملازمان جناب جو رسالہ یا اشتہار اسکے متعلق طبع ہو بنام نامی حضرت شاہ التفات احمد صاحب رئیس و سجادہ نشین بدو ولی شریف براہ راست روانہ فرما دیا کریں جناب ممدوح بھی آپ حضرات سے اتفاق رائے فرماتے ہیں

## (۱۶۹) جناب شیخ ممتاز علی صاحب حنفی حیدرآبادی رفیق رئیس اعظم حیدرآباد ممبر انجمن حامی مجلس

میں ندوہ کا مخالف و مخالفت ندوہ کا موافق ہوں۔

## (۱۷۰) جناب ممتاز الفصحا قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز از پیلی بھیت

جناب مولانا مخدوم و مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز عرض ہے دو نسخہ رسالہ جناب میرے پاس بھیجے عزیزی خلیل الدین کے پاس آئے وہ دونوں نسخے لاجواب ہیں جملہ مخالفین اگر متفق ہو کے جواب لکھیں تب بھی غالباً مغلوب ہونگے ۲۷۔ مارچ ۱۹۰۰ء

## دیگر (۱۷۱)

جناب مولوی صاحب مخدوم و مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے کہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کیا وہی ہیں جو جناب مفتی عنایت احمد صاحب کے شاگرد تھے میں نے عربی پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اب صورت بھی یاد نہیں کہ میں نے اونکو نیاز نامہ بھیجا ہے کہ مجلس ندوۃ العلماء میں رافضی و غیر مقلد وہابی اور نیچری کو شریک کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مگر ابھی جواب نہیں آیا۔ ۲ اپریل ۱۹۰۰ء

(۱۷۲)

## دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے آغاز انجمن ندوہ سے ختم تک آپ کی تحریرات مین نے نہین دیکھین اونکا مشتاق ہون ایک آخر کی تحریر ندوہ کی مین نے دیکھی جسمین لکھا تھا کہ ندوہ جواب دینے کو تیار ہے مین نے (عبد الجمیل) صاحب بریلوی رکن ندوہ) سے اُدسیدن شام کو کہا کہ پہلے از جانب ندوہ یہ تحریر ہوئی کہ ہم اعتراض کے جواب دینے سے سکوت نکرینگے جلد احد اتفاق جواب دینگے پھر یہ تحریر کی کہ ہم سکوت کرینگے پھر بعد ختم انجمن یہ مشتہر کیا کہ تحریری جواب دینے کو ہم تیار ہین مگر کچھ جواب نہین دیا۔ علمائے ندوہ کچھ بہلے گئے کچھ جانے کو ہین قاضی صاحب نے کہا کہ انجمن ندوہ نے جیسا مناسب جانا کیا۔

مین نے ایک خوش عقیدہ آلہ آبادی کو لکھا تھا کہ وہان کے علما کی کیا رائے ہے جواب آیا کہ یہان کے علما بحیثیت موجودہ ندوۃ العلما نا جائز کہتے ہین ۱۸ اپریل ۹۹ء

(۱۷۳)

## دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام نیاز التماس ہے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پہلے بہت تشریف لائے مسجد مین وعظ فرمایا مین نے اون سے خلوت مین کہا کہ بابت اصلاح ندوہ بھی کچھ فرمایے مگر قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ نیچری وغیرہ شامل مشورہ ندوہ نہین شبلی پکے حنفی ہین سید احمد خان کے پیرو نہین مگر شبلی نے ایک کتاب مین لکھا ہے کہ مین ہر مسلک مین سید احمد خان کا پیرو ہون۔

(۱۷۴)

## دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے کہ فتاوی القدوہ اور تین پرچے بابت اصلاح ندوہ پہونچے جن سے بیحد فیض حاصل ہوا جناب مولوی صاحب (مخالف ندوہ) نے کل مسجد مین خوب ہی وعظ فرمایا اور سب کو بیحد پسند ہوا اور معتقد ہوئے۔ مجکو شام کو معلوم ہو گیا تھا کہ بریلی سے کچھ تحریک ان کے وعظ کے روکنے کی ہوئی ہے مگر کل صبح ہی خیر خواہان اسلام کیطرف سے

نظام اسلام کی فتح رہی ندوہ کا یہ قول کہ رفتہ رفتہ اصلاح ہوگی ہں رفتہ رفتہ کی کچھ حد بھی ہوگی
سناہے مولوی شاہ سلیمان صاحب آنریری مجسٹریٹ بھی ہین کچھ تصور کرکے قبول فرمائی ہوگی۔
۹ رمئی ۹۶ء

# ردیف نون

## (۱۷۵) نامہ جناب شیخ نبی بخش صاحب از شہر کہنہ بریلی۔

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ العالی

بعد السلام علیکم گذارش ہے حضور کے یہان سے دربارہ ندوہ رسالہ و اشتہارات جاری ہوئے ہین سزاوار تحسین و آفرین ہین امیدوار ہون کہ عام فہم رسالے عنایت ہون والسلام۔

## (۱۷۶) تحریر جناب مولانا مولوی سید شاہ نصیر الحق صاحب نظامی عظیم آبادی

مین جناب شاہ عزیزالدین حسین صاحب کا ہم زبان ہون (یعنی چونکہ مین حنفی المذہب ہون اور یہ ندوہ اجتماع مذاہب مختلفہ سے قایم کیا گیا ہے۔ لہذا مین اوس کے خلاف ہون)

## (۱۷۷) تحریر جناب میر لور احسن صاحب رئیس محلہ میدان شاہ فضاحت پٹنہ

ہم حنفی المذہب ہین ندوہ اوس کا مخالف ہے مین اوس کا شریک نہین۔

## (۱۷۸) والا نامہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مدرس اعلی احمد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولانا المعظم المفخم مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب عم فیضہم

بعد السلام علیکم۔ جلسہ جام کیمپ میرٹھ کے متعلق جو آپ نے ہے جو کچھ وقوع مین آیا اوس وقوف کی توقع ان جناب کی طرف سے نہ ہے۔ مولوی عبد السمیع صاحب نے کیمپ میرٹھ سے تحریر فرمایا تھا کہ ندوہ مین کون کون رافضی و نیچری ہے مفصل لکھنا چاہیے تین چار کی اسامی بندہ نے اور ان کے حالات سے کسی قدر بہ اطلاع دی تھی وہان سے آج بتاریخ ۱۶ شوال ہر دو رسالہ بندہ کو بلا سکارڈ آیا آج ہی جواب روانہ کیا کہ اس قسم کے اقرارات و وعدات جلسہ بریلی مین بھی ناظم صاحب و حقانی صاحب نے کیے آخر الامر ثابت نہ رہے۔ یہ دونون صاحب اگر صادق ہین کہ فیصلہ نامہ لکھ دینے کو تیار ہے

تو شبلی پر نیچرے عقائد کفریہ کی تصریح کر کے اُن کا کفر یہونا اور اپنی براءت و توبہ اُن سے طبع کرادے
بندہ راقم اور جو صاحب ناظم دہقانی کے حال سے واقف ہیں وہ بمقتضای المومن لا یلدغ من جحر مرتین
اِن کے اِس قسم کے اقرارات کا اعتبار اور اُن کے اقوال کا کیونکر کر سکتے ہیں رواقض کے خوش
کرنے کو سنیہ کا نکاح رافضی تبرائی سے جائز کر دیا تنبیہ کی گئی کہ فلاں کتاب میں موجود ہے کہ جن کے
نزدیک یہ کافر نہیں اُن کے نزدیک بھی نکاح کا انعقاد مع الکراہتہ والحرمتہ ہے۔ نہ بلاکراہت بعد
حرمت اس کی تصریح کر دینا چاہیے ناظم صاحب و متعلقان دارالفتاء ندوہ نے قبول نہ کیا۔ اس قسم کا
جواب بندہ راقم نے لکھنؤ کو روانہ کر دیا آن جناب نے کیا تحریر فرمایا۔ اور رائی ناقص بندہ کی یہی
کہ چھوٹا سا اشتہار کہ جس میں اسامی فقط اُن شرکاء ندوہ کے ہوں جو رافضی و نیچری و وہابی و امثالہم
ہیں مع اُن کے بیان مذاہب و حالات و تصریح اس امر کی کہ یہ شرکاء ندوہ اس مذہب کے ہیں
مطبوع کرا دیا جاوے کہ عام طور پر سب کو خبر ہو جاوے اور ندوہ کے بارے میں جو کچھ جدید تحریر یا کوئی
ہوئی اُس سے بھی مطلع فرمائے ۔ رقیمہ نیاز عبد الاحد خان عفی عنہ

(١٦٩)
## دیگر

بخدمت عالی مرتبت قاطع بنیان الملحدین قامع اساس متبدعین جامع کمالات علمیہ عملیہ جامع ے
علوم اصولیہ و فروعیہ جناب مولٰنا مولوی احمد رضا خاں صاحب دام فیضہم
بعد السلام علیکم و علی من لدیکم واضح رائے عالی باد کہ کل بتاریخ ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۱۴
ہجری روز یکشنبہ بلیدہ رسائل مع پوسٹکارڈ وصول ہوا حسب الارشاد جناب مولوی عبد الصمد
منشی اسمٰعیل صاحب کو بھی ارسال کیے جاوینگے۔ اور بندہ راقم نے جو مولوی محمد سمیع صاحب کو
بہ بلدہ اشاعت تبریہ لکھا تھا اُن کے جواب میں جو انھوں نے تحریر فرمایا ہے اس کی نقل یہ ہے
السلام علیکم و رحمۃ اللہ عنایت نامہ بابت حالات ندوہ پہنچا۔ واقعی میری شرکت کی وجوہ
جو جناب نے تحریر فرمائی ہے۔ وہ تیسری بات یہ ہے کہ مجھ سے ناظم صاحب نے اقرار فرمایا کہ ہم غیر مقلد
اور نیچری کو ہرگز کبھی ندوہ میں نہ رکھیں گے۔ تیسری یہ بات کہ جو کوئی غیر آدمی شریک تھا وہ خارج کیا گیا۔
چوتھی یہ بات کہ جلسہ چھبیس آدمیوں میں مولوی شبلی صاحب نے اپنی خطا یا سابق سے توبہ کی اور ندوہ کو
علی الاطلاق نیچریت کو رد کیا اور لباس نیچری چھوڑ کر عمامہ و جبہ عربی لباس پہنکر داخل ندوہ ہوئے

یا بخزین یہ کہ مولوی عبدالحق صاحب حقانی مجھ سے یہ کہا کہ ہمارے رسائل کا مضمون ہم نے اور
سمجھ کر لکھا ہے مخالف شرع نہین اور اس کا وہی مضمون رکھا جاوے جسمین ہمارا اعتراضات
ہین۔ تو ہم اس سے تائب ہین آپ کو جو محبت میرے ساتھ ہے مین اُس کا شکریہ ادا کرتا ہون
اور اشتہار چھاپنے کو جو فرمایا ہے اُس کی صورت یہ ہے کہ میرا آخری دن دو گھنٹہ شریک ہو جانا ندوہ کا
جس طرح پر ہوا ہے سب جانتے ہین اُس مین کوئی مجھ کو دھبہ نہین لگا سکتا آپ ہرگز غم نہ فرماوین
ان کسی نے کچھ طبع کرایا اُس وقت مجھ کو چھاپنا بجواب کلام ضرور ہوگا) باوجودیکہ بندہ چند تحریرات مین
حقانی و ناظم صاحب وغیرہما کے ایسے فریبون اور چالون کا اظہار کر چکا تھا اور بعض اغراض ندوہ مخالف
شرع ہونا لکھ چکا تھا اُس پر کچھ خیال مولوی صاحب نے نہ فرمایا تو پھر ارسال خط کو طبیعت بند نہ
نہ چاہا آیندہ جو رائے مبارک ہو وہ تحریر فرمایئے ولیسا عمل مین لایا جاوے۔ جناب کی رائے مبارک
مین مناسب معلوم ہو تو آن جناب و بندہ پھر ایک بار یاد دہانی دوستانہ اور مولوی صاحب پر۔ این
اس سے بندہ کو مطلع فرمایئے۔ الراقم نذیر احمد خان عفی عنہ از احمد آباد گجرات دکن مدرسہ طیبہ۔

## (۱۸۰) نامہ جناب مولانا سید نذیر الحسن صاحب ایرانی شاگرد جناب شمس العلما مولانا مولوی سید ابو سعید صاحب خلیفہ مولانا گنج مرادآبادی و شاگرد مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ندوہ

جناب مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب سلامت
السلام علیکم و رحمۃ اللہ سنا گیا ہو کہ آپ کے سوالات کا کچھ جواب اراکین ندوہ نے
اپنے عقیدہ کے موافق مرحمت کیا ہے یہ تمنا ہے کہ اس قدر معلوم ہو جاوے کہ اُن بزرگوار نے
اعتراف کیا ہے یا واقعی اپنے ارادون کی تائید پیش کی ہے اگر مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب
آپ دربارہ ممانعت ندوہ دریافت فرمایین اور وہ سب خطوط بھی شائع ہو جاوین تو عوام کا بہت
فائدہ متصور ہے واقعی آپ کی سبقت قابل تحسین و ہمدردی و قدر کے قابل ہے۔ کتاب
اصلاح الحجۃ تو نمایاں نظر سے گذری ہوگی انشاءاللہ اسی ہفتہ مین ایک مضمون اور روانہ کیا جاویگا
سوالات حقائق نما کی چند جلدین اور مرحمت فرمایئے یہان ممبران ندوہ کثرت سے رہتے ہین خدا آپکے
ارادے مین برکت دے۔ نذیر الحسن از ایران۔

دیگر

(۱۸۱)

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب۔

ہدیہ سلام قبول فرمائیں آج برادر مولوی حافظ محمد عبید اللہ صاحب الہ آبادی کے متعقد نامہ سے علام ہوا کہ ستر سوال اور خط کے جواب برائے نام ندوہ میں چھپے ہیں خطوط کے جواب کا نام (اعلام تفضیل الاعلام) تجویز ہوا۔ اور سوالات کے جواب کا نام (رہائیۃ الالباء سے ندوۃ العلماء) رکھا گیا وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جواب کیا ہے مسخرا پن ہے آخر شہید دن میں تو داخل ہو گئے۔ جلسہ بریلی کی کیفیت اور وہاں کے حالات سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں۔ محمد نذیر الحسن عفی عنہ ۲۰۔ شوال ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۸۲)

معظم محترم جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب۔

ہدیہ سلام قبول فرمائیں۔ چند نسخے کتاب قطع الحجۃ اور چالیس جلد سد اللصوص ایک تحریر جواب مولوی حقانی و مولوی امجد علی صاحب آپ کی خدمت میں روانہ کی تقسیم ہو چکیں یا نہیں۔ اب آئندہ ندوہ کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے عوام مسلمانوں کو خدا ہی سمجھائے تو سنبھلیں ہوئے خواب بھی لوگ دیکھتے ہیں کشف سے بھی معلوم کرتے ہیں اور خدا جانے کیا کیا واہی تباہی باتیں عوام کے پھنسانے کو عمل میں لاتے ہیں۔

ایک صاحب حج کو بھی گئے ہیں مگر تحقیق معلوم ہوا کہ حج کا تو نام ہی نام ہے مقصود اصلی علمائے حرمین شریفین سے تائید ندوہ میں دستخط کرانا ہے۔ محمد نذیر الحسن ایرالوی ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۸۳)

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

وعلیک السلام نامہ نامی کل تشریف لایا۔ الحمد للہ کہ علمائے اہل سنت ذفتح پائی بیشک سچ ہمیشہ غالب رہتا ہے مجلس علمائے اہل سنت و نیز مجمع اہل سنت قائم ہونے سے نہایت مسرت ہوئی خدا کرے روز بروز ترقی نظر آئے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا فرق باطلہ تو بہت چاہتے ہیں کہ اس جھلملاتے چراغ کو پھونک پھونک کر گل کر دیں مگر کہیں ایسا بھی ہوسکتا ہے استغفر اللہ۔ تعجب ہے کہ مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی بھی تشریف لائے اور کچھ نہ ہوسکا اس طرف جبر الٰہی

ندوہ کثرت سے ہین بچی باتون مین ہزارون تاویلین کرتے ہین پورے گمراہ ہورہے ہین
مین نے بہت خطوط تایید مجلس اہل سنت مین بمبئی حیدرآباد کلکتہ وغیرہ مین روانہ کیے ہین اور
ایک مضمون میرا عرصہ سے زمانہ اخبار مین شایع ہوا کرتا ہے۔ محمد نذیر الحسن عفی عنہ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۳

(۱۸۴)

دیگر

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قبلہ دام مجدہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کل مین لکھنو سے واپس آیا اشتہار ات وگرامی نامہ وصول پایا
حضرت مولانا مولوی محمد ابو سعید صاحب دامت فیوضہم نے اس سفر مین حتے الامکان بہت کوشش
فرمائی اور بیانات ندوہ کی ہر شخص کے دل مین اچھی طرح جمادین تایید مطبع ومجلس اہل سنت کی
پوری فکر کی گئی ندوہ نے اپنی دو برس مین بہت کو گمراہ کر دیا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ گمراہی دفع ہو
سرگرمی کی جاتی ہے وما علینا الا البلاغ۔ بادی النظر مین تو ندوہ سست معلوم ہوتا ہے باطن کا
حال خدا جانے۔ غرض ہم اپنے کام سے کام ندوہ رہے یا نہ رہے ہم سچ بات کہنے سے باز نہ آئینگے
والسلام مع الاکرام۔ نذیر الحسن ۷ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ

(۱۸۵)

دیگر

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ بہت ممبران ندوہ ندوہ سے علیحدہ ہوئے الحمد للہ کامیابی ہوئی رسالہ
شکوہ دوست عرصہ سے چھپ گیا ہے میری عدم موجودگی کے باعث آپ کی خدمت مین پہونچ
سکا اس ندوہ سے قدیم مدارس اسلامیہ بالکل شکست ہو گئے۔ تعلیم مین ضعف آگیا۔ مدرسہ
فیض عام کانپور کا بھی آج کل کایا پلٹ ہو گیا ہے نذیر الحسن از ایرایان ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۱۴

(۱۸۶)

دیگر

جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ دام مجدکم

وعلیک السلام مع الاکرام دو گرامی نامے اور پچاس نسخے وصول ہوئے خدا آپ کی محنت
ودلسوزی ٹھکانے لگائے مطبع اہل سنت کے قائم ہونے سے فی الحقیقت حسرت ہوئی خدا روز
افزون ترقی دے۔ نہ ہی تعجب کہ مین اس بنا پر کہ انجمن کا رکن قرار دیا جاؤن۔ مین جلسہ ہوا

ان کی شرکت منظور کرتا ہوں رہی وکالت تو مجھے وکالت کیسے عرصہ ہوا میں تو خادم سنت ہوں
جو ہوا وہ کیا اور جو ہوگا وہ کرونگا۔ حضرت قبلہ کی سعی بلیغ تو آپ پر روشن ہے آج کل ایک مثنوی ادب
تحریر فرمائی ہے قریب اختتام ہے محمد نذیر حسن ۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۸۷)
دیگر

جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پچیس نسخے سرگذشت ندوہ وصول ہوئے۔ حق اچھی طرح سب پر
ظاہر ہوگیا۔ عمدہ قاعدہ سے یہ رسالہ لکھا گیا منکر انکار کریں کیا مجال رد اخراجات ندوہ بھی جلد طبع ہو جائے
تو اچھا ہے۔ غازی پوری۔ دو ورقی۔ بہاری چو ورقی اشتہار ۲۹۔ شوال اشتہار ۱۹۔ شوال
اشتہار راقم اختلاف از گورکھپور۔ روہیلکھنڈ گزٹ۔ دار السلطنۃ کلکتہ۔ وہ اشتہار جو حضرات
ندوہ بٹنے وقت مشہور کرنے گئے روانہ فرمادیجئے ابھی تک یہ تحریریں میں نے نہیں دیکھیں نہ حضرت کی
نظر سے گذریں نذیر حسن از ایاپان ۱۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۸۸)
دیگر

جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

بعد سلام سنت اسلام عرض ہے معلوم ہوا کہ حضرات ندوی مذہبی چھیڑ چھاڑ سے گھبرا کر اپ تو تو
گو مگو گفتگو کیا چاہتے ہیں اڈیٹر زمانہ کو کسی بزرگ نے خط لکھا ہے کہ آپ ایسی تحریر نہ چھاپا کریں
یا تو کچہری کی راہ مسدود کی جاتی تھی یا آپ خود ہی آمادہ ہوتے ہیں خیر یہاں تک تو ایک خداوندی
قانون ہے۔ مطلب جو وہ گورنمنٹ سے مخاطب ہوں ہم حذر اسے۔

(۱۸۹)
دیگر

شفیق مکرم جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ندوہ کے خلاف مذہب اہل سنت اصول اور برعکس مذہب حنفیہ۔
کارروائیوں نے مجھ خود کو ایسا آمادہ کیا ہے کہ میں کسی تحریک یا تحریر کی ضرورت اپنی ذات
خاص کے لیے ضروری نہیں سمجھتا میرا دل مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اصول ندوہ کی بیخ کنی اور مجلس السنت کی
آئیندہ کوئی مکمل اور مستعد کروں۔ پٹنہ اور بہار کی کامیابی نے مسرور کیا مگر صریح کذب تو

اثر آ سے کیا چارہ ندوے کو لقاء وقید جمیعت حیلہ بازی کا نان حق معتدوپروازی کا اوٹھا رکھا ہے سنی یہی کافی ہے الحق لیعلو ولا یعلی ارشاد ہو کہ الہ آباد کانپور میل پور پٹنہ کلکتہ کے کن کن علماء نے فتوے السنۃ کی تصدیق کی۔ ۲ شوال ۱۳۱۸ھ

دیگر

(۱۹۰)

جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ کانپور سے پٹنہ تک قریب قریب کل اکابر اہلسنت اپنے موافق اور مخالف ندوہ پائے گئے یہ آپ کی اس کوشش کا نتیجہ ہے جو بہار و پٹنہ وغیرہ میں بمقابلہ ندوہ بانی بڑی دھوم دھام سے کی گئی تھی۔ واقعی یہ مظہر میں بڑی چالاکی سے جلسہ کیا گیا مگر جاہل لیاقتی کھل جانے پر وہی ثابت کا تا تھا یہی اصول انسان کو خراب کرتے ہیں اور ندوہ نے انہیں اصول کی بدولت ٹھوکریں کھائیں افسوس اب بھی نہیں چونکتے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کلکتہ کے لوگ بے خبر تھے گذشتہ جمعہ میں اچھی طرح کان کھول دیے گئے۔

محمد نذیر احسن از کلکتہ ۱۸۔ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ

دیگر

(۱۹۱)

حضرت مولانا دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اب کلکتہ میں میرا قیام صرف چار یوم ہے علمائے کلکتہ کے دستخط ارسال خدمت ہیں یہاں کے ہر کہ ومہ کو ندوہ سے پوری آگاہی ہو گئی امید نہیں کہ اس طرف ان کا قدم آوے۔ اعدا کرتا وے بھی تو ندامت وخرابی ہوگی یہاں کے علما فرماتے تھے کہ ہر سال جلسہ ندوہ کے قریب ناظم صاحب کے خطوط طلبی کی غرض سے آیا کرتے تھے خیال تھا کوئی مسلمان کے بڑے ہمدرد ہیں مگر یہ کتابیں تو اس خیال کو خیالی بتا رہے ہیں مجلس اہلسنت بریلی کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ ناواقفوں کو واقف کر کے اچھی ہدایت کی ۱۵۔ محرم ۱۳۱۸ھ کو جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب ایک مجلس تائیدی مجلس اہل سنت بریلی قائم فرماتی ہے جس کے صدر انجمن حضرت مولانا شاہ صفی اللہ صاحب ہوئے اور منتظم جناب مولوی ابو محمد حسین صاحب مدرس اعلیٰ بلرام پور بہت بڑے مجمع میں شاہ صاحب موصوف نے محض بغرض ہدایت عوام بباعث جوش مذہبی ندوہ کی

خشناعات کو رد فرمایا اور مجلس اہل سنت کے قائم رہنے کی دعا فرمائی۔ شاہ صاحب قبلہ عازم اجمیر
تھے صرف اسی باعث تین یوم قیام فرمایا کتب ندوہ ملاحظہ فرمانے کے بعد مذہبی جوش نے رد کیا
فتاوی ہذا کی جن صاحبوں نے تصدیق کی ہے اُن پانچ صاحبوں کے یہ نام ہے
حضرت مولانا حاجی حافظ محمد حاتم صاحب متولی مسجد کولوٹولہ کلکتہ مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری
و مولانا عبد الحق صاحب کانپوری۔
جناب مولانا الٰہی بخش صاحب مدرس اعلیٰ تلمیذ جناب مولانا مولوی ولایت حسین صاحب مصری گنجی
جناب مولانا مولوی تمیم الدین احمد صاحب شاگرد مولانا ولایت حسین صاحب
جناب مولانا مولوی عبد الجلیل صاحب تلمیذ حضرت مولانا حاجی محمد عبد القادر صاحب
حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبید اللہ صاحب حسنی حسینی بغدادی
محمد نذیر الحسن ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۹ھ

# ردیف واؤ

## (۱۹۲) والا نامہ جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی تلمیذ رشید مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری و مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ندوہ مقیم پیلی بھیت

امام الدہر و ہمام العصر عالم ربانی و فاضل حقانی بحر العلوم مولانا سیدنا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہم
و عم فیضہم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مطالعہ استفتا در بارہ ندوہ سے مستفیض ہوا کیا لا جواب جواب آپ نے
افادہ فرمایا ہے جزاکم اللہ عنی و عن سائر اہل السنۃ خیر الجزاء میری تحریر کا کوئی اثر بظاہر ممکن نہیں
معلوم ہوتا مگر آج میں نے بڑے شد و مد کی تحریر روانہ کر دی ہے آپ دعا کیجیے کہ حق تعالیٰ نتیجہ
مطلوب بہتر مرتب کرے اور اُن کی عنان کو حق کی طرف منعطف کرے آمین یا الٰہ العالمین۔
وصی احمد ۹ شعبان ۱۳۱۱ھ از پیلی بھیت۔

(۱۹۳)

## دیگر

امام المتکلمین ہمام الفقہاء والمحدثین خیر اللاحقہ بالمرۃ السابقین بحر العلوم مولانا و بالفضل اولٰنا مولوی
احمد رضا خان صاحب عمت فیوضاتہم اہل المشارق والمغارب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے سابق کے عریضہ میں نظر فیض اثر سے گذرانا تھا کہ جناب ناظم صاحب پر
میری تحریر کا کوئی اثر نہیں پڑنے کا مگر ان کو متنبہ کرونگا چنانچہ میں نے ایک عریضہ انکی خدمت میں
پیش کیا انھوں نے یہ عنایت کی کہ فوراً جواب دیا الفاظ اوس کے بعینہ مرقوم ذیل ہیں۔

عزیزی وصی احمد ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ محبت نامہ نے مجھکو مسرور کیا آپ کا غصہ یا خفگی چونکہ
خلوص کی وجہ سے ہے اس لیے مجھے مسرت ہوتی ہے بریلی کی انجمن اسلامیہ نے دعوت جلسہ کی
اور مولوی احمد رضا خان صاحب کا خلاف ذکر کیا اور مولوی خلیل الرحمان صاحب وغیرہ نے بھی حمایت
وبلاغت کی اراکین اب تک اسی بات پر ہیں کہ بریلی میں جلسہ ہونا چاہیے دیکھئے کیا ہو انتہی کلامہ القدر الحاجۃ
اصل حال یہ ہے کہ ناظم صاحب برای نام ہیں قابو اور ہی لوگوں کا ہے اراکین موجودین میں کوئی خوش
عقیدہ نہیں جو خوش عقیدہ تھے مانند شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی وغیرہ یہ لوگ بھی ندوہ کی حرکتوں سے
متنفر ہو کر اب کی سال سے علیحدہ ہو گئے ہیں اب باقی ماندہ اراکین میں سب سے اول درجے کے دخیل
شبلی معتزلی ہیں اور دوسرے درجے کے مولوی خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری مولوی شبلی نے
ان کو لکھا ہے کہ جس طرح ہو ندوہ کا جلسہ بریلی ہی میں ہونا چاہیے ۔ وصی احمد حنفی از پیلی بھیت
۱۱ر شعبان ۱۳۱۳ھ

(۱۹۴)

## دیگر

امام المتکلمین ہمام المدققین فقیہ الدہر و محدث العصر بحر العلوم مولانا المکرم و مقتدانا المعظم مولوی
احمد رضا خان صاحب دام ظلہم وعم فیضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کل ایک رکن رکین ندوہ تشریف فرمائے پیلی بھیت ہوئے حضور کی امام
امام المحققین مولانا عبد القادر صاحب کی شان میں سخت ناجائز گستاخیاں کرتے ہیں میں نے سبب
پوچھا تو کہنے لگے کہ وہ ندوہ کے مخالف کرتے ہیں میں نے کہا کہ آخر کیوں مخالفت کرتے ہیں۔
کوئی وجہ وجیہ تو ضرور رکھتے ہوں گے کہنے لگے کہ عرف تعصب تنہا نیت کی وجہ سے تاکہ ہم مقتدا نہیں

مین نے کہا یہ تو ایسے مولویوں کو منظور ہونا چاہیے جو مولویت کے ذریعہ سے اوقات بسر کرتے ہیں
اور جن کو خدا نے بندوں سے مستغنی کیا ہے اُن کو ایسی نفسانیت کی کیا ضرورت اور یہ دونوں حضرات
اللہ کی عنایت سے خلق اللہ سے مستغنی ہیں ان دونوں کا منشا یہ ہے کہ امور نا جائز سے جلسہ
پاک ہو اللہ کی قدرت کہ اسی گفتگو میں اون کا مکنون خاطر انھیں کی زبان خطا بیان سے ظاہر
ہو گیا) کہنے لگے کہ اون کا منشا یہ ہے کہ غیر مقلد جلسہ سے الگ کر دیے جائیں سو یہ نہیں ہو سکتا
اس واسطے کہ آج تو غیر مقلدوں کو نکلوائیں گے اور کل ہم لوگ جلسہ میں بدعت کا رد کریں گے
تو اوس وقت کہیں گے ان کو بھی جلسہ میں شریک کرنا جائز نہیں میں نے کہا کہ آپ اس سے
کیوں گھبراتے ہیں جو بر سر جلسہ بدعت کا رد کریں ندوہ کا تو ایمان یہی ہے کہ کوئی کسی کا رد نہ کرے جب
آپ کو یہ حق نہیں کہ رد بدعت کریں تو آپ لوگ کیوں نکالے جائیں گے آپ مطمئن رہیں آپ جلسوں کے
لطف سے ضرور محظوظ ہوں گے اوس پر وہ بہوت ہوئے اور بحمد للہ کچھ جواب نہ دے سکے۔

وصی احمد حنفی ۲ رمضان ۱۳۱۳ھ

(۱۹۵) دیگر

مولانا و مقتدانا سید العلما و سند الفضلا بحر العلوم مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب لا زال المدین
بمجد و التعظیم

بعد ادای ہدیہ سنیہ۔ میں نے حسب ارشاد جواب بنیاد محض بنظر خیر خواہی اسلام تدابیر اصلاح
میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا کہ جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کو حضور کی ملازمت کا پیچ
ارادہ کیا بلکہ اُن سے عہد وثیق لیا چنانچہ تاریخ روانگی سے بھی میں حضور کو اطلاع دے چکا مگر افسوس ہے
کہ بوجوہ عدیدہ شاہد مقصود منصہ ظہور پر جلوہ گر نہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وصی احمد حنفی
از کانپور ۱۵۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۹۶) دیگر

ناصر سنت وقامع بدعت امام المتکلمین وہمام الفقہاء المحدثین البحر المطلم والحبر المقدم مولانا و بالفضل
اولانا مولوی احمد رضا خان صاحب عم فیضہم الواہب۔
السلام علیکم۔ گذشتہ جمعہ میں شاہ سلیمان صاحب بغرض اشاعت ندوہ مع چند ندویوں کے وارد

پیلی بھیت ہوتے ہوئے پیشتر امام و دیگر خوش عقیدہ لوگوں نے مثل حکیم خلیل الرحمن خاں صاحب وغیرہ پہلے قبل از خطبا ان کی فہمائش کی کہ ندوہ کے جلسے ہیں آپ کچھ نہ فرمائیں جب ندوہ نے بھی اتنا کہا کہ مجھ کو ندوہ والوں سے ڈر معلوم ہوتا ہے انھوں نے فرمایا کہ میں کچھ نہ کہونگا مگر بطور تدبیر مالقدم کے میں حلوں کے افادات اور اون کا خط مطبوع اپنے ہمراہ لیتا گیا تھا کہ ان کا کچھ اعتبار نہیں اگر کچھ خلاف گفتگو کی تو فوراً مواخذہ کرونگا مگر بحمد اللہ صراحۃً تو کیا اشارۃً بھی انھوں نے ندوہ کا کوئی ذکر نہ کیا شاہ محمد شیر صاحب سے ملے انھوں نے بھی چٹکیاں لیں چنانچہ شاہ صاحب سے ناخوش بھی ہوتے۔ وصی احمد از پیلی بھیت ۱۶۔ ذیقعدہ ۱۳ھ۔

## (۱۹۷) دیگر

حامیٔ سنت قامع بدعت مجدد دوہر ناجحد عصرنا حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب ختم فیضہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مولانا لکھنوی تشریف لاتے تھے مولوی پشاوری نے بعض میرے اعزہ سے کہا کہ ہم ندوہ کی طرف سے مامور ہیں کہ مولانا لکھنوی کو بیان نہ کرنے دیں۔ ایک بجے جس وقت ہم جامع مسجد پہنچے اسی وقت دوسرے دروازہ سے مولوی پشاوری کے بعض ندویوں کے پہنچے عبد اللہ خاں صاحب نے اون سے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ لوگوں کا کچھ ایسا ارادہ ہے انھوں نے کہا ہاں بیشک عبد اللہ خاں صاحب نے کہا بہتر جو آپ کی رائے میں آوے کیجیے مگر پھر مجھ سے بھی شکایت نہ کیجیے تب مولوی پشاوری کے ہوش ہرن ہوئے منجل ہو کر مولانا لکھنوی سے کہنے لگے ندوہ میرا پیر ہے میں ندوہ کا مرید ہوں اس کو کوئی برا کہیگا تو میں اپنی جان دیدونگا عبد اللہ خاں صاحب نے کہا کہ اگر آپ نہیں سن سکتے ہیں تو آپ کیوں شریک بیان ہوں نماز پڑھکر چلے جایے بعد نماز کے مولانا لکھنوی ممبر پر بیٹھے اور کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔

مولوی پشاوری وغیرہ مسجد میں مخل رہے تھے بعد بیان کے مولوی پشاوری نے خود ہی کہا کہ دو تین روز قیام فرمایئے تا کہ بقیہ لوگوں کے شبہے رفع ہو جائیں اور ندوہ کیا ہے صرف بلاؤ و قورمہ کی عشرین ہوتی ہیں۔

وصی احمد از پیلی بھیت۔

## دیگر

(۱۹۸)

حامی سنت واسلام ہادی خواص وعوام اعلم العلماء افہم الفضلاء فقیہ بے تمثیل ومحدث بے عدیل مجدد دین
متین ناصر سنت قامع بدعت حضرت مولانا وہادینا مولوی احمد رضا خان صاحب اعز اللہ الاسلام
واہلہ بنصرتہ واعلیٰ کلمتہ ببعیہ وحمایتہ وبارک فی ارشادہم وشکر مساعیہم۔
پس از ابداے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ التماس آنکہ ندوہ نے جو رفتہ رفتہ ایک مختصر کیفیت طبع کرائی
ہوا ور اُس کے دو حصے کرکے ایک حصہ کو جس میں بڑی بے تہذیبی کے شنیع کلمات لکھے ہیں محمد احسن
بہاری کی طرف منسوب کیا ہے جو خاص ناظم صاحب کے ملازم ہیں اور تحفہ محمدیہ کا جو ناظم صاحب نے اپنے
زیر لگد سے اُس کو جاری کیا ہے اہتمام اور حساب وکتاب اُن کے متعلق کیا ہے حقیقت میں اس حصہ اول کے
محرر میری رائے میں ناظم صاحب ہی معلوم ہوتے ہیں اور یہ محمد احسن وہی ہیں جو ایام ندوہ بریلی میں حاضر
خدمت ہوئے تھے جب حضور نے فرمایا کہ رد تمیاد کی عبارت ناظم نے نہیں لکھی بلکہ کسی اور نے لکھی ہے ناظم کی
نظر غالباً اُس پر نہیں پڑی تو انھوں نے کہا نہیں وہ ناظم ہی صاحب کی تحریر ہے فقط اور دوسرا حصہ بھی
نہال احمد کے نام لکھا ہے جو خاص دفتر ندوہ کے محرر ہیں اپنے یہاں کی تصنیف میں اس کیفیت کے اکاذیب کا
رد ملحق کرنا مناسب ہے۔ ۲۴ صفر ۱۳۱۸ھ وصی احمد از پیلی بھیت

## دیگر

(۱۹۹)

حامی سنت وامام اہل سنت حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فیضہ۔
پس از ہدیہ تسلیم التماس آنکہ۔ رغم الجہال مع غزوہ رسائل پہنچے بہت رسائل بحمد اللہ اعلیٰ درجہ کی قبولیت
فائز ہیں۔ رغم الجہلہ اور سطوہ اور غزوہ کی تحریر عالم طبائع کے نہایت پسند ہوئی عبارتیں ایسی سلیس
اور روزمرہ حال کے موافق ہیں کہ ہر قسم کا ناظر اُن کے مطالعہ سے محظوظ ہوتا ہے باوجود بے اختیار واہ
واہ کہہ اٹھتا ہے آئندہ کو بھی اسی عنوان کی تحریر اگر ہوگی تو نہایت موثر ہوگی ندوہ کے سب ہفوات کا
بحمد اللہ قلع قمع ہوگیا اسکی بھی خبر لینا بہت ضرور ہے۔ خادم وصی احمد ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

## (۲۰۰) نامہ جناب مولوی ولایت علی صاحب از دربھنگا۔

معین الملۃ والدین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب شید مجدکم
پس از سلام علیکم گزارش کہ رسائل پہنچے ندوہ کی دو ورقی کو آپ نے ذو الواقع نابہ علیہ وکمہ دیا رسالہ کیا ہے

نہ انجمن کے واسطے بھی کحل البصر ہے اور بھائی حنیفوں کے حق میں جو بوجہ طمع تکلیل الذین اشتروا الحیوٰۃ الدنیا بالآخرۃ کے مصداق ہوئے ہیں تازیانہ ہے اور اگر اب بھی نہ سمجھیں تو مصداق ہیں آیہ کریمہ کے ہیں قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا اور منافقوں نے اپنی فرو زنع کے لیے جلسہ کیا اور چند حنفی بھی شریک ہو گئے ورنہ ہرگز یہ جلسہ نہ چلتا اور فرو زنع دیا خسر الدنیا والآخرۃ ہم آپ کی ساعی سعید کے شریک ہیں۔

# ردیف ۔ ی

## (۲۰۱) نامہ والا جناب مولانا مولوی حکیم محمد یوسف حسین صاحب بانکی پوری

حضرت عالم اہل سنت امام ملت۔

بعد عرض سلام مسنون معروض ست کہ میلان ارباب ندوہ خروج از طریقہ مجمع علیہا اہل سنت وجماعت ست الندا اطاعت ندوہ خروج و بغاوت با علمای ربانی ست ایشان در حق اہل سنت کار دشمنان کردند لپیسی فی الدین شعار شان ست و مذہب فروشی راز فی اسلام نامند والسلام بالاکرام۔ محمد یوسف حسین عفی عنہ از بانکی پور

## (۲۰۲) تحریر جناب مولوی حکیم محمد یوسف صاحب حنفی سر ہندوی

ندوہ باب الحاد و زندقہ ہے۔ فقط

# خاتمہ

الحمد للہ تعالیٰ کہ چند خطوط و تحریرات سے مختصر و منتخب خطوط اس رسالے میں نقل کیے گئے جن سے صاف واضح ہو جائیگا کہ ندوہ سے اہل حق کو کس قدر بیزاری ہے اور اہل ندوہ میں کیا کیا عیاری و مکاری ہر اور طرف سے علانیہ ہے امید ہے کہ صحیفۂ مکتوبات علما و کلام اہل صفا کو ملاحظہ سے انصاف پسند کو ندوہ کی بطالت اور اہل ندوہ کی ناحق کوشی میں شک نہ ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

**تمام شد**